www.KitaboSunnat.com

سلسلۂ وعظ و نصیحت

خواتین کے نام ایک کھلا پیغام

قال اللہ تعالیٰ: ﴿واللہ یرید أن یتوب علیکم ویرید الذین یتبعون الشہوٰت أن تمیلوا میلاً عظیماً﴾

آبرو کی حفاظت

تصنیف

بکر بن عبداللہ ابو زید سلمہ اللہ

عضو افتاء و ممبر کمیٹی کبار علماء

رئاسۃ عامہ برائے بحوث علمیہ وافتاء، ریاض، مملکت سعودی عرب

ترجمہ

محمد العمری ابو عبداللہ

ایم اے ایم فل (حدیث) کلیہ أصول الدین امام محمد بن سعود اسلامی یونیورسٹی ۔ ریاض سعودی عرب

مراجعہ وپیش کش

عبدالرشید بن عبدالسلام الھستوی الازہری

نشر و اشاعت باہتمام مرکز علم و ثقافت ۔ حیدرآباد دکن

THE CENTRE FOR THE KNOWLEDGE & CULTURAL STUDIES

Post Box :57, AT & Po: Banjara Hills, Hyderabad - 500 034 India

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلۂ وعظ ونصیحت

خواتین کے نام ایک کھلا پیغام

آبرو
کی
حفاظت

تصنیف

علامہ بکر بن عبداللہ ابوزید سلمہ اللہ

عضو افتاء و ممبر کمیٹی کبار علماء

رئاسۃ عامہ برائے بحوث علمیہ وافتاء، ریاض۔ مملکت سعودی عرب

ترجمہ

محمد العمری ابوعبداللہ

ایم اے، ایم فل۔ حدیث، امام محمد بن سعود اسلامک یونیورسٹی، ریاض، سعودی عرب

نشر واشاعت باہتمام

مرکز علم وثقافت، حیدرآباد دکن

The Centre for The Knowledge & Cultural Studies

P.O.Box 57, At & PO Banjara Hills, Hyderabad-34.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب	:	آبرو کی حفاظت
ترجمۃ	:	حراسۃ الفضیلۃ در بکر بن عبداللہ أبو زید
مراجعہ و پیشکش	:	عبدالرشید بن عبدالسلام البستوی الأزھری
موضوع	:	مسلمان خاتون کی تدابیر حفاظت
علمی میدان	:	شریعت اسلامیہ
بنیاد	:	قرآن کریم وحدیث شریف ومتعلقاتہما
تاریخ اشاعت	:	ماہ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ - ۲۰۰۲م
طباعت اول	:	۲۰۰۰
قیمت	:	-/70 روپے
ناشر	:	مرکز علم وثقافت، پوسٹ بکس ۵۷، بنجارہ ہلز، حیدر آباد۔۳۴
طابع	:	کاسمک پرنٹرس، لکڑکوٹ، چھتہ بازار، حیدر آباد۔۲

مراسلت کا پتہ:

مرکز علم وثقافت، پوسٹ بکس ۵۷، بنجارہ ہلز، حیدر آباد۔۵۰۰۰۳۴

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله. وبعد: فقد أذنت لأخي في الله الشيخ محمد بن
العمري بترجمة هذا الكتاب إلى اللغة الأردية مع
الحرص على سلامة ترجمته وضبطه، جزاه الله خيرًا
ووفقنا الجميع لكل عملٍ صالحٍ مبرور. وكذا حرر في ٢٠/١٠/١٤٢١

ترجمہ: الحمد للہ. وبعد: میں مؤلف کتاب بکر بن عبداللہ ابوزید
نے میرے دینی بھائی: الشیخ محمد بن العمری
کو زبان اردو میں اس کتاب کے ترجمے کی
اجازت دی ہے اس شرط کے ساتھ کہ ترجمہ بالکل صحیح اور غلطیوں سے
پاک ہو. دعا ہے کہ اللہ انہیں اس کا اچھا بدلہ دے. اور ہم سب کو نیک
اور خالص عمل کی توفیق عطا فرمائے. آمین. چنانچہ میں نے بتاریخ: ٢٠/١٠/١٤٢١ھ اس
امر کو قلم بند کیا ہے. بکر بن عبداللہ ابوزید.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جامعۃ ریاض العلوم
۴۰۸۵۔ اردو بازار جامع مسجد
دلھی ۱۱۰۰۰۶ (الھند)

☏ 3264174, 3287489
JAMIA RIYAZUL ULOOM
4085, URDU BAZAR, JAMA MASJID,
DELHI-110006 (INDIA)

الرقم: ۱۱۷/ع۲ التاریخ: ۲۴/۷/۱۹۹۹ء

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین وبعد

آج کے بے حیائی کے ماحول میں عورتوں کی عزت وناموس نام کی کوئی چیز نہیں ہے، عورت مغربی تہذیب میں ایک بازاری اشتہار ہے، ایک کھلونا ہے جسے حسب ضرورت رنگین ماحول میں استعمال کیا جاتا ہے، عورت جس کو اصلی مقام پر فائز کیا گیا تھا اسے اتنے ہی ارذل مقام پر لا کر کھڑا کر دیا گیا ہے "انا للہ وانا الیہ راجعون"

اللہ تعالیٰ ڈاکٹر بکر بن عبد اللہ ابو زید کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انھوں نے "حراسۃ الفضیلۃ" کے نام سے ایک نہایت مختصر اور جامع کتابچہ تیار کیا جس میں عورت کے اصلی مقام کی طرف نشاندہی کی گئی ہے یہ کتاب موضوع اور مضمون کے اعتبار سے اتنی جامع تھی کہ قارئین کرام نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا اور صرف ایک ماہ میں اس کے کئی ایڈیشن طبع ہو کر ختم ہو گئے اور تقریباً دو ماہ میں پانچ لاکھ کتابیں لوگوں کے ہاتھوں میں پہونچیں۔

اس کتاب کی افادیت اور جامعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے جناب مولانا محمد العمری ابو عبد اللہ نے اس کتاب کا اردو ترجمہ کیا، ترجمہ نہایت سلیس، عام فہم ہے، مولانا محمد العمری لائق صد مبارکباد ہیں کہ یہ سعادت ان کو حاصل ہوئی اور اتنی گرانقدر اتنی عام فہم زبان میں منتقل کر کے انھوں نے ہندوستان کے مسلم معاشرہ پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے، اور ان کے لئے ذخیرۂ آخرت بنا دے آمین۔

اس کتاب کی خوبیوں سے تو اسے پڑھنے کے بعد آشکارا ہوا جا سکتا ہے لیکن عمومی طور پر اس کتاب کے مطالعہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بے پردگی کی آمد کب سے ہوئی اور کن کن ذریعوں نے اسے اپنایا اور عورتوں کو بے حیائی سے بچانے کی کیا تدابیر ہو سکتی ہیں وغیرہ وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ لوگوں کو نیک عمل کی توفیق عنایت فرمائے اور کتاب وسنت کے مطابق زندگی گزارنے کی راہ ہموار کر دے آمین۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

کتبہ الراجی الی عفو ربہ
(عبد الرشید بن عبد السلام البستوی)
ناظم ریاض العلوم دہلی
ایڈیٹر ماہنامہ الاسلام دہلی
ڈائرکٹر [illegible] الکوثر دہلی

JAMIA RIYAZUL ULOOM ★ JAMA MASJID DELHI-6 ★ 4085, URDU BAZAR

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فہرست

۱	پیش لفظ مترجم	۴
۲	مقدمۂ طباعت چہارم	۷
۴	چلے آؤ اے آزاد خیال والو	۱۰
۵	پہلی فصل	۱۴
٦	اصل اوّل	۱۵
۷	مردوں کی ذمہ داریاں	۱۸
۸	عورتوں کے مخصوص احکام	۲۱
۹	دوسری اُصل: عام پردہ	۲۵
۱۰	تیسری اُصل: خاص پردہ	۲۷
۱۱	پہلا مسئلہ: عورت کا اسلامی (حجاب) پردہ کیا ہے؟	۲۸
۱۲	دوسرا مسئلہ: پردے کی کیا کیفیت ہوگی؟	۳۰
۱۳	تیسرا مسئلہ: مومن عورتوں پر پردے کی فرضیت کے دلائل	۳۳
۱۴	قرآن کریم کے دلائل	۳۴
۱۵	عورت کی باتوں میں نرمی اور لچک لانے پر پابندی	۳٦
۱٦	تیسرا پہلو:..................	۳۸
۱۷	لفظی تحقیق "الخمر"	۵۰
۱۸	تیسری دلیل: قیاس مطرد	٦۲
۱۹	چوتھا مسئلہ: پردے کا ثواب اور اس کی فضیلتیں	٦۴
۲۰	اصل چہارم: عورت کا گھر کے اندر ہی رہنا اس کی اصلیت	٦۷
۲۱	پانچویں اصل: عورت کا اجنبی لوگوں سے میل جول حرام ہے!	۷۳
۲۲	چھٹی فصل: بے جا آزادی اور بے پردگی شرعاً حرام ہے	۷۹
۲۳	احادیث مبارکہ	۸۲
۲۴	ساتویں اصل: اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام کیا ہے	۸۵
۲۵	ساتویں اصل: مردوں اور عورتوں کیلئے معاون تدبیریں	۸۸
۲٦	آٹھواں اصل: آبرو کی سرتاج شادی ہے	۸۹
۲۷	شادی سے روگردانی کے اسباب عظیمہ	۹۵
۲۸	نویں اصل: بدکاری اور گناہ کے اولین راہوں سے بچوں کی حفاظت ضروری ہے	۹٦
۲۹	دسویں اصل: محرم اور دیگر مومن عورتوں کی حفاظت اور انکے بارمیں غیرت معنوی کا بیان	۱۰۳
۳۰	دوسری فصل، تفصیل: عورت کو رذالت (حیاء سوز حرکات) کی دعوت دینے والوں کا بیان	۱۰۸
۳۱	حیات عامہ میں ان کی کج رویاں	۱۱۳
۳۲	میڈیا کی دنیا میں، تعلیمی میدان میں عورت پر زیادتیاں	۱۱۵
۳۳	کام کاج کے میدان میں عورت کو حربہ بنانا	۱۱٦
۳۴	توجیہ المنقد: تنقیدی نشان	۱۱۷
۳۵	پہلا نکتہ	۱۲۴
۳٦	آزادی اور مساوات کے نام سے	۱۳۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ مترجم

إن الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادى له، وأشهد ألا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبدهٗ ورسوله: (يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن إلا وأنتم مسلمون)[1] (يٰأيها الناس اتقوا ربكم الذى خلقكم من نفس واحدة وخلق منها زوجها وبث منهما رجالا كثيرا ونسآء ، واتقوا الله الذى تسآء لون به والأرحام)[2] (يٰأيها الذين آمنوا اتقوا الله وقولوا قولا سديدا يصلح لكم أعمالكم ويغفرلكم ذنوبكم ومن يطع الله ورسوله فقد فاز فوزا عظيما)[3،4] .

أما بعد! فإن أحسن الحديث كتاب الله وخيرالهدى هدى محمدﷺ وشر الأمور محدثاتها وكل محدثة بدعه، وكل بدعة ضلالة[5] . وبعد ـ

اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل واحسان ہے کہ اس نے امت کو ایسے غیرت مند حضرات سے نوازا ہے جنھوں نے سماج کے فساد، معاشرے کے بگاڑ اور غرض پرست لوگوں کی ناپاک کوششوں کو بے نقاب کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا، بڑی جرأت اور شجاعت کے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ ایمان، حیاء، غیرت واحساس کے یہ بے باک علمبردار ہیں۔ حق کے مقابلے میں کسی کی ملامت کا انہیں کوئی خوف نہیں ہوتا، وہ اپنی کاوشوں کو جاری رکھتے ہیں۔

۱...... سورۂ آل عمران/ ۱۰۲۔ ۲...... سورۂ نساء/۱ ۳...... سورۂ احزاب/ ۷۰،۷۱

۴...... یہ خطبہ حاجت ہے، اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبوں وغیرہ کا آغاز اسی سے فرمایا کرتے تھے، اس سلسلے کی وارد حدیثیں محدث کبیر، علامۂ جلیل امام محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ نے ایک رسالہ میں الحمد للہ جمع فرمایا، اور اس کا نام رکھا ہے رسالة في خطبة الحاجة مزید تفصیل کیلئے اس کا مطالعہ مفید ہے۔

۵...... اصحیح البخاری (۸/ ۱۳۹ الاعتصام۔ باب الاقتداء بسنن رسول اللّٰه – صلی اللّٰه علیه وسلم – حدیث عبد اللّٰه بن مسعود رضی اللّٰه عنه) – صحیح مسلم (۲/ ۹۲ ح ۸٦۷ الجمعة ۔ باب تخفیف الصلاة) حدیث جابر بن عبد اللّٰه رضی اللّٰه عنهما ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علم کی اشاعت، حق کی وضاحت اور اسلام کی حفاظت میں اللہ تعالیٰ نے ان کے قلم اور زبان کو بڑی تقویت عطا کی۔ انہوں نے توصیل حقائق، اور تبلیغ معارف کو للہ اور فی اللہ اپنا اولین فریضہ سمجھا۔ جب کبھی باطل نے موقع پا کر سر اٹھایا اور مسلمانوں کی غیرت کو للکارا تو اس کی سرکوبی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی، اینٹ کا جواب پتھر سے دیا۔

ایسے اوصاف کی حامل ایک عظیم علمی شخصیت، ماہر قلم، علامۂ زماں سعودی عرب کے دائمی افتاء کمیٹی کے ممبر، اور وہاں کے ہیئت کبار علماء کے ایک فرد فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر بکر بن عبداللہ أبو زید سلمہ اللہ کی یادگار، اور مفید کتاب حراسۃ الفضیلۃ کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے۔

علامۂ مذکور کی شخصیت مسلمانان بلاد عربیہ کیلئے محتاج تعارف نہیں رہی۔ لگ بھگ سو کتابیں چھوٹی اور بڑی امت کے نذر کر چکے ہیں، دعوت واصلاح کا نرالا انداز اور اسلوب فرید آپ کا نہج ہے، فصاحت و بلاغت، حکمت و دانائی، بلا کی تاثیر، زوردار جملے، اور پھڑک دار الفاظ والی جادو بیانی الحمد للہ آپ کی کتابوں کا سرمایہ ہے۔

کلیۃ أصول الدین جامعہ الامام محمد بن سعود اسلامیہ ریاض کے قسم السنہ میں زیر تعلیم کے ایام آپ سے میں نے شرف ملاقات حاصل کی۔ ۱۴۰۲ھ = ۱۹۸۲ء کی بات ہے کہ علامۂ موصوف وزارۃ العدل کے وکیل (Deputy Minister) تھے۔ آپ کی نگرانی میں کشاف القناع عن متن الاقناع کا تحقیقی کام سرانجام پا رہا تھا، معاونین کی صف میں میں بھی شامل تھا، یہی خدمت وزارۃ العدل میں گیارہ سال تحقیق و ترجمہ و دیگر علمی خدمات پر فائض رہنے کا سبب بنی۔

چونکہ آپ سے تعلق قریب اور آپ کے علم و قلم سے انس تھا تو آپ کی کتابیں خوب پڑھنے کا سنہرا موقع مجھے حاصل ہوا، اور وہاں سے ہندوستان چلے آنے کے بعد ریاض سے شائع ہونے والے مجلۃ الدعوۃ میں آپ کی تازہ تصنیف: حراسۃ الفضیلۃ کا تعارفی نوٹ پڑھا تو اس کتاب کو پڑھنے کا شوق چرایا، اور جب یہ معلوم ہوا کہ اس کو بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی اور الرئاسۃ العامۃ لتعلیم البنات نے اپنے نصاب میں شامل کیا تو پڑھنے کا بے حد شوق ہوا۔ تو اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے اس کام کو آسان کیا اور میرے وزارۃ العدل کے ساتھی: الأخ الشیخ بندر بن عبدالعزیز العکیل نے اس عظیم کتاب کا ایک نسخہ میرے نام روانہ فرمایا۔

اس کتاب کی چوتھی طباعت کا مقدمہ پڑھا جس میں علامۂ مصنف کتاب نے اس کی مقبولیت پر تمام قارئین کا شکریہ ادا کیا اور اس بات کی نشان دہی کی کہ صرف دو ماہ میں اس کے پانچ لاکھ نسخے لوگوں نے ہاتھوں ہاتھ لئے تو میں نے اس کو بزبان اردو ترجمہ کرنے کا عزم کیا اور علامۂ موصوف سے اس کی اجازت مانگی، تو آپ نے نہ صرف اجازت دی، بلکہ اس کا ایک نسخہ الرئاسة العامة لادارات البحوث العلمية والافتاء (دارالافتاء) کی جانب سے رسمی طور پر میرے ہاں بھیج کر میری حوصلہ افزائی کی۔ اس کے بعد جو بھی میرا وقت علمی ودعوتی خدمات سے بچتا تھا اس کے ترجمے میں لگایا کرتا تھا۔ الحمدللہ ترجمہ مکمل ہوگیا مگر اس کی طباعت میں تاخیر کی وجہ کتاب جلد منظر عام پر آ نہیں سکی۔ اب اللہ کا فضل اور اس کی اجازت شامل حال رہنے کی وجہ سے زیر نظر کتاب آپ کی خدمات میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

اللہ میری اس خدمت کو قبول فرمائے اور ساری امت اسلامیہ بالخصوص اس کی ماں بیٹیوں، بہو بہنوں کیلئے نقوش راہ بنائے۔ اور وہ ان شاء اللہ درج ذیل شعر کی مصداق بنیں گی۔

بيد العفاف أصون عز حجابي	وبعصمتي اعلو على أترابي
میرے حجاب (پردے) کی شان کو میں پاکدامنی کے ذریعہ محفوظ کرلونگی	اور اپنی عصمت (برقرار رکھتے ہوئے) اپنی سہیلیوں پر بازی لے جاؤنگی

اگر اس کتاب کے ترجمے میں کوئی خامی یا کمی رہ گئی ہو، یا اس کام کی تحسین وتطویر میں کوئی تجویز یا مشورہ ہو تو مجھے اطلاع فرمائیں۔ انشاء اللہ اگلی طباعت میں اس کا الحاق ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلے کے ہر متعاون کو اجر عطا فرمائے اور اس خدمت کو میرے اور مصنف کیلئے باعث سعادت دارین اور حصول جنت کا سبب بنائے۔ آمین۔

ترجمہ کنندہ

محمد عمری أبو عبداللہ

حیدرآباد دکن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مقدمۂ طباعت چہارم

الحمد لله رب العالمين۔ والصلاة والسلام علے خاتم الأنبياء والمرسلين۔

أما بعد ۔

اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اظہار کرتے ہوئے، اور ہر مسلمان کو خوشی میں شریک کرتے ہوئے عرض خدمت ہے کہ یہ کتاب "**حراسة الفضيلة**" (آبرو کی حفاظت) علماء کرام، طلبۂ علم، غیرت مند دینداروں میں مقبول عام ہے اس لئے دعاۃ خیر (بھلائی کی طرف لوگوں کو بلا لینے والے) حضرات نے اس کی نشر و طباعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ (الحمد للہ) صرف دو ہی مہینوں میں تقریباً پانچ لاکھ (۵,۰۰,۰۰۰) نسخے چھاپے گئے۔ اس کی مانگ اور تڑپ برابر جاری ہے۔ تو میں (یعنی مؤلف) نے چاہا کہ اس ایڈیشن (Edition) میں علمی اور نظری نو فہرستیں اضافہ کروں اور اسی طرح پچھلی ایڈیشنوں میں واقع شدہ غلطیوں کی اصلاح بھی کروں جو بہت ہی کم ہیں۔

اور ہاں اس ایڈیشن میں امام اور حافظ حدیث ابن قیم، اور ابن حجر رحمہما اللہ کی جانب سے (صفحہ نمبر ۹۹۔۱۰۰، ۳۸) میں دو اہم نقل درج ہیں اور ان کے علاوہ بہت ساری اہم باتوں کا اضافہ عمل میں آیا ہے۔

اور اب میں یہاں اس بات کی نشان دہی کر رہا ہوں کہ علامہ أحمد شاکر رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس کتاب میں (۶) اقتباسات میں نے زینت ورق کی ہے تاکہ دنیا کے روبرو "عورت کی آزادی" کے نام سے باطل افکار کے خلاف ایک عالم (برحق) کے قلم سے کی ہوئی جہاد کی ایک جھلک پیش کروں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور ہاں میں اس بات کی بھی یہاں نشان دہی کر دینا چاہتا ہوں کہ عورت کی آزادی کے نام سے جو افکار باطلہ ایک مقام سے دوسرے مقام پر فتنہ پرور لوگوں کے نوک قلم سے پھیل رہے ہیں یہ دراصل عورت کو بے پردہ کرنے ان قلم کاروں کی ملی بھگت ہے۔ دین کے نام سے وہ وہمی جھگڑا ہے۔ آزادئ عورت پر مبنی ان کے گھناؤنے نظریے کی ایک سیڑھی ہے۔ اور اس کا دارومدار دنیا کے تمام پہلوؤں سے دین کو ان سے جدا کر دینا ہے۔ اس طرح پردے کے انکار میں علمائے کرام سے مقابلہ کرنا ہے چونکہ صرف راجح ومرجوح کا جھگڑا نہیں ہے جیسا کہ کم علم علماء کے ساتھ ان کا جھگڑا ہے۔ اس قسم کے قلم کار نہ اتفاقی پہلوؤں سے اس کام کے اہل ہیں، اور نہ اختلافی پہلوؤں سے، بلکہ اصلاح پسند علماء سے اس زمین میں فساد مچانے والے علماء کا مقابلہ ہے۔

تو ان لوگوں سے پردے کی اصلیت میں چادر اور اوڑھنی کا شامل ہونا دین کی بنیادی باتوں میں گردانا جائے گا۔ تاکہ اس طرح مغربی تہذیب کے دلدادہ (FASHIONISTS) برائی (بے حیائی) کے اعلان کار لوگوں کا مقابلہ ہو سکے۔ ان کی گھناؤنی حرکتوں اور بے حیائی کا قلع قمع ہو سکے، اور پھر ان کے دین کو دنیوی زندگی سے الگ کر دینے والے مقصد کی روک تھام ہو سکے۔ اس بات کو واضح کرنا ضروری ہے، اللہ تعالیٰ نیک مرد اور عورتوں کا مددگار ہے۔

مصنف : بکر بن عبداللہ ابوزید

بتاریخ : ۱۴۲۱/۲/۲۲ھ

بمقام : الطائف (نزد مکہ مکرمہ)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله والصلاة والسلام علی عن لا بنی بعده نبینا محمد و علی آله وصحبه، ومن تبعهم بإحسان إلی یوم الدین۔

اَمابعد۔ اس کتاب کو منظر عام پر لانے کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان عورتوں کو اپنی عزت وآبرو پر برقرار رکھا جائے۔ مغربی تہذیب کے دلدادہ لوگوں کے بے بنیاد دعوؤں کا پردہ چاک کیا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت واطاعت، پاکی اور پاک بازی، شرم وحیاء اور غیرت پر مبنی زندگی چاروں جانب سے خطروں کی زد میں ہے۔

عقیدوں اور عبادتوں کو شکوک وشبہات کی آمیزش نے بیمار کردیا۔ چال وچلن، اخلاق و عادات کو نفسانی خواہشات نے کھوکھلا کر دیا ہے۔ مسلمانوں کو ذلت اور پستی میں ڈھکیل دینے کا خطرناک منصوبہ ہے جو کہ اسلام کے خلاف جنگ کی راہ ہموار کرتا ہے۔ اور امت مسلمہ کے خلاف بھیانک ملی بھگت ہے جس کو عالمی نظام جدید نے اپنایا جو کہ حق اور باطل، بھلائی اور برائی، نیکی اور بدی، سنت اور بدعت سنی[1] اور بدعتی، قرآن، منسوخ اور تحریف کی ہوئی تورات، انجیل جیسی آسمانی کتابیں، مسجد اور کلیسا (CHURCH)، مسلمان اور کافر، وحدۃ الأدیان، اور باہمی اختلاط کا ذمہ دار ہے۔ یہ پرخطر اور زہریلی چال ہے تاکہ مسلمانوں کے دلوں سے دین کو دھو دیا جائے، اور ان کی جماعت کو بھیڑ بکریوں کی طرح چرایا جاسکے، اور انہیں عقیدے سے خالی ریوڑ کی طرح بنالیا جائے جو کہ خواہشات نفسانی میں غرق ہوں اور لذتوں میں غوطہ زن ہوں اور وہ اتنے بے حس ہوں کہ نہ نیکی کو پہچان سکیں، اور نہ برائی کا انکار کرسکیں، حتی کہ بدبختی کے شکار الٹے پاؤں ناکامی سے ہمکنار ہو کر واپس ہوجائیں اور چند لوگ آہستہ اپنے دین سے ہی باز آجائیں یعنی مرتد ہوجائیں۔

یہ ساری برائیاں ولاء وبراء کی پرواہ نہ کرنے، محبت اور عداوت محض اللہ ہی کے لئے خاص نہ کرنے، قلم کو لگام لگا دینے، زبان سے کلمۂ حق کو اظہار نہ کرنے، امت کے جن افراد کے پاس

۱......طریقۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنانے والا سنی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تھوڑی بہت بھلائی اگر رہ گئی ہے تو ان کے خلاف تہمتوں کا انبار لگا دینے کی وجہ سے رونما ہو رہی ہیں اور پھر خیر خواہوں کو دہشت گردی، بے راہ روی، انتہا پسندی اور رجعیت وغیرہ کی الزام تراشی اور اس طرح کے القاب سے کافر مومنوں کو نوازتے ہیں۔اور یہی سلوک مغرب زدہ لوگوں کا ایمان اور استقامت والوں کے ساتھ، اور غالب وطاقتور مغلوب اور کمزور لوگوں کے ساتھ روا رکھتے ہیں۔

ان خطرناک باتوں میں سب سے برا اور ہماری امت کو کمزور بنانے میں زیادہ موثر اور اسے خواہشات کے سمندر میں ڈبونے اور اس کے اخلاق کو پست کرنے میں فتنہ پرور لوگوں کی سازش ہے، جنہوں نے اپنی اور دیگر مومنات کی اسلامی خوبیوں کی حفاظت کے نام سے انہیں فتنے کی راہوں کی طرف لے جانا ہے اور ان میں برائی کو بڑھاوا دینا بھی ہے۔ان کی آبرو کی حفاظت کے ذمہ سے ہٹ کر ان کی شرافتوں کو ڈھا دینا اور خواہشات کے دروازے ان کے سامنے کھولنا ہے۔

ان کے یہ سب کرتوت ''عورت کے حقوق''، اس کی آزادی، اور مردوں کے صف میں اس کو کھڑا کرنے کے ناپاک عزائم، اور غلط دعوؤں کا نتیجہ ہیں۔ ان باتوں کو انہوں نے اپنی ناقص عقلوں، اور کمزور افکار سے اپنایا اور پاک اور پابند ساجوں، اسلامی ممالک میں نعرۂ کار بنایا تاکہ ان عورتوں کا پردہ ختم کر دیا جائے، بے پردگی، آوارگی، عریانیت، بے ہودگی، (بے دھڑک) میل جول عام ہو جائے تاکہ بے پردہ (بے حیا) عورت کی حالت (دعوت عشق دیتے ہوئے) یوں کہے:

چلے آؤ اے آزاد خیال والو!

(ان فتنہ پروروں نے) خاموش چال یہ چلی کہ **Kindergarten** کے مرحلے ہی سے بچے اور بچیوں کے میل جول کو عام رواج دیا ان کے ملے جلے پروگراموں کو عام کیا اور ان میں آپسی پہچان کو مضبوط کیا، اور ان پھول جیسے جوڑوں کو جشنوں کی زینت بنائی، اور اس طرح پردے کا پردہ پھاڑ دیا جاتا ہے اور پھر باہمی میل جول کی یہیں سے شروعات ہو جاتی ہے اور بہت سارے لوگ انہیں معمولی سمجھ بیٹھتے ہیں۔

اور بہت سارے لوگ ایسے بھی ہیں جو اس طرح کے کاموں کی ابتداء کے وقت ان کے مقصدوں سے ناواقف رہتے ہیں۔اور اس طرح ان کے پیچھے کون سی طاقتیں کارفرما ہیں ان سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بھی وہ نابلد رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر لباس کے معاملے میں فیشن، ڈیزائن وغیرہ میں (نت نئی) ایجادات کے پیچھے کون ہے؟ تو جان لیجئے کہ یہ ساری ایجادات ان گندی اور پیشہ ور عورتوں کی جانب سے ہیں جو اپنی آبرو کھو چکی ہیں۔ اور وہ نئے نئے کپڑے پہن کر اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے پیش کرتی ہیں۔ عریانیت اور رذالت (کمینگی) میں انہوں نے حد کر دی، اور اس وصف کے لباسوں سے مارکٹ (بازار) بھرے پڑے ہیں اور کون سب سے پہلے انہیں خریدیں اور اپنائیں اس سلسلے میں عورتیں ایک دوسرے پر بازی لے جاتی ہیں۔ اور اگر انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ ان گھناؤنے ایجادات کے ذمہ دار کون ہیں تو انہیں خریدنے سے (کم از کم) وہ عورتیں باز آ جائیں گی جن میں (ابھی بھی) تھوڑی بہت حیاء باقی ہے!

حرام کاموں کی شروعات میں سے: بچوں کو ننگے لباس پہنانا ہے تاکہ انہیں اس طرح کے لباسوں کا عادی بنایا جائے، اور اس طرح اس زینت کا انہیں دلدادہ بنایا جائے جن میں دوسروں سے مشابہت، عریانیت اور بے آبرو پن ہے۔ (ان دشمنان اسلام نے) اسی انداز سے مختلف (غلط) راہیں اختیار کیں، اور ہر موڑ پر عورت کی بے پردگی، آوارہ گردی کا اعلان کیا، کبھی تو انہیں اس کی طرف دعوت دی، اور کبھی اس کو حقیقت کا رنگ دیا، اور کبھی (اس طرف مائل کرنے والے) اسباب عام کئے، یہاں تک کہ لوگ حیران رہ گئے، اور بہت سارے لوگوں کے تو ایمان بھی ڈگمگا گئے۔ اللہ غالب اور حکیم ہے اس کے علاوہ نہ (اب) کوئی تدبیر ہے اور نہ کوئی طاقت کارگر ہے۔

اب ضروری ہے کہ کلمۂ حق عام کیا جائے جو کہ ایمان والی عورتوں سے (گناہوں کا) بوجھ ہلکا کیا جائے اور یورپی تہذیب کے دلدادہ لوگوں کے شر کو روکا جائے جو دین اسلام اور امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ظلم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور کلمۂ تذکیر (نصیحت) بلند کیا جائے، جو کہ ایمان والی عورتوں کو پردے کی پابندی، حیاء، پاکبازی، عزت کی حفاظت، حرمت والی چیزوں، غیرت کو اپنا کر اللہ کی وہ اطاعت گزار بن جائیں اور انہیں ان تمام بے پردگی، آوارہ گردی، اجنبیوں سے میل جول جیسی (گھناؤنی) عادتوں سے باخبر کیا جائے جو کہ عورت کو بے آبرو کر دیتی ہیں۔ گندی عادتوں کی طرف دعوت عام دینے والے مرد، اور آبرو چرانے والے لوگوں کو بے نقاب کیا جائے تاکہ پاکباز عورت اس سے اس طرح مخاطب ہو:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

إِلَيْكَ عَنِّي إِلَيْكَ عَنِّي فَلَسْتُ مِنْكَ وَلَسْتَ مِنِّي

مجھ سے تم دور رہو، مجھ سے تم (بالکل) دور رہو اب نہ میرا تم سے اور نہ تمہارا مجھ سے کوئی تعلق ہے!

اب دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں جس کو چاہے اپنی عزتوں کی حفاظت اور ان غلط دعوتوں سے اپنی عورتوں کو بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ کیونکہ ان چیزوں میں سے کسی چیز کو بھلے پہلو پر محمول کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے، کیونکہ مسلمان بخوبی دیکھ رہے ہیں کہ یہ گمراہ کن دعوے اکثر و بیشتر سوسائٹیوں میں رچ بس گئے اور وہ گندے اور فضول خصلتیں، بے پردگی اور گندی عادتوں کی تھپیڑوں کے زد میں آ چکے ہیں!

بلکہ صحافت (MEDIA) اور اعلام اتنی گر گئی کہ وہ بدطینت لوگوں کی باتیں: حرکت ابتدائے زنا کا اعلان بنا کر نشر کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر ان کے عنوان (TITLES) یوں ہوتے ہیں: عشق بازی، چھیڑ چھاڑ، اور بعض پست ذہن لوگوں کا یہ نعرہ: وہ شریف زادیوں کی عشق بازی کا خواہاں ہے۔ اور اسی قسم کی نرالی خواہشات، اور اخلاقی زوال کے نعرے اور تقاضے کئے جاتے ہیں۔

تو اب ہر باپ، ہر بیٹا، بھائی، یا شوہر وغیرہ جن کی نگرانی اور سرپرستی میں اللہ تعالیٰ نے کسی عورت کو رکھا ہے تو وہ اس عورت کو بے پردگی سے اللہ کا خوف دلائے۔ اجنبیوں کی میل ملاپ سے اس کے دبدبۂ نسوانیت کے احساس کو جگائے۔ نفسانی لذتیں، دنیوی خواہشات کو اپنی آبرو اور عزت کے پاس ولحاظ جیسے آخرت کے بے پناہ اجر والے عمدہ کاموں پر ترجیح دینے سے عورت کو ان کے نگران کارڈرائیں!

مسلمان عورتوں کو چاہئے کہ وہ اللہ سے ڈریں اور اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کریں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت تسلیم کرلیں۔ اور پھر وہ بے کار لوگوں کی طرف (بالکل) متوجہ نہ ہوں جو کہ برے کام اور گندی حرکتوں کی طرف انہیں دعوت دیتے ہیں!

(اور یاد رہے کہ) جس کا ایمان سچا، اور مضبوط یقین والا ہو تو وہ اللہ کے قلعے میں داخل ہو گیا، اور اس کی شریعت پر جم گیا۔

(اس تمہید اور مقدمے کے بعد) میں آپ تمام کی خدمت میں یہ کتاب پیش کر رہا ہوں جو کہ آپ کے دینی اور علمی راستے درج ذیل امور میں روشن کرے گا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شرافت اور آبرو کے اصول اور ان کی حفاظت کے ضوابط، اور مومن عورتوں کو انہیں اپنانے پر ابھارنا۔

نچلی عادتوں کی طرف عورت کو بلانے والوں کو بے نقاب کرنا، اور ان کے بہکاوے میں مومن عورتوں کو آنے سے روکنا۔

اب تک جتنی باتیں گذر چکیں، اگر اللہ نے چاہا تو وہ کافی ہیں اور سبب ہدایت ہیں اور نصیحت آموز ہیں جن کے دل بصیرت کے نور سے آباد ہیں، اور انہوں نے ہدایت وثابت قدمی کی چاہت کی اور ہر انسان اپنے آپ کا محاسب ہے لہٰذا وہ اپنے گریبان میں گردن ڈالے (اور اپنے حالات کا جائزہ لے)۔ میں تو الحمدللہ لوگوں تک اپنا پیغام پہنچا چکا ہوں۔ میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ کتنا اچھا کارساز ہے (ذمہ دار ہے)۔

اور یہ کتاب جو زیر نظر ہے کتب تفسیر وحدیث، فقہ وغیرہ کے علاوہ دو سو مفید علمی کتابوں اور مضمونوں کا نچوڑ اور خلاصہ کی شکل میں، میں نے آپ کی خدمت میں پیش کی، جو کہ عورت کے بارے میں لکھی گئی ہیں۔ اسی اشارے پر اکتفاء کرتے ہوئے میں نے کتابوں کا حوالہ نہیں دیا تاکہ کتاب بڑی نہ ہو جائے۔ چند آیتوں کی باریکیوں کی جھلک، مومن مرد اور عورتوں کے دلوں کو بفضلہٖ تعالے ثابت قدم رکھنے کے لئے کافی ہے۔ اللہ کی بے شمار آیتوں اور نشانیوں کا اس کتابچے کے اگلے صفحات میں ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پاک ذات سے میں التجا کرتا ہوں کہ وہ اس کتابچے کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور تمام تعریفیں اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہیں۔

مؤلف کتاب[1]

بکر بن عبداللہ ابو زید

۱/۴/۱۴۲۰ھ

---

[1] ..... مصنف نے کہا: میں عموماً اپنی تمام تصانیف پر بقلم ..... کی اصطلاح رقم طراز تھا کیونکہ وہ تالیف کی اصطلاح سے زیادہ سادہ اور متواضع ہے مگر اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ اب اہل یورپ بھی بقلم والی اصطلاح استعمال کر رہے ہیں تو یہ بھی ان کی نئی ایجاد ہے اور یورپ کی دین ہے، ہمارے ہاں رواج پکڑ گئی ہے۔ ان کے ہاں "قلمی نام" کی اصطلاح چل پڑی ہے، اور ہم لوگوں نے بھی اس کو ان سے عاریۃً لے لیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پہلی فصل

شرافت اور آبرو کے دس اصول کے بیان میں ہے، اور وہ درج ذیل ہیں:

اصل اول : مرد اور عورت کی طبیعتوں میں فرق کرنے والی باتوں پر یقین رکھنا ضروری ہے

اصل دوم : پردے کی عام صورت (کیفیت)

اصل سوم : پردے کی خاص صورت (کیفیت)

اصل چہارم : گھروں کے اندر ہی برقرار رہنا[1] (عورتوں کیلئے مفید ہے)

اصل پنجم : اجنبیوں سے میل جول شرعاً حرام ہے

اصل ششم : بے دھڑک نکلنا، اور بے پردگی دونوں شریعت کی رو سے حرام ہیں

اصل ہفتم : اللہ تعالیٰ نے امت پر زنا حرام کیا ہے تو اس فعل تک پہنچانے والے اسباب (اور راہوں) کو بھی حرام قرار دیا ہے

اصل ہشتم : شادی (Marriage) فضیلت کی تاج ہے

اصل نہم : ابتدائی اور بنیادی غلط راہوں سے بچوں کی حفاظت ضروری ہے

اصل دہم : ہتک عزت والے کاموں پر غیرت، اور مومن عورتوں کی آبرو کی حفاظت پر مشتمل ہے

1۔ یعنی بلا وجہ گھومنے سے پرہیز کرنا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اصل اول

مرد اور عورت کے قدرتی فرق پر یقین وایمان ضروری ہے

مرد اور عورت کے جسمانی اور معنوی، دینی اور شرعی بنیاد پر فرق کرنے والی چیزیں انسانی فطرت اور اسلامی شریعت کی رو سے ثابت ہیں اور انہیں محسوس کیا جا سکتا ہے اور عقل سے ان کا ادراک ممکن ہے۔

اس امر کی تفصیل یوں ہے: اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کو بنی نوع انسان کے دو حصے بنائے ہیں ایک نر اور دوسرا مادہ۔ چنانچہ ارشاد گرامی ہے:

﴿وَأَنَّهُ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ﴾ (النجم:۴۵)

ترجمہ: اس نے نر اور مادے کے جوڑے پیدا کئے ہیں!

وہ دونوں نظام حیات (کائنات) کو بنائے رکھنے میں اپنے طور پر شریک کار ہیں اور پھر دین کے عام احکام میں مرد اور عورت کے فرق کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اللہ کی اطاعت کی بنیاد پر کائنات کی ترقی میں برابر شریک ہیں، چاہے وہ توحید اور عقیدہ، ایمان کی حقیقتیں، اور اپنی ذات کو اللہ کے حوالے کرنے والا پہلو ہو یا ثواب اور عذاب، ترغیب وترہیب[1] اور فضیلتوں والا پہلو ہو۔

شریعت کے عام معاملات میں حقوق اور واجبات کی ادائیگی میں دونوں کے فرق کو مدنظر نہیں رکھا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (الذاریات:۵۶) میں نے جنوں اور انسانوں کو اسی لئے پیدا کئے کہ وہ میری ہی عبادت کریں۔

---

(۱) اسلام کے کسی اچھے کام پر ابھارنا اور برے کام سے ڈرانا ترغیب وترہیب کہلاتا ہے۔ اس نام سے امام منذری نے ایک کتاب لکھی جس میں ان دونوں سے متعلق احادیث جمع کئے ہیں۔ اس کتاب کا پڑھنا بفضلہٖ تعالےٰ بے حد مفید ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً)

(النحل:۹۷) مرد اور عورت دونوں میں سے جو نیکو کار ہے، وہی مومن ہے اور ہم اچھی زندگی ان کو عطا کریں گے۔

اور اللہ کا یہ فرمان بھی ہے: (وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا) (النساء:۱۲۴) ترجمہ: مرد اور عورتوں میں سے جو کوئی نیک کام کریں گے وہی (اصلی) مومن ہیں اور وہی جنت میں داخل ہوں گے۔ اور ذرا برابر ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اس بات کو مقدر کیا اور اسی پر اس کا فیصلہ بھی ہوا کہ مرد کی پیدائش، شکل اور بناوٹ میں عورت سے الگ ہے۔ مردانہ جسم میں پیدائشی کمال ہے اور قدرتی (بے پناہ) طاقت ہے، جب کہ عورت کا جسم اس سے پیدائشی بناوٹی اور قدرتی طور پر کمزور ہے، کیونکہ اس کو حیض (ماہواری) حمل، دردِ زہ، وضع حمل کی تکلیفوں کو سہنا پڑتا ہے، اور بچے کو دودھ پلانے اور اس سے متعلق امور پر توجہ کے ساتھ ساتھ ان بچوں کی تربیت میں بھی زور لگانا پڑتا ہے۔

لہٰذا وہ آدم علیہ السلام کی پسلی کی ہڈی سے بنائی گئی ہے تو وہ مرد کے جسم ہی کا ایک حصہ ہے اور اس کو فائدہ پہنچانے والی چیز بھی ہے، تو مرد اس کے تمام کاموں کا ذمہ دار ہے جیسے اس کی حفاظت، خرچ اور اولاد کی پیدائش سے مرتب ہونے والے تمام کام مرد ہی کے ذمہ ہوں گے۔

جب دونوں کی خلقت میں اختلاف واقع ہوا تو اس سے درج ذیل امور میں بھی اختلاف مرتب ہوا:

جسمانی طاقتیں، عقلی اور فکری، محبت و ارادی قدرات میں فرق پیدا ہوا، کام کرنے اور کسی چیز کو انجام تک پہنچانے میں دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ ان کے علاوہ علماء طب حدیث کی جدید تحقیق نے دونوں کے جسمانی فرق کو مدنظر رکھتے ہوئے جن فرقوں کو نمایاں کیا ہے ان کا بھی اعتبار کیا جائے۔

انہیں فرقوں کی بنیاد پر شریعت کے بہت سارے احکام میں دونوں میں فرق کیا گیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی حکمت عظیمہ ہے کہ مرد اور عورت کے باہمی فرق کی وجہ سے ان کے احکام میں اختلاف اور اونچ نیچ کو مقدر کیا۔ اور ان کی جسمانی بناوٹ کی رو سے دونوں کی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں ایک دوسرے کی فوقیت کو برقرار رکھا اور انسانی نظام زندگی میں دونوں کے اپنے اختصاص کے لحاظ سے کام مقرر کئے تاکہ زندگی کے کام مکمل ہوں، اور دونوں اپنا فریضہ انجام دیتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مرد کی طاقت، اور بناوٹ، کام کی صلاحیت، ذمہ داری کی ادائیگی، بہادری، جرأت، صبر وغیرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے بعض کام اور احکام ان کے ہی ذمہ کیا، عموماً گھر کے باہر کے سارے اعمال، جیسے گھر والوں پر خرچ کرنا، اور ان کے لئے جملہ کوششیں وغیرہ مرد ہی کے سر اللہ نے باندھا ہے۔

بالکل اسی طرح عورتوں کے بھی ذمے کچھ احکام اور کام اللہ نے مقرر کئے جو کہ ان کی خلقت، طاقت، جسمانی صلاحیت اور بناوٹ، ان کی قابلیت اور کام کی صلاحیت طاقت اور کمزوری کے لحاظ سے ان کے موزوں ہیں۔ چنانچہ گھر کے اندر کے جملہ اعمال، اور ساری ذمہ داری، چنانچہ بچوں کی تربیت، نئی نسل کی تیاری کا کام ان ہی کے کاندھے پر اللہ میاں نے رکھا ہے۔

ذرا ملاحظہ کیجئے کہ عمران علیہ السلام کی عورت کا درج ذیل قول جس کو اللہ تعالے نے ان ہی کے زبانی قرآن مجید میں یوں ذکر کیا ہے:

﴿وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ﴾ (آل عمران: ۳۶)

ترجمہ: مرد (طاقت اور بناوٹ) میں عورت کی طرح نہیں ہے۔

سبحان اللہ! خلقت، بناوٹ، کام کا نبھانا، شرعی امور کا تقرر، تدبر اللہ ہی کے لئے لائق ہے جس کا ذکر اس نے اپنے کلام پاک میں اس حسین پیرائے میں یوں کیا ہے:

﴿أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ﴾ (الاعراف: ۵۴)

ترجمہ: خوب جان لو! کہ خلق اور الٰہ (خلقت بخشنا، قوت تنفیذ Executive Power) اسی کو زیب دیتا (بلکہ اسی کا حق) ہے۔ بڑی برکت والا ہے اللہ جو کہ تمام جہانوں کا رب (اور کرتا دھرتا) ہے۔

تو یہ اللہ کا کائناتی اور قدرتی طریقہ ہے جو انسانوں کی پیدائش، بناوٹ اور صلاحیتوں کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بانٹنے میں، اور اسی طرح چیز کو گر گزرنے، احکام شریعت کے تقرر اور تدبر میں بھی اللہ کا یہی تصرف، ارادہ اور طریقۂ کار ہے۔ اس طرح بندوں کی مصلحتوں، کائنات کی تعمیر، انفرادی، اجتماعی، گھر کے اندر اور باہر کے کام کا تقرر وغیرہ کے سلسلے میں اللہ کے دونوں ارادے اور طریقۂ کار (Systems) جمع ہو گئے۔

(اب درج بالا کلام کی روشنی میں) مرد اور عورت دونوں کی الگ الگ ذمہ داریوں کی ایک جھلک پیش (خدمت) ہے:

مردوں کی ذمہ داریاں

(۱)......گھر سنبھالنے کی ساری ذمہ داری ان کی ہے۔ ان کے گھروں کی دیکھ بھال (Security) نگرانی، شرافت و آبرو کی حفاظت، نچلے کاموں کی روک تھام، خطرناک اور ہولناک کاموں سے گھر کے ماحول کو پاک کرنا ان ہی کا کام ہے۔ گھر کے جملہ افراد کی روزی روٹی و دیگر خرچ برداشت کرنے پر وہ مامور ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے: (اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ) (النساء:۳۴)

ترجمہ: مرد عورتوں سے برتر (اور بھاری) ہیں کیونکہ اللہ نے ایک کو دوسرے پر فوقیت دی ہے اور مردوں نے عورتوں پر اپنے مال خرچ کیے، پس نیک اور اطاعت گزار عورتیں (شوہر کی) عدم موجودگی میں (اپنی) حفاظت کرنے والی ہیں۔

اس مردانہ ذمہ داری کو قرآن کریم کے لفظ ''تحت'' کی تعبیری باریکی میں ملاحظہ فرمایئے جو کہ سورۂ تحریم کے درج ذیل قول میں وارد ہے:

(ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا امْرَاَةَ نُوْحٍ وَّامْرَاَةَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ) (التحریم:۱۰)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اللہ نے کافروں کے لئے حضرت نوح اور لوط علیہما السلام کی مثال پیش کی جو کہ ہمارے بندوں میں سے دو کے ماتحت (نیچے) تھیں۔

اللہ کے قول (تحت) سے اس بات کو واضح کر دیا گیا کہ ان عورتوں کو اپنے مردوں پر کوئی دسترس (قبضہ) نہیں ہے بلکہ ان پر ان کے شوہروں کو بالادستی حاصل ہے۔ یاد رہے کہ عورت مرد کی برابری نہیں کر سکتی اور نہ وہ کبھی بھی اس پر غالب آسکتی ہے۔

(۲)......مردوں کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ منصب نبوت اور رسالت پر ہمیشہ سے عورتوں کے بجائے مرد ہی فائز رہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

(وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِيْ إِلَيْهِمْ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى)(یوسف:۱۰۹)

ترجمہ: ہم نے آپ سے پہلے مردوں کے علاوہ کسی کو رسول نہیں بنایا ہے جو کہ قریہ والوں میں سے جن کی طرف ہم وحی نازل کریں گے۔

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے یوں کہا ہے: کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو نبی نہیں بنایا اور نہ فرشتے کو اور اسی طرح نہ کسی جن اور نہ بدوی (دیہاتی گنوار) کو نبی بنایا ہے۔

(۳)......حاکمی اور سرپرستی اور ان میں نیابت (Assistance) جیسے قضاوت، سرپرستی اور نگرانی، نکاح (وطلاق) وغیرہ میں ولایت (Guardianship) مردوں ہی میں ہمیشہ رہی ہے نہ کہ عورتوں میں۔

(۴)......اللہ کی ایسی بہت ساری عبادتیں اور فرماں برداریاں ہیں جو عورتوں کے علاوہ مرد کے لئے خاص کی گئی ہیں جیسے:

(۱) فریضہ جہاد۔

(۲) جمعہ اور باجماعت نماز کیلئے مسجد آنا۔

(۳) اذان اور اقامت وغیرہ وغیرہ۔

(۵)......طلاق کا حق مرد کو دیا گیا اور نہ کہ عورت کو، اور اسی طرح بچوں کا نسب نامہ باپ سے ملایا جاتا ہے ماں سے نہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۲)......دیت (خون بہا Compensation) اور ترکہ کے مال میں مرد کا عورت سے دگنا حصہ ہوتا ہے اور دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے۔

یہ اور ان کے علاوہ مردوں کے جو احکام خاص ہیں اور جن کی وجہ مردوں کو عورتوں پر برتری ہے وہ درج ذیل آیت کا مضمون ہیں:

(وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَّاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ)(البقرہ:۲۲۸)

ترجمہ: اور مردوں کو عورتوں پر فوقیت (فضیلت) ہے اور اللہ غالب ہے اور حکمت والا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کے مخصوص احکام

عورتوں کے خاص احکام بہت زیادہ ہیں جو کہ عبادات، معاملات، نکاح، طلاق، قضاوت وغیرہ سے متعلق ہیں، جن کا ذکر قرآن، حدیث، اور فقہی کتابوں میں بھرا پڑا ہے اور اس بارے میں دور حاضر اور قدیم میں مستقل کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ اسی ضمن میں ان کے پردے اور آبرو وعصمت کی حفاظت کے مسائل بھی ہیں۔

اب رہی یہ بات کہ مردوں اور عورتوں میں سے ہر ایک کے جو الگ الگ احکام شرعاً مقرر کئے گئے ہیں ان کے بے شمار فائدے ہیں، جن میں سے تین درج ذیل ہیں۔

(۱)......مردوں اور عورتوں کے درمیان حسی، معنوی، اور شرعی فرقوں کے وجود کو تسلیم کرنا اور ان پر یقین رکھنا ہے اور ہر ایک اپنی شرعی قسمت اور مقدر پر راضی ہونا ہے، دونوں کے فرق سراسر انصاف ہیں اور بنی نوع انسانی کے زندگی کا تقاضا ہے۔

(۲)......اللہ نے مرد اور عورتوں میں سے ہر ایک کو جو جسمانی امتیازات عطا کئے ہیں ان پر حسد یا ان صلاحیتوں کی تمنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس سے اللہ کی تقدیر اور خلقت پر بگڑنا اور اس کے حکم اور فیصلے سے ناراض ہونا ہے، ہاں البتہ بندے کو چاہئے کہ وہ اپنے لئے اس سے فضل طلب کرے، اور یہی اسلامی طریقہ اور ادب کا تقاضا ہے جو کہ حسد دور کرتا ہے، مومن نفس کو مہذب اور مطمئن بناتا ہے۔ اللہ کے فیصلے اور اس کے مقدر پر راضی ہونے پر آمادہ کرتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حسد سے منع کرتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا ہے: ﴿وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْاَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾ (النساء: ۳۲)

ترجمہ: اللہ تعالے نے تم میں ایک کو دوسرے پر جو برتری عطا کی ہے اس کے حصول کی تمنا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مت کرو۔ مردوں کے لئے وہ حصہ ہے جو انہوں نے کمایا اور اسی طرح عورتوں کے لئے بھی ان کی کمائی میں سے ان کا حصہ ہے، اور بے شک اللہ ہر چیز کو (خوب) جاننے والا ہے۔

اس آیت کے سبب نزول کے بارے میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت کی ہے، آپ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا جنگ صرف مرد ہی کیا کریں گے اور ہم نہیں؟ اور ہمیں تو ترکے کے مال میں سے مرد کا آدھا حصہ ملتا ہے۔ تب اللہ نے (وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ ......) والی آیت نازل فرمائی۔

اس کو امام طبری نے اپنی تفسیر، اور امام احمد نے اپنے مسند، اور امام حاکم نے مستدرک علی الصحیحین میں درج کیا ہے۔

چنانچہ حضرت ابو جعفر الطبری رحمہ اللہ نے درج بالا آیت کی تفسیر میں یوں فرمایا ہے کہ اس آیت سے مراد یہ ہے کہ تم میں سے اللہ نے کسی کو کسی پر جو فوقیت دی ہے اس کی خواہش مت کرو اور یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ یہ آیت ان عورتوں کی شان میں نازل ہوئی جنہوں نے مردوں کی قدر و منزلت (Position) کی تمنا (چاہت) کی، اور انہیں وہ سب کچھ ملے جو مردوں کو ملا ہے۔ ایسی ناجائز، باطل تمناؤں سے اللہ نے اپنے بندوں کو منع فرمایا ہے اور انہیں اس بات کا حکم دیا کہ وہ بھی اللہ کا فضل اس سے مانگیں کیونکہ (بے کار) تمنائیں لوگوں کو حسد اور زبردستی کی طرف لے جاتی ہیں۔

(۳)......اس طرح کی تمناؤں سے جب قرآن کریم نے واضح طور پر منع فرما دیا ہے جو کہ مرد اور عورت کے شرعی تفرقے کو مانتا ہی نہیں ہے اور اس کو ختم کرنے کے نعرے لگاتا ہے اور ان دونوں میں برابری، یکسانیت کا مطالبہ کرتا ہے اور اس امر کی طرف تحریک: مساوات بین الرجل و المرأة (Equality between man and woman عورت و مرد کی یکسانیت) کے نام سے لوگوں کو دعوت دیتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ بددین اور ملحدانہ نظریہ ہے، کیونکہ اس سے اللہ کی قدرتی اور تخلیقی ارادے پر اعتراض کرنا ہے جو کہ مرد اور عورت کے جسمانی اور معنوی فرقوں پر مشتمل ہے۔ اور پھر اسلام کے ان واضح دلائل اور اٹل نصوص سے روگردانی ہے جو کہ بہت سارے احکام میں مرد اور عورت کے درمیان فرق کو ثابت کرتی ہیں جن میں سے بعض کا ابھی ذکر ہو چکا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(فرض کیجئے) اگر طاقت اور خلقت کے اختلاف کے باوجود تمام احکام الٰہی میں مرد اور عورت کے درمیان مساوات (برابری) کا سلوک کیا جائے یہ بات انسانی فطرت کے خلاف ہوگی اور پھر فاضل اور مفضول (اعلیٰ اور ادنیٰ) کیلئے سراسر ناانصافی ہوگی۔ بلکہ ساری انسانیت کے ساتھ بربریت روا ہے، کیونکہ اس سے طاقتور آدمی کی صلاحیتوں سے محروم ہونا اور کمزور پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ ڈالنا ہے۔ احکم الحاکمین کی شریعت میں ایسا ذرا برابر ہوا ہو، اس کا کوئی امکان نہیں ہے۔ لہٰذا ان عمدہ اور عادلانہ اسلامی احکام کے سائے میں ماں کی مادریت (Motherhood)، اس کا گھریلو انتظام (Home Administration) اور امت کے لئے شریف نسلوں کو تیار کرنے اور تربیت دینے ہی میں اس کا تحفظ ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت علامہ محمود بن محمد شاکر رحمہ اللہ پر اپنی رحمت برسائے جنہوں نے امام طبری کے گذرے ہوئے کلام پر کتنی اچھی تعلیق (Commentary) کی ہے،[1] چنانچہ آپ نے فرمایا ہے:

گفتار اور شہوانی کردار کا یہ وہ دروازہ ہے جس میں اس زمانے کے لوگ داخل ہوگئے اور ان کی سمجھ میں ایسی (غلط) آمیزش ہوگئی کہ اب اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی ہے، الا اینکہ نیت میں سچائی ہو، انسانی فطرت کے لحاظ سے سدھ بدھ (سوچ سمجھ) صحیح ہو جائے، بے بنیاد اور باطل خواہشات کو حقیقت کے دائرے سے بالکل الگ کر دیئے جائیں۔ اور (بظاہر) غالب امتوں کی تقلید سے نکل جائیں اور فاسد اور خراب سوسائٹی کی خاندانوں سے آزاد ہو جانے چاہئیں جو کہ آج کل قوموں کو سخت بے چینی کے عالم میں مبتلا کر دیا ہے۔

مگر ایسا لگتا ہے کہ ہماری ملت۔ اللہ انہیں ہدایت دے اور ان کی اصلاح فرمائے۔ کہ گمراہی کی راہ پر گامزن ہوگئے، ہمت و حکمت، عقل و خرد کے سدھار کے معاملے میں بگاڑ کی آمیزش کی، اصلاح کی جگہ افساد کو اختیار کیا۔

اس سے بڑھ کر اس قوم نے غلو کیا کہ کینہ پرور اور دشمن وصف لوگ بکثرت ان کے ایجنٹ بن گئے۔ اور زمانے کی صحافت (Media) پر چھا گئے کہ ساری زبانیں اسی چرچے میں مبتلا ہوگئے، عقلوں پر پردے پڑ گئے۔ اور ان ایجنٹوں کے دعووں کے چکر میں بہت سارے لوگ پھنس گئے،

---

[1]...... دیکھئے حاشیہ تفسیر ابن جریر (۲۶۰/۸)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بلکہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ چند ایسے علماء جو دین کے دعویدار ہیں اس ضمن میں انہوں نے ایسی باتیں بتلائیں جن سے ہر دین دار اپنی برأت کا اعلان کرتا ہے۔

اس امر میں واضح فرق ہے کہ ایک امت کے مرد اور عورت جہالتوں، آفات اور مصیبتوں سے محفوظ رہ کر زندگی گزاریں، اور اس بات میں کہ کوئی قوم یا امت مردوں اور عورتوں کے بیچ کے سارے پردے اور آڑ ختم کر دے۔ اب تو حالت ایسی ہوگئی کہ صرف ناجائز خواہشات رہ گئے جو کہ لوگوں کو ناحق حسد اور بغاوت میں بتلا کرتی ہیں۔ اور آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت ابو جعفر طبری نے کتنا پیارا کلام (وَلَا تَتَمَنَّوْا مَافَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ......) والی آیت کی تفسیر میں بیان کیا تھا۔

تو آیئے! ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہم سب کو سیدھی راہ دکھلائے اس زمانے میں جس میں کہ زبان عقلوں کی ترجمانی کرنے سے کترا گئے۔ اور تمام لوگ جو اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اور ان کے بارے میں اس کے فیصلے سے مکر گئے ہیں اس بڑی (اور ناگہانی) آفت سے بچا کریں جو اپنی لپیٹ میں انہیں لینے والی ہے جس کے بعد ان کا نام ونشاں بھی اس دنیا سے مٹ جائے گا جس طرح کہ اگلی قوموں کے ساتھ ایسی نوبت پیش آئی تھی۔

علامہ شاکر کا کلام یہاں ختم ہوگیا۔

(مصنف نے کہا) کہ مذکورہ تفصیلات سے مرد اور عورت کے درمیان محسوس اور غیر محسوس (معنوی) اور شرعی فرق ثابت ہوئے۔ اس اصل کی طرح ان دونوں کے فرقوں کو واضح کرنے والی دوسری حقیقتیں اس کتاب میں بیان ہوں گی جو کہ زیب و زینت اور (گوشہ) پردہ سے متعلق ہوں گی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسری اُصل۔ (حقیقت)

عام پردہ

پردے کا عام مفہوم اور مراد ہے کہ: روکنا اور ڈھانپنا۔ اور پردہ ہر مسلمان پر فرض ہے چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔ چنانچہ ایک مرد سے دوسرا مرد پردہ کرے اور ایک عورت سے دوسری، یا مرد سے عورت، اور عورت سے مرد۔ ہر آدمی اپنی فطرت اور جبلت، اور زندگی کے فرائض کے لحاظ سے پردہ اور حجاب سے کام لے۔ پردے کے معاملے میں بھی مرد اور عورتوں میں فرق بالکل اسی طرح ہوں گے جس طرح ان کی جسمانی فرق تھے، یا ان کی طاقتیں اور ذمہ داریوں کی وجہ سے ان میں فرق واضح تھے۔ تو اس طرح مردوں کو چاہئے کہ وہ ناف سے ٹخنوں تک تمام مردوں اور عورتوں سے اپنا جسم چھپائے رہیں، اور ہاں اس قاعدے سے ان کی بیویاں اور لونڈیاں مستثنیٰ ہیں۔

اور شریعت نے بچوں کے ساتھ ایک ہی بستر پر مل کر سونے سے منع کیا اور اسی طرح بچوں کو بھی الگ الگ سونے کا حکم دیا کہ کہیں وہ ایک دوسرے کے شرم گاہ دیکھ اور چھو نہ لیں جس سے کہ شہوانیت اور خواہشات بھڑک سکتے ہوں۔

اور ملاحظہ فرمایئے کہ مرد کو اس حال میں نماز پڑھنے سے شرعاً روک دیا گیا کہ اس کے کاندھے کھلے (ننگے) ہوں۔ اور بیت اللہ کے ارد گرد مرد ہو یا عورت ننگے ہو کر طواف کرنے کی ممانعت ہے۔ اور اسی طرح نماز بھی ننگے ہو کر پڑھنے سے انہیں منع کر دیا گیا ہے اور اگر چہ کہ رات کی تاریکی ہو اور جگہ بھی ایسی ہو کہ کسی کی نگاہ وہاں تک نہ پہنچے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانوں کو ننگے ہو کر چلنے سے منع فرمایا۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے: ''ولا تمشوا عراۃ'' اور ننگے ہو کر مت چلا کرو۔

اور اسی طرح ہم میں سے کوئی کہیں تنہا ہوں تو ننگے رہنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرمایا ہے اور یوں ارشاد فرمایا ہے: ’’فا لله أحق أن يستحي منه من الناس ‘‘یعنی لوگوں کے بجائے اللہ سے شرم اور پردہ کرنا اولی ہے۔

حالت احرام میں آپ مرد اور عورت کے درمیان کئے گئے فرق پر غور فرمایئے اور تمام مردوں کو ایسی زیب و زینت سے شرعاً روک دیا گیا ہے جو کہ ان کی مردانگی کے خلاف شان ہے اور جس سے عورتوں سے مشابہت لازم آتی ہو، ان کے لباس، زیور، یا بات چیت وغیرہ میں۔

اور ٹخنوں سے نیچے کپڑا پہننے سے مردوں کو منع کر دیا گیا ہے جب کہ عورت کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ ٹخنوں سے ایک ہاتھ نیچے اپنا دامن رکھے تاکہ اس کے دونوں قدم نظر نہ آئیں۔

اور آپ نے مومن مردوں کو جسم کے پردے والے حصے دیکھنے سے نگاہیں محفوظ رکھنے کا حکم دیا اور اسی طرح ان مقامات کو دیکھنے سے منع فرمایا جو شہوت مردانیت کو برانگیختہ کرتے ہیں۔ اور ہاں یہی اسلامی کامل ادب ہے کہ نفس کو ان تمام اعضاء کو دیکھنے سے دور رکھا جائے جو کہ انہیں حرام کام میں مبتلا کرے۔

اور اسی طرح مردوں کو لونڈوں کے ساتھ تنہا رہنے سے شرعاً منع کیا گیا ہے اور ان کی طرف بری اور شہوت کی نظر ڈالنے سے روکا گیا ہے کہ اس سے جذبات برانگیختہ نہ ہوں۔

اور ان کے علاوہ انسانوں کو تزکیہ نفس کے وسائل اختیار کرنے کا حکم ہے اور برائیوں اور گندگیوں سے اپنے آپ کو پاک کرنے اور رکھنے کی ترغیب دلائی گئی ہے کیونکہ ان سے ایمان کی شیرینی، دل کو طاقت اور بصیرت حاصل ہوتے ہیں۔ اور پھر شرم گاہوں کی حفاظت، فحش کاری، دل کی چوری سے پرہیز، شرم و حیاء کی حفاظت، انسانی تہذیب کے انداز جیسے کام حاصل ہوتے ہیں۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ’’الحياء لايأتي إلا بخير ‘‘حیاء بھلائی ہی کو لاتی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تیسری اُصل - (حقیقت)

خاص پردہ

تمام مومن عورتوں پر فرض ہے کہ وہ ایسا شرعی پردہ اپنائیں جو سارا جسم چھپا دے۔ چہرہ اور دونوں ہاتھ، لباس، زیور اور دیگر اسباب آرائش وزیبائش، زینت وغیرہ کو ہر اجنبی آدمی سے چھپا کے رکھے۔ اس حقیقت پر مبنی بے شمار قرآن اور حدیث کے دلائل ہیں اور ہر زمانے کے مسلمان عورتوں کا اس پر عمل رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلافت راشدہ و دیگر تمام برگزیدہ زمانوں کی عورتیں ایسے پردے کی پابندی کیا کرتی تھیں۔ زوال سلطنت اسلامیہ بلکہ چودھویں صدی ہجری کے پہلے نصف زمانے میں جب مختلف ٹکڑوں میں حکومت تقسیم ہوگئی یہی عمل برقرار رہا۔

عورت کا ایسا پردہ ہونا چاہئے کہ وہ گھر کی چاردیواری میں ہو یا خیموں (Tents) کے اندر ہو اگر اس کا سامنا (مڈبھیڑ) کسی اجنبی مرد سے چاردیواری یا اس کے باہر ہو تو اس کا شرعی پردہ برقعے اور اوڑھنی پر مشتمل ہوگا، جو کہ اس کے قدرتی (Natural) جسم اور بناوٹی زینت (Cosmetics) کو چھپا دے۔ نصوص شریعت اس حقیقت کو واضح کرتی ہیں کہ جب تک پردے کے شرائط مکمل نہیں ہوں گی تو پردہ اسلامی نہیں کہلائے گا۔ اور ایسے ہی پردے کی بہت ساری خوبیاں، بڑی بھلائیاں ہیں اور بے انتہا ثواب ہے۔ اس پردے میں بے پرواہی، اور بے حرمتی نہ ہونے کی خاطر شریعت نے اس کو بہت سارے اسباب وذرائع سے محفوظ رکھا ہے۔

لہٰذا اِس اصل اور حقیقت کے ارد گرد چار مسائل کارگر ہیں:

۱- پہلا مسئلہ	پردے کی تعریف (اور ماہیت)
۲- دوسرا مسئلہ	پردہ مکمل کیسے ہوگا؟
۳- تیسرا مسئلہ	مسلمان عورتوں پر پردہ فرض کرنے والے اسلامی دلائل
۴- چوتھا مسئلہ	پردے کی فضیلتیں اور خوبیاں

ان مسائل کی تفصیل حسب ذیل ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پہلا مسئلہ

عورت کا اسلامی (حجاب) پردہ کیا ہے؟

"الحجاب" مصدر ہے۔

عربی زبان میں اس کے معانی ہیں: چھپانا، ڈھانپنا، روکنا۔

اور شریعت کی اصطلاح میں پردے کی یہ تعریف ہے کہ عورت اپنا سارا جسم اور اس کی زینت (آرائش) کو اس قدر چھپائے کہ کوئی اجنبی مرد اس کے بدن کا کوئی حصہ اور ان پر لگائی گئی سامان زینت (Cosmetics) دیکھ نہ سکے اور اس کا پردہ لباس کے ذریعہ ہوگا یا پھر اس کے اپنے گھر کے چاردیوار ہوں گے۔

عورت کا سارا بدن پردہ ہے۔ چہرہ اور دونوں پہونچے بھی پردے کا حکم رکھتی ہیں۔ چنانچہ عنقریب ذکر ہونے والے تیسرے مسئلے میں اس کی دلیل ان شاء اللہ آئے گی۔

عورت جن سامان زینت (Cosmetics) کے ذریعہ اپنے قدرتی حسن کو اجاگر کرے گی یا جو حسن نکھرے گا ان کا بھی چھپانا اس کیلئے ضروری ہے۔ چنانچہ درج ذیل آیت میں زینت کے یہی معنے ہیں: (وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ) (النور:۳۱) اور یہ زینت بناوٹی (Artificial) کہلاتی ہے، اور یہی ظاہری زینت اللہ کے اس قول کی مراد ہے: (إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا) سوائے اس کے جو اس سے ظاہر ہو جائے! اس کے دیکھنے سے بدن کا کوئی عضو دیکھنا لازم نہ آئے جیسے ڈوپٹہ، برقعہ وغیرہ کا بیرونی حصہ وغیرہ جو لامحالہ نظر آئے گا اور ہوا کا جھونکا اس برقعہ یا چادر کو ہٹائے گا تو پھر اندرونی لباس نظر آئے گا۔ اس بات کو اللہ نے فرمایا: إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا۔ سوائے اس کے کہ جو نظر آ جائے تو اللہ نے عورت کو اس بات کا حکم دیا کہ وہ اپنے خوبصورت جسم کا کوئی حصہ نہ دکھلائے اور پھر جو چیز بلا اختیار

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نظر آ جائے اس کو مستثنیٰ قرار دیا۔ اور اللہ تعالے نے یہ بھی ارشاد کیا ہے: (لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا) (البقرہ:٢٨٦) اللہ تعالیٰ کسی انسان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر پابند نہیں کرتا ہے۔

ابھی ہم نے عرض کیا تھا کہ عورت کی زینت دیکھنے سے اس کا کوئی جسمانی عضو دیکھنا ضروری نہیں ہے۔ مثال کے طور پر ہے کہ اس کے نظر آنے سے پورا چہرہ یا اس کا کچھ حصہ دکھائی دیتا ہے، اور دوسری مثال ہاتھ کی انگوٹھی یا مہندی ہے ان پر نظر پڑتی ہے تو ہاتھ بھی دیکھا جا سکتا ہے، اور تیسری مثال کان کی بالیاں، اور گلے کا ہار، اور ہاتھ کے کنگن نظر آ جاتے ہیں تو وہ جسم کے جن اعضاء پر پہنے گئے ہیں وہ دیکھے جا سکتے ہیں۔

آیت مبارکہ میں لفظ زینت سے مراد اختیار کی ہوئی یا بناوٹی زیب وزینت (Cosmetics) ہے نہ کہ جسم کے کچھ حصے۔ اس معنے کے ہمارے پاس دو قرینے (علامتیں) ہیں۔

پہلا قرینہ :عربوں کی زبان میں زینت کے یہی معنے ہیں۔

دوسرا قرینہ: قرآن کریم میں زینت سے مراد خارجی (بیرونی) یا بناوٹی زینت ہے۔

تو سورۂ نور میں جو زینت کا لفظ استعمال ہوا ہے اس سے مراد وہ بناوٹی یا اختیاری زینت (آرائش) ہے جس سے آراستہ جسمانی عضو کا نظر آنا مقصود نہیں ہے۔ زینت سے مراد اگر یہی ہوگی تو پردے کا شرعی مقصد پورا ہوگا جس سے کہ عورت کا چھپ کر رہنا، اس کی پاکبازی، اور حیاء اور نگاہوں کو نیچے رکھنے والے فائدے ہوں گے اور پھر شرم گاہوں کی حفاظت اور عورت و مرد سب کے دل محفوظ رہنے کا یہی ایک ذریعہ ہے۔ عورت پر سے (ناجائز) امیدیں اس پردے سے دور ہو سکتی ہیں۔ اس کے لئے فتنے اور فساد کے اسباب اسی سے منقطع ہو سکتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسرا مسئلہ

پردے کی کیا کیفیت ہوگی؟

(الحمدللہ) ہم نے یہ جان لیا کہ حجاب ایک عام لفظ ہے جس کے معنے چھپانے اور ڈھانکنے کے ہیں۔ اور یہاں اس سے مراد وہ کامل پردہ ہے کہ عورت اپنا بدن اور اس کے سامان آرائش وزیبائش کپڑے اور زیور وغیرہ اجنبی مردوں سے چھپائے۔ اور یہ کیفیت دو چیزوں سے مل کر حاصل ہوگی۔

پہلی چیز: ہمیشہ گھر کی چار دیواریوں میں رہنا، کیونکہ اس سے ان کا ہر کام انہیں اجنبی مردوں کی نگاہوں سے محفوظ رکھے گا اور ان کے میل جول سے باز رکھے گا۔

دوسری چیز: لباس کے ذریعہ اس کو پردہ یا حجاب حاصل ہوگا۔ اور یہ لباس چادر اور اوڑھنی کا مجموعہ ہوگا تو اس طرح ایسے پردے کی یہ کیفیت ہوگی کہ عورت اپنے دونوں پہنچے اور قدم، چہرہ سمیت پورا بدن ڈھانکے رکھے گی اور اس طرح اس کا میک اپ (Make-up) بھی چھپائے رکھے گی کہ ان کا کوئی حصہ اجنبی مرد نہ دیکھ سکیں اور ایسا پردہ خمار (اوڑھنی) اور ڈوپٹے (دونوں) سے حاصل ہوتا ہے۔

۱۔ (الخمار) اوڑھنی جس سے کہ عورت اپنا سر، چہرہ، گردن اور دامن ڈھانک کر رکھے گی۔ خمار دراصل چھپانے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ایک مشہور حدیث میں ہے: "خمّروا آنیتکم" یعنی تم اپنے برتن ڈھانک کر رکھا کرو۔ عربی زبان میں اس کو المقنع، النصیف اور الغدفة، مسفع بھی کہا جاتا ہے جب کہ فصیح عربی زبان میں اس کے اصلی معنے ہیں: ہر قسم کا کپڑا۔ اور ہمارے ہاں عام لوگ اس کو الشیلہ کا نام بھی دیتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آ یئے! اب ہم آپ کو بتلائیں کہ اوڑھنی کیسے اوڑھی جاتی ہے؟ تو اس کی کیفیت یوں ہوگی کہ خاتون اپنے سر پر سے اوڑھے گی اور پھر گردن کے نیچے سے لپیٹتے ہوئے ٹھوڑی کے ساتھ چہرے پر باندھ لے گی اور پھر جو (کپڑے کا) حصہ بچ جائے گا اس کو اپنے منہ سینہ اور گلے اور گریبان پر ڈال لے گی۔ اس طرح وہ اپنے گھر میں ڈھک اوڑھ کر رہے گی اور عادۃ جو چیز نظر آجائے (اس میں کوئی حرج نہیں ہے)۔

اور ہاں اوڑھنی کی یہ شرط ہوگی کہ اوڑھنی پتلی نہ ہو جس کے نیچے سے اس کے بال، چہرہ، گردن، سینہ، حلق، گلہ، بالیوں کی جگہ نظر آئے۔ چنانچہ حضرت ام علقمہ سے ایک روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت حفصہ بنت عبدالرحمٰن ابن ابوبکر کو دیکھا کہ وہ اپنی (پھوپھی) حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے ہاں آئیں اس حال میں کہ وہ اتنی پتلی اوڑھنی اوڑھی ہوئی تھیں کہ ان کی پیشانی نظر آرہی تھی تو حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے ان کی اس اوڑھنی کو پھاڑ دیں اور پھر فرمایا کہ اللہ نے سورہ نور میں اس سے متعلق جو حکم نازل فرمایا کیا تم اس سے ناواقف ہو؟ اور پھر آپ نے ایک (دوسری) اوڑھنی منگوائی اس سے اپنی بھتیجی کا زیب تن کیا۔ (اس روایت کو حضرت محمد بن سعد نے اپنی کتاب طبقات کبریٰ اور امام مالک نے موطا اور دوسرے ائمہ محدثین نے اپنی کتابوں میں درج فرمایا ہے)

۲۔ **الجلباب**: چادر، صیغہ واحد ہے، اس کی جمع جلابیب ہے اور اس سے مراد وہ گاڑھا (موٹا) چادر جو عورت کے سر سے قدموں تک اور پھر اس کے کپڑے اور استعمال کی ہوئی سامان زینت (Cosmetics) کو چھپالے۔

جلباب کو عربی زبان میں **الملاءۃ** کہا جاتا ہے، اسی طرح **الملحفۃ الرّداء، الدثار، الکساء** بھی ان سے مترادفات ہیں، اور اس طرح اس کا ایک اور نام (**العباءۃ**) بھی ہے، جزیرہ عرب کی عورتیں اس کو اوڑھا کرتی ہیں۔

چادر اوڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ عورت اس کو اپنے سر سے اوڑھ کر اپنی اوڑھنی اور سارا جسم اور اس کی زینت (زیور، سامان آرائش) اور دونوں قدموں سمیت چھپالے گی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عورت کا سارا بدن، کپڑے اور زیور وغیرہ کو پوری طرح چھپانے کی خاطر چادر (یا برقعہ) بالکل گاڑھا ہونا شرط ہے، کیونکہ پتلی اور باریک چادر سے یہ مقصد پورا نہیں ہوگا۔

برقعہ یا چادر سر پر سے اوڑھے جائیں گے دونوں کاندھوں سے نہیں کیونکہ کاندھوں پر سے چادر اوڑھنے میں اس پردے کے تقاضے کی مخالفت ہے جس کو اللہ نے مسلمان عورتوں پر فرض کیا ہے اور پھر چند جسمانی اعضاء نظر آنے کا بھی اندیشہ ہے اور مردوں کے لباس، پگڑی اور رومال وغیرہ سے بھی مشابہت رکھنے کا اندیشہ ہے۔

اور ہاں یہ ڈوپٹہ بہت ہی خوبصورت (دیدہ زیب) نہ ہونا چاہئے اور اس پر نقش ونگاری (Embroidery) وغیرہ بھی نہ ہونی چاہئے۔ اس کے علاوہ ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ ڈوپٹہ (یا برقعہ) اتنا لمبا ہو کہ عورت کا جسم سر سے پاؤں تک چھپ جائے، اور اس طرح یہ خوب جان لینا چاہئے کہ (نصف فجہ) آدھا برقعہ جو صرف عورت کے ٹخنوں تک ہی پردہ کرتا ہے تو وہ شرعی پردہ نہیں کہلاتا ہے۔

نوٹ: آج کل ایک نیا طریقہ چل پڑا ہے کہ برقعے پر اس کے مالکن کا پورا نام یا اس کے ابتدائی حروف بزبان عربی وغیرہ لکھے جاتے ہیں کہ جو بھی انہیں دیکھ لے اس کا نام پڑھ لے۔ خاتون کے ساتھ یہ بڑی بے ہودگی ہے اور فتنۂ عظیمہ ہے جو (خطرناک) مصیبتوں کا پیش خیمہ ہے۔ تو ایسے کپڑوں کا بنانا، اور ان کی تجارت نامناسب ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تیسرا مسئلہ

مومن عورتوں پر پردے کی فرضیت کے دلائل

اس بات سے بخوبی ہم واقف ہیں کہ جو عمل صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانے سے چلا آ رہا ہے اس کو قبول کرنا اور اس کی پیروی سب کے لئے شرعی دلیل اور حجت ہے۔

اس پر پے در پے عمل کے ذریعہ یہ اجماع عملی چلی آ رہی ہے کہ مسلمان عورتیں برابر اپنے گھروں کے اندر بند رہتی ہیں، کسی ضرورت کی بناء ہی وہ نکلتی ہیں اور اسی طرح جب انہیں غیر مردوں کے سامنے نکلنا بھی پڑتا ہے تو وہ پردے کے ساتھ نکلا کرتی ہیں اس حال میں کہ نہ ان کے چہرے کھلے ہوتے ہیں اور نہ جسم کا کوئی اور حصہ کھلا رہتا ہے اور نہ زیب و زینت کے ساتھ نکل پڑتی ہیں تو اس عمل پر سے سارے مسلمانوں کا اتفاق عام ہے جو کہ عفت، پاکبازی، شرم و حیاء، عزت و غیرت کو سنبھالے رکھنے میں انسانی مقاصد کا محافظ ہے۔ ہمارے اسلاف نے عورتوں کو (بے دھڑک) نکلنے سے منع فرمایا۔ کھلے چہرے اور جسم یا اس کی زینت کو کھلی رکھنے سے وہ انہیں روکا کرتے تھے۔

حضرات! یہ دو اجماع عملی ہیں جو ابتدائے اسلام، صحابہ و تابعین کرام کے زمانے سے چلے آ رہے ہیں۔ بہت سارے ائمہ علم نے اس حقیقت کو اپنی کتابوں میں قلم بند کیا ہے۔ سرفہرست امام ابن عبدالبر، امام نووی، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہم کے نام ہیں۔ یہی برگزیدہ عمل چودہویں صدی ہجری تک جاری رہا جس میں کہ اسلامی سلطنت کا شیرازہ بکھر گیا اور وہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئی۔

چنانچہ حافظ[1] ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی شاہکار تصنیف: فتح الباری بشرح صحیح البخاری (۹/ ۲۲۴) میں لکھا ہے: چاہے دور حاضر ہو یا قدیم عورتوں کی یہ عادت رہی ہے کہ وہ اجنبی (غیر) مردوں سے اپنے چہرے چھپایا کرتی تھیں۔ (ختم شد)

---

[1] ...... جس محدث کو سند کے ساتھ کئی لاکھ حدیثیں یاد ہوں گی تو وہ محدثین کی اصطلاح میں حافظ حدیث کہلاتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چہرے کو بے نقاب کر کے، اوڑھنی سے گریز کرتے ہوئے بے پردگی کا آغاز ملک مصر میں ہوا پھر ترکستان (Turkey)، شام، عراق میں بھی یہ عادت عام ہوگئی اور پھر مغرب اسلام اور بلادِ عجم میں یہ برائی رائج ہوگئی اور اس طرح بے پردگی کی برائی بڑھتی گئی یہاں تک کہ نوبت تن ڈھانکنے والے لباس سے چھٹی تک پہنچ گئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن ۔

اور اب دیکھنے میں آرہا ہے یہ کہ جزیرۂ عرب میں اس بے پردگی (بے حیائی) کی شروعات ہیں۔ ہم اللہ سے مسلمانوں کی ہدایت چاہیں گے اور یہ بھی مانگیں گے کہ اللہ انہیں سختی اور تکلیف سے محفوظ رکھے۔

اب ہم آپ کی خدمات میں پردے سے متعلق نقلی دلائل پیش کر رہے ہیں:

(۱)- قرآن کریم کے دلائل

سورۂ نور اور احزاب میں تمام قسم کی عورتوں پر پردے کی فرضیت پر مختلف دلیلیں قرآن کریم نے بیان کئے ہیں۔

پہلی دلیل: اللہ تبارک وتعالیٰ کا عورتوں سے خطاب ہے (وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ)

ترجمہ: تم سب عورتیں اپنے اپنے گھروں کے اندر ہی رہا کرو۔

ونیز اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

(يٰٓا نِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا. وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِيْنَ الزَّكَاةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا) (سورۂ احزاب: ۳۲، ۳۳)

اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم اللہ سے ڈرتی ہو تو بات میں نرمی (لچک) پیدا نہ کرو تا کہ جس کے دل میں چور (بیماری) ہے وہ تمہاری خواہش نہ کرے۔ اور اپنے ہی گھروں میں بالکل بند رہو۔ زمانہ جاہلیت میں جس طرح کھلے عام (بے دھڑک) نکلا کرتی تھیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اب نہ نکلا کرو، نمازوں کی پابندی کرو، زکاۃ ادا کیا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی (پوری) اطاعت گزار بنو، اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ تم اہل بیت (رسول) سے گندگی دور کرے اور تمہیں پوری طرح پاک بنائے۔

اگر چہ کہ اس طرح کا خطاب اللہ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے کیا ہے مگر ساری مسلمان عورتیں ان احکام کی پابند ہیں۔ خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں کی برتری اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نزدیکی اور حجت کو مدنظر رکھتے ہوئے مخاطب کیا ہے اور چونکہ وہ تمام مسلمان عورتوں کے لئے نمونہ ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی قرابت داری ہے۔ اور اللہ کا فرمان ہے:

(يَـآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا......) (التحریم:٦) اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچالو! جب کہ (ازواج مطہرات) سے نہ برے کام کی توقع ہے اور نہ ان سے اس کا امکان ہے۔ تو یہی قرآن وحدیث کے ہر خطاب کا دستور ہے جو کسی سے مخصوص بھی ہو تو حکم تمام کے لئے عام ہے کیونکہ شریعت کسی کے لئے خاص نہیں ہوتی ہے۔

ایک اور مثال آپ کو بتلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے (لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ) (الزمر:٦٥) ترجمہ: اگر تم نے بھی شرک کا ارتکاب کیا تو تمہارا (سارا) عمل بے کار ہو جائے گا اور البتہ تم نقصان برداشت کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے!

تو اس طرح ان آیتوں میں یا اور دوسری آیتوں میں جو احکام بیان کئے گئے ہیں بلاشبہ تمام مسلمان عورتیں ان کی پابند ہوں گی۔

اللہ نے ماں باپ کو اف تک کہنا حرام قرار دیا ہے چنانچہ ارشاد گرامی ہے: (فَـلَا تَـقُـلْ لَّهُمَا أُفٍّ) (الاسراء:٢٣) یعنی ان دونوں کو اف تک مت کہو۔ تو بدرجۂ اولیٰ مارنا حرام ہوا۔

اسی طرح سورۂ احزاب کی درج بالا دونوں آیتوں میں ازواج مطہرات و دیگر عورتوں کے لئے احکام میں برابری ہے اس پر قرینہ یہ جملہ ہے: (وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِيْنَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللهَ وَرَسُوْلَهُ) اور تم سب عورتیں نماز قائم کرو، زکاۃ ادا کرو، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ یہ دین کے فرائض ہیں ان میں تمام برابر کے شریک ہیں۔

جب یہ حقیقت ہم پر واضح ہوگئی تو ان دونوں آیتوں میں تمام مسلمان عورتوں پر پردے کی فرضیت، چہرہ چھپانے پر نشان دہی کرنے والے الفاظ ہیں اور تین پہلوؤں سے ان باتوں کو ثابت کرتی ہیں۔

ا۔ پہلا پہلو

عورت کی باتوں میں نرمی اور لچک لانے پر پابندی

اللہ تعالے نے تمام امہات المؤمنین اور اس حکم میں شریک دیگر تمام مسلمان عورتوں کو ناز و ادا سے بات کرنے کو منع فرمایا۔ اس پابندی میں اس مرد کی برائی کی روک تھام کا سبب ہے جس کے دل میں خواہش زنا کا مرض ہے اور زنا پر اکسانے والے اسباب کے ظہور پر اس کے دل میں ہیجان کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی لئے عورت حسب ضرورت بات کیا کرے نہ اس کی گفتگو لمبی ہو اور نہ الفاظ کی بھرمار ہو، گفتگو میں ناز و نخرے والی ادائیں نہ ہوں۔

اس پہلو میں تمام مسلمان عورتوں پر پردے کی فرضیت کی واضح دلیل ہے، کیونکہ گفتگو میں نرمی کا اختیار نہ کرنا شرم گاہ کی حفاظت کا سبب ہے۔ اور شرم و حیاء، عفت و عصمت، عزت و غیرت کے وجود پر ہی باتوں میں نرمی پیدا نہیں ہوگی۔ اور یہ ساری باتیں پردے کی مرہون منت ہیں۔ اور اسی کی بناء گھروں کے اندر بھی پردے کے ساتھ رہنے کا حکم ہے اور یہ حقیقت درج ذیل دوسرے پہلو سے صاف ظاہر ہے۔

دوسرا پہلو

اللہ کے اس قول سے واضح ہے: (وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ) اور اپنے گھروں کے اندر (کے حصوں میں) ہمیشہ رہا کرو! اس حکم میں گھروں کے اندر بھی اجنبی مردوں کی نگاہوں سے عورتوں کو محفوظ رکھنے کا پہلو ہے۔ اور گھروں کے اندر ہی رہنے کا حکم اگر چہ کہ امہات المؤمنین کو دیا گیا مگر ساری مسلمان عورتیں اس کے پابند ہیں، کیونکہ گھروں کے اندرونی حصے ہی میں ان کی دنیوی زندگی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گذرنی ہے اور وہ کسی ضرورت ہی سے باہر نکلیں گی۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا، حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''المرأة عورة، فاذا خرجت استشرفها الشيطان، وأقرب ماتكون من رحمة ربها وهي في قعر بيتها''۔ (سنن ترمذی، صحیح ابن حبان) ترجمہ: عورت سراپا پردہ ہے۔ جب (کبھی) وہ گھر کے باہر جائے گی شیطان اس کو پھانس لے گا۔

اللہ کی رحمت کے وہ زیادہ قریب اس حالت میں ہوگی کہ جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حصے میں ہوگی۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فتاوی (۱۵ / ۲۹۷) میں لکھا ہے کہ:

عورت کی نگرانی اور حفاظت ضروری ہے اتنی جتنی کہ مرد کی ضروری نہیں ہے۔ اسی وجہ سے عورت کو پردہ کرنے، حسن و جمال، زیب و زینت کو نہ دکھانے اور بے دھڑک نکلنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ لباس (اور پردے) کے ذریعہ اور گھروں کے اندر رہ کر اپنے آپ کو چھپائے اور یہ کام مردوں کے حق میں ضروری نہیں ہے اس لئے کہ عورت کا مردوں کے سامنے نکلنا فتنے کا سبب ہے۔ اور مرد ان پر بھاری ہیں۔ ختم شد۔

آپ نے ہی فتاوی میں ایک اور جگہ (۱۵ / ۳۷۹) یوں فرمایا ہے:

جس طرح دوسروں کے پردے کی جگہ اور ناجائز چیزوں کو دیکھنے سے نظر بچانے کا حکم ہے، اسی طرح لوگوں کے گھروں کی طرف بھی نظر نہ کرنے کا حکم ہے، کیونکہ لباس جس طرح آدمی کے جسم کو چھپاتا ہے اسی طرح گھر بھی اس کو چھپاتا ہے۔ اور اللہ تعالے نے نظر نیچی کرنے اور شرم گاہ کی حفاظت کا ذکر آیت استئذان[1] کے بعد کیا ہے اس لئے کہ گھر کپڑوں کی طرح سترہ اور لباس بنتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان دونوں لباسوں کو اپنے اس قول میں ایک ساتھ ذکر کیا ہے۔

(وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ

(۱) سورہ نور کی ستائیسویں آیت ہے جس میں آپ کو کسی کے گھر داخل ہونے سے قبل اجازت کا اللہ نے حکم دیا ہے (يا أيها الذين آمنوا لاتدخلوا بيوتا غير بيوتكم حتى تستأنسوا ----)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ)(النحل:۸۱)ترجمہ:اور اللہ ہی نے تمہارے لئے اپنی پیدا کردہ چیزوں میں سے سائے بنائے ہیں اور اسی نے تمہارے لئے پہاڑوں میں غار بنائے ہیں اور اسی نے تمہارے لئے کرتے بنائے ہیں جو تمہیں گرمی سے بچائیں اور ایسے کرتے بھی جو تمہیں لڑائی کے وقت کام آتیں۔

ان دونوں میں سے ہر ایک تکلیف سے بچانے والا ہے، چاہے وہ سردی، گرمی اور سورج کی تپش ہو، یا لوگوں کے ہاتھ، آنکھ وغیرہ سے ہونے والی تکلیف ہو۔ختم شد۔

تیسرا پہلو

اللہ کا ارشاد ہے:(وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ)اور تم زمانۂ جاہلیت میں بے پردہ گھومنے کی طرح اب مت گھوما کرو۔

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو گھروں کے اندر ہی برقرار رہنے کا حکم دیا اور انہیں بار بار گھر سے باہر نکلنے سے منع کر دیا جس طرح کہ زمانہ جاہلیت میں یہ عادت رائج تھی۔اور انہیں اس سے منع کر دیا کہ وہ سج دھج کر، بن سنور کر، خوش بُو استعمال کر کے، ننگے چہروں کے ساتھ نہ نکلیں اور اپنے حسین اعضاء کو نکھارتے ہوئے، اور زیب و زینت کو ظاہر کرتے ہوئے باہر آنے سے عورتوں کو منع کر دیا۔

تبرّج کا لفظ برج سے بنا ہے۔اس کے معنے عورت کی زینت اور حسین اجزائے بدن جیسے سر، چہرہ، گردن، سینہ، ہاتھ اور پنڈلی وغیرہ دکھانے کے ہیں۔ چاہے وہ قدرتی حسین اعضاء ہوں یا زیب و زینت وغیرہ سے ہوں۔ کیونکہ عورت کا زیادہ تر گھر سے نکلنے، یا بے پردہ گھومنے میں ایک بڑے فتنے اور فساد عظیم کا خطرہ ہے۔اس کے علاوہ آیت مبارکہ میں جاہلیت اولی کا لفظ جملہ ننگے پن کی نشان دہی کر رہا ہے۔جس طرح کہ (تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ)(البقرہ:۱۹۷)میں کاملہ کا وجود ہے یعنی وہ مکمل دس ہیں۔

اور اسی طرح لفظ:الاولی اللہ کے اس قول میں اول معنی ادا کرتا ہے:(وَأَنَّهُ أَهْلَكَ عَادًا الْأُولَىٰ)(النجم:۵۰)اور اس نے عاد اول کو ہلاک کیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تبــــرج (بے دھڑک گھومنا) کئی طرح کا ہوتا ہے، جس کا بیان اِن شاء اللہ اصل سادس (چھٹویں اصل) میں (تفصیل سے) آئے گا۔

دوسری دلیل: اللہ کا یہ ارشاد ہے:

(يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ...... اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا)[1]

اے ایمان والو! جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے تم نبی کے گھروں میں نہ جایا کرو کھانے کے لئے، ایسے وقت میں کہ اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو، بلکہ جب بلایا جائے جاؤ اور جب کھا چکو نکل کھڑے ہو، وہیں باتوں میں مشغول نہ ہو جایا کرو، نبی کو تمہاری اس بات سے تکلیف ہوتی ہے تو وہ لحاظ کر جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بیان (حق) میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا، جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو۔ تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے کامل پاکیزگی یہی ہے۔ نہ تمہیں یہ جائز ہے کہ تم رسول اللہ کو تکلیف دو، اور نہ تمہیں یہ حلال ہے کہ آپ کے بعد کسی وقت بھی آپ کی بیویوں سے نکاح کرو۔ (یاد رکھو) اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا (گناہ) ہے۔

تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا مخفی رکھو اللہ تو ہر چیز کا بخوبی علم رکھنے والا ہے۔ ان عورتوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے باپوں اور اپنے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (میل جول کی) عورتوں اور ملکیت کے ماتحتوں (لونڈی، غلام) کے سامنے ہوں۔ (عورتو!) اللہ سے ڈرتی رہو، اللہ تعالیٰ یقیناً ہر چیز پر شاہد ہے۔

آیت (يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ ......) آیت حجاب (پردہ) ہے کیونکہ امہات المؤمنین اور تمام امت کی ماؤں پر حجاب کی فرضیت کے سلسلے میں یہی پہلی آیت نازل ہوئی۔ اور اس کا نزول ماہ ذوالقعدہ سن ۵ ہجری میں ہوا۔

---

(۱) سورۂ احزاب کی آیت نمبر ۵۳، ۵۴، ۵۵ ملاحظہ فرمایئے۔ اس کا ترجمہ بقلم مولانا محمد صاحب جونا گڈھی اوپر گزر چکا۔ دیکھئے ترجمۂ قران کریم (۱۱۸۸۔۱۱۸۹) مطبوعہ شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کامپلکس مدینہ منورہ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے سبب نزول کے سلسلے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ حدیث ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا، کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں کہا:

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے ہاں نیک اور برا سب طرح کے انسان آیا کرتے ہیں (کیا ہی اچھا ہوتا کہ) آپ امہات المؤمنین کو پردے کا حکم دیتے۔ تو اللہ نے آیت حجاب نازل فرمائی۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مسند میں درج کیا ہے۔ (یہاں قابل ذکر بات یہ ہے کہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بعض تجاویز کے مطابق وحی الٰہی نازل ہوئی، ان میں سے یہ پردے کی آیت ہے۔ یہ اور اس جیسی باتوں کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کردار عظیم اور شخصیت کے نرالے پن پر علماء نے محمول کیا ہے۔

جب آیت حجاب نازل ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں (یعنی امت کی ماؤں) کو اجنبی مردوں سے پردے کا حکم دیا اور اسی طرح تمام مسلمانوں نے بھی اپنی بیویوں کو پردے کا حکم دیا کہ وہ سب عورتیں اپنے جسم بھر سے پاؤں تک چھپائے رکھیں اور اسی طرح اپنے جسم پر لگائی گئی (کاجل، اور دیگر Cosmetics) کو چھپادیں۔ تو اس طرح ہر ایمان والی عورتوں پر تاقیامت پردے کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اور گزشتہ تین پردے والی آیتیں پردے کے حکم پر حسب ذیل وجوہات سے دلالت کرتی ہیں:

پہلی وجہ: جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنی اپنی بیویوں کو ان کے اعضاء جسم، چہرے اور ان کی زیب وزینت سمیت پردہ کرنے کا حکم دیا اور یہی عمل بعد میں آنے والے تمام مومن عورتوں نے بھی کیا تو یہ اجماع عملی عام مسلمان عورتوں کے لئے پردے کے حکم پر دلیل واضح ہے۔

چنانچہ حضرت ابن جریر رحمۃ اللہ تعالےٰ نے۔ اپنی مشہور تفسیر (۲۲/۳۹) میں درج ذیل آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہوئے۔ فرمایا ہے:

(وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ)

(اے لوگو!) جب کبھی تم ازواج مطہرات اور دوسری ایمان والی اجنبی عورتوں سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے آڑ میں ان سے مانگا کرو۔ ختم شد۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسری وجہ: آیت حجاب (ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۔ وہ تمہارے اوران عورتوں کے دل کی پاکیزگی کا بڑا سبب ہے) والے جملے میں پردے کی پابندی کی علت ہے۔ کیونکہ جب ان سے کچھ مانگا جائے تو پردے کے آڑ میں ہو تو تمام مردوں اور عورتوں کے دل وہم وگمان سے پاک ہوں۔ تو اس طرح عام مسلمان عورتیں بہ نسبت امہات المؤمنین کے پردے کی پابندی بہت زیادہ کریں گی کیونکہ امہات المومنین، ازواج مطہرات ہر عیب اور نچلی چیز سے پاک ہیں۔

اب یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ پردے کا حکم عام ہے نہ کہ ازواج مطہرات سے خاص ہے[1]

تیسری وجہ: علمی قاعدہ ہے: کہ الفاظ وحی میں عام احکام معتبر ہوتے ہیں اور نہ کہ خاص سبب (یعنی کوئی حکم کسی خاص حالت، یا شخصیت یا جگہ سے متعلق ہو تو اس پر وہ حکم لاگو نہیں ہوگا بلکہ تمام افراد امت پر اس کا حکم عام ہوگا) اور ہاں اگر اسی کے ساتھ اس حکم کے خاص ہونے پر کوئی اور دلیل شریعت میں وارد ہو تو وہ حکم اس کے لئے خاص مانا جائے گا ورنہ نہیں۔ اگر ہم احکام کے ساتھ یہ ضابطہ اختیار نہ کریں گے تو شریعت کے بہت سارے احکام سے تمام اہل ایمان محروم ہو جائیں گے![2]

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے بیعت لینے کے سلسلے میں یوں ارشاد فرمایا ہے: ''إنی لا أصافح النساء، وما قولي لإمراة واحدة إلا كقولي لمائة امرأة''۔

ترجمہ: میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا، میرا کوئی حکم یا خطاب جب کسی ایک عورت سے ہوتا ہے تو اس کے ضمن میں سیکڑوں عورتیں شامل ہو جاتی ہیں۔

چوتھی وجہ: حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتیں تمام مؤمنوں کی مائیں ہیں اور اس بات پر دلالت کرنے والی آیت (وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ) (احزاب:۶) ترجمہ: اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔ تو سگی ماں سے نکاح جائز نہیں ہے اس طرح کسی بھی امتی کا نکاح امہات المومنین سے بالکل حرام ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (وَلَا أَنْ

---

[1] اس کے بعد دلیل کی وضاحت وتوجیہہ سے متعلق ایک دو جملوں کا ترجمہ اختصاراً چھوڑ دیا گیا ہے۔

[2] اس قاعدے کی وضاحت بالفاظ دیگر مصنف نے کی ہے مگر اختصاراً اس کا ترجمہ یہاں نہیں کیا گیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تَنْكِحُوْا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهٖ أَبَدًا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کی وفات) کے بعد آپ کی بیویوں سے کبھی نکاح مت کیا کرو!

لہٰذا پردے کا حکم امہات المؤمنین کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ ساری ایمان والی عورتیں اس حکم کی پابند ہیں۔ چنانچہ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی بیویوں کو پردے کا حکم دیا۔

پانچویں وجہ: حجاب (پردے) کی مکلّف تمام مومن عورتیں ہیں اس حکم پر بطور علامت اور قرینے کے درج ذیل آیت نازل ہوئی ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ ......)

اے ایمان والو! کہ جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے نبی کے گھروں میں نہ جاؤ۔

تو ہر گھر میں جانے کی اجازت لینا ہے نہ کہ صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں جانے کے لئے اجازت لی جائے گی۔ اسی لئے حضرت ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شاہ کار تصنیف تفسیر القرآن العظیم (۳/۵۰۵) میں لکھا ہے:

تمام مومن مردوں پر یہ پابندی لگادی گئی کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں بغیر اجازت کے نہ داخل ہوں۔ جب کہ اس حکم سے پہلے زمانۂ جاہلیت اور اسلام کے ابتدائی زمانے میں بلا اجازت لوگوں کے گھروں میں آنے جانے کا رواج تھا، تو اللہ کو یہ حرکت پسند نہیں آئی اور ان کو اجازت لینے کا حکم نازل کیا۔ اس حکم میں امت کا اکرام اور عزت افزائی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''إیاکم و الدخول علی النساء ......'' (الحدیث)

ترجمہ: (اجنبی) عورتوں کے ہاں (بغیر اجازت) جانے سے بچا کرو! ختم شد۔

(نتیجہ) جس کسی نے یہ کہا کہ پردہ صرف ازواج مطہرات پر فرض ہے تو اس کو یہ بھی کہنا چاہئے کہ ان ہی کے گھروں میں جاتے ہوئے اجازت لینی چاہئے حالانکہ ایسا کہنے والا کوئی نہیں ہے!

چھٹی وجہ: پردے کے عموم پر دلالت کرنے والی آیت: (لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْ آبَائِهِنَّ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَلَا اِخْوَانِهِنَّ ......الخ (سورۂ احزاب:۵۵) ہے۔ کیونکہ پردے کی ممانعت کو ختم کرنا دراصل پردے کے عام حکم سے مستثنیٰ کرنا ہے۔ تو عورت اپنے محارم باپ (وغیرہ جن کا ذکر آیت میں ہے) کے سامنے بغیر پردے کے اور ہاتھ اور چہرہ کھلا رکھ کر نکل سکتی ہے البتہ نامحرم لوگوں سے ہمیشہ پردہ کرے گی۔

(مفسر اعظم علامہ) ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اُس آیت کی تفسیر[1] میں فرمایا ہے:

جہاں اللہ تعالیٰ نے تمام عورتوں کو اجنبی مردوں سے پردے کا حکم فرمایا وہیں ان رشتہ داروں سے پردے کو واجب نہیں کیا۔ بالکل اسی طرح جس طرح کہ سورۂ نور میں اللہ نے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: (وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ ......)اور وہ عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اپنے شوہروں کے اور......[2] ختم شد۔

اور یہی آیت ان شاء اللہ دوبارہ چوتھی دلیل کے ذکر میں مکمل آئے گی اور حضرت ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو آیۃ الضمائر کا نام دیا ہے۔ کیونکہ قرآن کی آیتوں میں سب سے زیادہ ضمائر کا استعمال اسی میں ہوا ہے۔

ساتویں وجہ: پردے کے حکم کی خصوصیت کو ختم کرنے اور اس کے عموم کو بتلانے والی آیت: (وَنِسَآءَ الْمُؤْمِنِينَ) یعنی تمام مسلمان عورتیں جو سورۂ احزاب کی ۵۹ ویں آیت کے ضمن میں ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے (يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ) اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اپنی تمام بیویوں، بیٹیوں، اور مومن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے جسم پر اپنی چادریں ڈال لیا کریں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ تمام مسلمان عورتوں پر ہمیشہ کے لئے پردے کی پابندی ضروری ہوگئی ہے۔

تیسری دلیل: پردے کی دوسری آیت جو (تمام عورتوں کو) چہروں پر چادریں ڈالنے کا حکم دیتی

---

[1] تفسیر ابن کثیر (۲/۵۰۶)
[2] دیکھئے سورۂ نور آیت نمبر ۳۱

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: (يَآ أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنٰى أَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا) امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ (تمام عورتوں کو پردے کا حکم اسی آیت سے ثابت ہے۔ اس میں یہ بیان ہے کہ عورتیں اپنا سر اور چہرہ چھپانا ضروری ہے) ختم شد۔

اللہ رب العزت نے اس آیت کریمہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں اور بیٹیوں کو اور قرب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مدنظر رکھتے ہوئے خصوصی طور پر ان کا ذکر کیا ہے۔

اور پھر تمام مسلمان عورتوں پر حکم عام کیا ہے۔ اور یہ آیت پہلی آیت کی طرح پردے کا صاف حکم دینے والی ہے کہ تمام مسلمان عورتیں اپنا سارا جسم چھپالیں اور ان کے چہرے اور لگائی گئی زینت اجنبیوں پر ظاہر نہ ہونے دیں اور پردے کی یہ کیفیت جسم کو چادر میں لپیٹ لینے سے ہوگی۔ اور اس کامل پردے میں زمانۂ جاہلیت کی عورتوں پر ان کی فوقیت اور امتیازی شان نظر آتی ہے۔ اور اس میں ان کی حفاظت کا ذریعہ ہے تاکہ وہ کسی تکلیف کے درپے نہ ہوں اور کوئی امید کرنے والا ان کی امید نہ کرسکے (اور للچائی ہوئی نگاہیں ان پر نہ ڈال سکے)

اس آیت کریمہ کا تقاضا ہے کہ عورت کا پردہ اس کا چہرہ چھپانا ہے۔ اور یہ بات درج ذیل وجوہات سے صاف ظاہر ہے۔

پہلی وجہ: زبان عربی میں جلباب اس لباس کشادہ (چادر) کو کہا جاتا ہے جو سارے جسم کو چھپالے۔ عورت اپنے کپڑوں پر اس کو ڈال لے گی، سر کے اوپر سے چادر ڈال لے گی اور اس کے تمام پوشاک، چہرہ، کامل بدن کو اس کے اندر کر لے گی۔ اور جسم کے زیور، زیب و زینت کے اسباب، اور دونوں قدم بھی چادر کے اندر ہوں گے۔

اس تحقیق سے چہرہ چھپانا بھی عربی زبان اور شریعت اسلامیہ کے رو سے ثابت ہوا جس طرح کہ سارا جسم چھپانا ثابت ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسری وجہ: چہرہ چھپانا ہی پردے کا اصل مقصد ہے۔ کیونکہ زمانۂ جاہلیت میں بعض عورتوں کا چہرہ نظر آتا تھا تو اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام مومن عورتوں کو چادر (برقعہ) کے ذریعہ چہرہ چھپانے کا حکم دیا۔ کیونکہ یدنین میں (فعل إدناء) حرف علٰے کے ذریعہ متعدی ہوا تو اس وجہ سے اس کے معنی لٹکانے یا ڈالنے کے ہیں۔ اور یہ کام اوپر ہی سے ہوتا ہے۔ تو چادر سروں کے اوپر سے شروع کر کے چہرے اور جسم کے اعضاء پر ڈال لینا ہے۔

تیسری وجہ: پردے کے حکم سے صحابیات نے یہی سمجھا کہ چہرہ، سارا بدن، اور اس پر کی پوشاک چھپانا ہے۔ چونکہ ایک جلیل القدر محدث حضرت عبدالرزاق بن ہمام نے مصنّف میں حضرت ام سلمہ کی یہ روایت درج کی ہے۔

انہوں نے کہا: کہ جب (یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَا بِیْبِهِنَّ) کی آیت نازل ہوئی تو تمام انصار کی عورتیں اس حال میں نکل پڑیں کہ ان کے سروں پر کوے ہیں۔ اور ان کے جسموں پر کالے چادر ہیں جنہیں انہوں نے پہن رکھا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ انصار کی عورتوں پر رحم فرمائے کہ جب یہ آیت: (یَا أَیُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِکَ وَبَنَاتِکَ ...... الخ الآیۃ) نازل ہوئی تو انہوں نے اپنے چادروں کے ٹکڑے کئے اور پھر ان سے اپنے چہرے چھپا لئے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کیں (اتنے پرسکون حال میں) کہ ان کے سروں پر کوے ہیں۔ حضرت ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں اس روایت کو درج کیا ہے۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی ایک دوسری روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ پرانی مہاجر عورتوں پر رحمت نازل فرمائے کہ اللہ نے جب یہ آیت (وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ) اور وہ عورتیں اپنے دامنوں پر اوڑھنیاں ڈال لیں) نازل فرمائی تو انہوں نے اپنی چادروں کے ٹکڑے کر کے اپنے چہرے ڈھانپ لئے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کو اپنی صحیح میں درج کیا ہے۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں درج ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن جوان، حیض والی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور پردہ نشین عورتوں کو لے جانے کا حکم دیا ہے۔

البتہ حیض والی عورتیں نماز نہ ادا کریں، عام بھلائی کے کاموں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک رہیں۔

ام عطیہ نے عرض کیا! اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کسی کے پاس اگر چادر (برقعہ) نہ ہو تو کیا کیا جائے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: البتہ اس کی بہن اس کو اپنی چادر میں چھپا لے گی!

تو یہ حدیث اجنبی مردوں کے سامنے بغیر پردے (چادر) کے عورت کو نکلنے سے صاف منع کر رہی ہے۔ اس سے بڑھ کر ہم کیا کہیں اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے۔

چوتھی وجہ: مذکورہ آیت میں پردے کے اس مفہوم پر دلالت کرنے والا قرینہ موجود ہے اور چادر کے ذریعہ چہرے چھپانے کے عمل کی طرف تمام انصار اور مہاجرین کی عورتوں نے پہل کیا۔ اور اللہ نے ازواج مطہرات کو پردے کا حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دلوایا اور ان کے چہرے بھی چھپانے کا حکم کروایا۔ اس حکم میں کسی مسلمان کا اختلاف نہیں ہے اور اس آیت میں ازواج مطہرات، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں اور تمام امت کی عورتوں کا ذکر ہے تو اس حکم میں تمام عورتیں شامل ہیں۔

پانچویں وجہ: اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم دے کر کہا کہ: (ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ) تمہارا پردہ کرنا بہتر ہے اس بات سے کہ تم پہچانی جاؤ اور پھر نہ ستائی جاؤ۔ اس کا مفہوم ہے کہ چہرہ چھپانا ضروری ہے، کیونکہ چہرہ چھپانا پاکباز عورتوں کی نشانی ہے تاکہ وہ تکلیف نہ دی جائیں۔ اور اسلئے بھی کہ جو عورت اپنا چہرہ کھلا نہیں رکھے گی تو کوئی لالچی (دل پھینک) اس کے باقی جسم اور اصلی شرم گاہ کے کھلنے کی امید نہیں کرے گا۔ اور عورت کا چہرہ کھلا رکھنا کم عقل لوگوں کی تکلیف کے درپے ہونا ہے۔ عورت کے سارے جسم کو چھپانے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ وہ پاکباز معلوم ہوں۔ اور وہ پردہ نشین عورتیں شکی مزاج اور ہوس پرست لوگوں سے دور رہیں گی۔ نہ وہ فتنے کی زد میں آئیں گی اور نہ دوسروں کو فتنے کا موقع دیں گی تاکہ وہ ایذا رسانیوں سے محفوظ رہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور یہ بخوبی معلوم ہے کہ عورت جب مکمل طور پر ڈھک چھپ کر رہے گی تو بیمار دل اس کو (ستانے) کی طرف نہیں بڑھے گا۔ اور اس عورت سے چور آنکھیں دور رہیں گی، بخلاف اس بے دھڑک نکلنے والی عورت کے جو کہ چہرے کو بنا سنوار کے نکلتی ہے تو وہ دوسروں کو دعوت عشق دینے والی ہوگی!

اور جاننے کی بات یہ ہے کہ چادر یا برقعہ سر کے سمیت اوڑھا جائے گا نہ کہ دونوں کاندھوں پر اوڑھا جائے گا۔ اور یاد رہے کہ چادر یا برقعہ بہت ہی نفیس اور خوب صورت نہ ہو اور نہ اس پر کوئی بیل بوٹے، نقش و نگار ہو اور نہ ہی اس پر کوئی جاذب نظر یا دیدہ زیب چیز ہو۔ ورنہ پردے سے شارع کا مقصد جو کہ اجنبیوں سے عورت کے جسم اور اس کے زیب و زینت کو چھپانا ہے مفقود ہو جائیگا۔

اور مسلمان عورت ان مردوں کی مشابہت رکھنے والی عورتوں سے دھوکہ نہ کھائے، جو مردوں کے چھیڑ چھاڑ سے لذت حاصل کرتی ہیں اور وہ اپنی طرف نگاہوں کو متوجہ کرتی ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ وہ ننگی اور بے پردہ عورتوں کی فہرست میں اپنا نام شامل کرنا باعث فخر سمجھتی ہیں اور وہ گھروں کی عزت اور روشنی بننے کے بجائے، پاکباز، اللہ سے ڈرنے والی، پاک سیرت، شریف اور عمدہ عورتوں کی فہرست سے ہٹتی ہیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ تمام مومن عورتوں کو عفت و عصمت، پاکبازی پر قائم و دائم رکھے۔ آمین۔

چوتھی دلیل: سورہ نور کی آیت نمبر ۳۰، ۳۱ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ...... الآيتين)

ترجمہ: مسلمان مردوں سے کہو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہی ان کے لئے پاکیزگی ہے۔ بے شک اللہ خبردار ہے ہر چیز سے جو وہ کرتے ہیں۔ اور آپ تمام مسلمان عورتوں سے فرما دیجئے کہ وہ (بھی) اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت (جسم کی خوبصورتی) کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہو جائے اور وہ اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالی رہیں سوائے اپنے شوہروں، یا باپ، یا شوہر کے باپ اور ان کے بیٹوں، یا شوہر کے بیٹوں، یا ان کے بھائیوں یا بھائیوں کے بیٹوں (بھتیجوں)، یا بہنوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے بیٹوں (بھانجوں) یا ان کے میل جول کی عورتوں، یا غلام یا ان کے وہ ماتحت لوگ جو عورتوں کی خواہش نہیں رکھتے، یا وہ بچے جو عورت کے (خاص) پردے کی چیزوں سے واقف نہیں ہیں۔ اور وہ زور زور سے پیر مار کر نہ چلا کریں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے۔ اور اے مومنو! تم سب اللہ کی طرف رجوع ہو جاؤ تا کہ تم نجات حاصل کرو۔

مذکورہ بالا دونوں آیتوں میں پردے کے فرض ہونے اور چہرے چھپانے پر متعدد دلیلیں موجود ہیں جن میں سے چار ہم آہنگ پہلو حسب ذیل ہیں:

پہلا پہلو

پہلی آیت اور دوسری آیت کے ابتدائی حصے میں مرد اور عورت دونوں کو اپنی نظریں نیچی رکھنے اور شرم گاہوں کی حفاظت کا برابر حکم ہے کیونکہ گناہ کا جرم بہت ہی گھناؤنا ہے، اور نظریں نیچی رکھنے اور شرم گاہ کی حفاظت میں تمام مسلمانوں کے لئے دنیا اور آخرت میں پاکی کا ذریعہ ہے اور اس عظیم جرم سے بچاؤ کا عمدہ ذریعہ ہے۔ شرم گاہ کی حفاظت کا مقصد اس وقت تک پورا نہیں ہوگا جب تک کہ اس کے بچاؤ اور سلامتی کے تدابیر اور اسباب اختیار نہ کئے جائیں اور ان میں سب سے کامیاب تدبیر نظر کی حفاظت اور ہمیشہ نیچی رکھنی ہے۔ اور یہ کام عورت کے پورے جسم چھپانے تک ممکن نہیں ہے۔

اس بات میں کوئی عقل مند شک نہیں کرتا کہ عورت کا چہرہ کھلا رہے گا تو لوگ اس کی تاک میں رہیں گے اور خوب مزے لے لے کر دیکھا کریں گے۔ (اور اس حقیقت سے سب (بخوبی) واقف ہیں کہ) آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں۔ اور ناجائز چیز دیکھنا ان کا زنا ہے اور جو چیز کسی کام کا ذریعہ بنے تو دونوں کا حکم ایک ہی ہے اسی لئے چہرہ چھپانے کا واضح طور پر اسلام نے عورتوں کو حکم دیا ہے۔

دوسری وجہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا) ترجمہ: اور وہ عورتیں اپنی (خوبصورتی اور) زینت نہ ظاہر کریں سوائے اس کے کہ جو ظاہر ہو جائے۔ وہ اجنبی مردوں کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جان بوجھ کر اپنی زینت کا مظاہرہ نہ کریں سوائے اس کے جو بے اختیار اور بہ حالت مجبوری ظاہر ہو جائے! اور جس کا چھپانا بظاہر ناممکن ہو۔ مثال کے طور پر برقعہ جو نظر آتا ہے اس کے ساتھ جسم کا خاکہ یا اور کوئی چیز نظر آجائے تو (ان شاء اللہ) اس کی معافی کی امید کی جا سکتی ہے۔

آیئے ذرا غور فرمایئے قرآن کے انداز کلام اور اعجاز پر کہ اللہ نے حسن و زینت کو ظاہر کرنے کے عمل کو عورتوں کے سر باندھا اور پھر صیغۂ مضارع (لَا یُبْدِیْنَ) سے تعبیر کیا جو کہ حرمت کے بیان میں نمایاں اور اہم کردار ادا کرتا ہے اس تعبیر میں عورت کے سارے جسم بشمول چہرہ، دونوں پہونچے اور ان کی سجاوٹ چھپانا فرض ہے۔

اور جب اللہ نے اس حکم سے (اِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا) کو جب مستثنیٰ کیا تو اس کام میں عورتوں کو ذمہ دار نہیں بنایا اور اسی لئے فعل ماضی (ظَهَرَ) کو بصیغۂ لازم بیان کیا جس کا یہ مطلب ہے کہ عورت اپنے قدرتی جسم اور اس کے بناؤ سنگار میں سے ذرا بھی کسی اجنبی کو دکھانے کا حق اور اختیار نہیں رکھتی ہے الا اینکہ جو بلا قصد اور ارادہ بغیر اختیار اور مجبوری سے ظاہر ہو جائے یا بغرض علاج یا سختی گرمی اور ہوا سے کھل جائے تو اس پر کوئی حرج نہیں ہے تو (آیت میں اِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا) کے استثناء کا یہی فائدہ ہے۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح کہ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے:

(لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا) اللہ تعالیٰ کسی جان کو مکلف نہیں بنائے گا سوائے اس کے کہ جو اس کی طاقت (وسعت و بساط) کے دائرے میں ہو[1]

اور اللہ نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا ہے: (وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ) (الانعام:۱۱۹) اللہ نے تم جو کچھ حرام قرار دیا ہے اس کی تفصیل بیان کی ہے سوائے اس کے کہ جس چیز پر تم مجبور کئے جاؤ۔

تیسری وجہ: اللہ کا ارشاد ہے: (وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ) تم اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں (سینوں) پر ڈالی رہو۔

گزرے ہوئے دونوں مقاموں پر اللہ نے تمام مسلمان عورتوں پر حجاب (پردے) کو واجب

---

[1] ...... سورۂ بقرہ ۲۸۶

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قرار دیا۔ و نیز یہ بھی فرمایا کہ عورت اپنے حسن و جمال، آرائش و زیبائش کو جان بوجھ کر ظاہر نہ ہونے دے۔ اور اگر بلا ارادہ (بلا اختیار) جو نظر آئے وہ (ان شاء اللہ) قابل درگزر رہے۔

لفظی تحقیق

اللہ تعالیٰ نے لفظ ''الخمر'' کا ذکر کیا ہے جو کہ خمار کی جمع ہے۔ اور اس کا مادہ: الخمر ہے جس کے معنے چھپانے اور ڈھانپنے کے ہیں۔ اور اسی سے الخمر بھی ہے جس کے معنے شراب کے ہیں۔ کیونکہ وہ عقل کو چھپاتی اور ڈھانپ لیتی ہے۔ اور حضرت امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شاہکار تصنیف فتح الباری (۴۸۹/۸) میں فرمایا ہے: کہ ''خمار المرأة ''اسی قبیل سے ہے کہ وہ عورت کے چہرے کو چھپالیتی ہے۔ ختم شد۔

عورت جب پردہ کر لیتی ہے اور اپنا چہرہ چھپالیتی ہے تو اس وقت بزبان عربی: اختمرتِ المرأة و تخمّرت کہا جاتا ہے۔

۲۔ آیت میں: ''الجیوب'' کا لفظ صیغۂ جمع ہے۔ اس کا واحد ''جیب'' ہے۔ قمیص کی لمبائی کا کھلا حصہ ہے (جو گریباں کہلاتا ہے) تو اس طرح (وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ) میں تمام مسلمان عورتوں کو اللہ کا حکم ہے کہ وہ کھلی اور نظر آنے والی اعضاء جسم پر اوڑھنی عمدہ طریقے سے ڈال لیا کریں۔ اور وہ اعضاء جسمانی: سر، چہرہ، گردن، گلہ، سینہ ہیں اور اوڑھنی اس طرح ڈالی جائے کہ سر پر اوڑھنی وہ ڈالے اور اچھی طرح باندھ لے اور پھر کاندھے کے سیدھی طرف سے چھپاتے ہوئے اوڑھنی کا باقی حصہ گردن کے بائیں جانب پر ڈال لے۔ اوڑھنی سے جسم کو پوری طرح چھپانے کا یہی طریقہ ہے جس کو (التقنع) کہا جاتا ہے۔ یہ طریقہ زمانۂ جاہلیت کے طریقے کے برخلاف ہے کیونکہ اس وقت کی عورتیں جسم کے پچھلے حصے پر اوڑھنی ڈالتی تھیں اور جسم کا اگلا حصہ کھلا رہتا تھا۔ اسی لئے مسلمان عورتوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے جسم کا اگلا حصہ چھپالیں۔ پردے کے حکم سے صحابیات نے یہی سمجھا اور اسی کے مطابق عمل کیا ہے۔ اور اسی کیفیت کے مطابق امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح کتاب میں ایک باب باندھا اور فرمایا: (باب: وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ: یہ باب اس بارے میں ہے کہ عورتیں اپنے گریبانوں اور سینوں پر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اوڑھنیاں ڈال لیا کریں) اوراس کے ضمن میں ایک روایت درج کی جس کی سند آپ سے شروع ہو کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر ختم ہوتی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے: ''یرحم اللہ نساء المهاجرين الأُوَل، لما أنزل الله ...... '' (الحدیث)

اللہ رحم فرمائے ان عورتوں پر جو ہجرت میں پیش پیش رہیں کہ جب اللہ نے ایک حکم نازل کیا کہ عورتیں اپنے گریبانوں اور دامنوں پر اوڑھنیاں ڈال لیا کریں۔ تو اس حکم (پر فوری) عمل کرتی ہوئی اپنی چادروں کے ٹکڑے کئے اور ان سے اپنے سینوں کو چھپالیا اوراس حدیث کی شرح میں امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری (۴۸۹/۸) میں قلم بند کیا ہے کہ ان عورتوں نے اپنے چہرے چھپالئے [1]

اوراس کی وہ کیفیت تھی جو ابھی اوپر گزر چکی ہے۔

اس کیفیت پر کسی نے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ چہرہ کھلا رکھا جائے کیونکہ اللہ نے اس کا صراحت سے ذکر نہیں کیا ہے۔ تو ہم اس سے کہیں گے کہ اللہ نے اس مقام پر سر، گردن، گلہ، سینہ، دونوں مونڈھے، دونوں ہاتھ اور دونوں پہنچے وغیرہ کا بھی صراحۃً نام نہیں لیا ہے تو کیا ان تمام اعضاء کا کھلا رکھنا اور نہ چھپانا جائز ہوگا؟ اگر اس نے یہ جواب نہیں دیا کہ ''نہیں نہیں'' تو پھر ہم اس سے کہیں گے کہ چہرہ بدرجۂ اولی چھپانا چاہئے کیونکہ وہی اصلی حسن ہے اور فتنے کے اسباب میں سے ہے۔ تو یہ کیسے تصور کیا جاسکتا ہے کہ شریعت سر اور گردن، گلہ اور سینہ، ہاتھ اور قدم چھپانے کا حکم دے اور چہرے کو چھوڑ دے جب کہ فتنے کا سب سے زیادہ ڈر اسی سے ہے اور مہ جبین کی جانب سے عاشق کو زیادہ متاثر کرنے والا عضو یہی تو ہے!

اور پھر ہم ایک سوال اور کریں گے کہ اے لوگو! تمہارا کیا ردعمل ہے کہ آیت حجاب کے نازل ہونے پر صحابہ (رضی اللہ عنہم) کی عورتوں نے اپنے اپنے چہرے چھپا لینے میں جلدی کی اور فوری حکم پر عمل پیرا ہوگئیں؟

چوتھی وجہ: اللہ کا ارشاد ہے: (وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ) اور وہ عورتیں زمین پر چلتی ہوئی پیر کی آواز ظاہر نہ کریں گی کہ ان کی پوشیدہ زینت کا

---

[1] ...... امام ابن حجر کا قول یہیں ختم ہوگیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علم ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے جب حسن و جمال، زیب و زینت کو چھپانے کا حکم دیا تو پردے کی مکمل صورت بتلائی تو پھر فتنے کے اسباب اور اندیشوں کو بھی وضاحت سے بتلا دیا کہ اگر مسلمان عورتیں چلتے وقت اس کا خیال کریں کہ ان کے پازیب یا دوسرے زیوروں کی آواز نہ آئے تاکہ ان کی خوبصورتی اور زینت کو تاکا نہ جائے اور فتنے کا سبب نہ بنے، اور زینت کا اظہار شیطان کا عمل ہے۔

حکم کے اس پہلو میں تین حقیقتیں ہیں۔

(۱) مسلمان عورتوں پر یہ (بالکل) حرام ہے کہ وہ پیر بجا کر یا اور کسی طرح چلیں کہ ان کی در پردہ زینت کا اظہار ہو۔

(۲) عورتوں کے پیر اور ان کے زیور، اور زینت کی چیزیں ہمیشہ چھپی رہنی ضروری ہے اور کسی حال میں ان کا اظہار جائز نہیں ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کو ہر اس چیز کے عدم اظہار یا چھپانے کا حکم دیا جو باعث فتنہ ثابت ہوتی ہیں۔ عورت کی بے پردگی، یا اجنبی مردوں کے روبرو چہرہ کھلا رکھنا فتنے کی آگ بھڑکانے اور جذبات برانگیختہ کرنے کے زوردار اسباب ہیں۔ تو کوئی عقل مند اس بات میں ذرا برابر تامل نہیں کرتا کہ چہرہ چھپانے اور اجنبیوں کے سامنے اس کے نہ کھلنے کا خاص خیال رکھا جائے۔

اب آپ یہ بھی ملاحظہ فرمایئے کہ اس آیت نے عورتوں کے کامل پردہ کرنے اور اس کے جسم کے کھلنے کے ذرائع کو بند کرنے کی کیسی عمدہ تدبیریں بتلائی ہیں کہ کوئی حسین چیز نہ نظر آئے اور نہ فتنے کا سبب بنے۔ کیا ہی پاک ذات ہے جس نے شریعت بنائی اور بہت عمدہ کام کیا ہے!

پانچویں دلیل: بیٹھ جانے والی[1] عورتوں کیلئے پردے کی چھوٹ ہے اور وہ بھی عفت اور پاک بازی کے ذرائع اپناتی ہیں تو ان کیلئے خیر و امن کا باعث ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد کیا ہے:

(وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ

---

[1] ..... یعنی حیض و نفاس سے مایوس بوڑھی عورتیں یا ان سے شادی بیاہ وغیرہ کی غالباً امید نہیں کی جاتی ہے۔ واللہ اعلم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَّأَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ وَاللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ)(النور:٦٠)

ترجمہ: اور بڑی بوڑھی عورتیں جو کہ اب نکاح کی امید (وخواہش) نہیں رکھتی ہیں تو ان پر کوئی حرج (پرواہ) نہیں ہے کہ وہ اپنے (بیرونی) کپڑے اتار کے رہیں بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرنے والیاں نہ رہیں۔ اس کے باوجود وہ عفت و پاکبازی کے تدابیر اختیار کرتی ہیں تو ان کے لئے بہتر ہے۔ اور اللہ تعالے سننے اور جاننے والا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کو اس حکم سے چھٹکارا دیا جو کہ بوڑھیاں ہیں، (کھوسٹ) اور عمر رسیدہ ہیں۔

کیونکہ وہ حیض، حمل وغیرہ سے اپنے ہاتھ دھو چکی ہیں اور اولاد سے مایوس ہیں۔ تو انہیں چادر اور اوڑھنی وغیرہ سے چھوٹ ہے۔ اس عمر میں اگر وہ اپنا چہرہ اور دونوں پہونچے کھلا رکھتی ہیں تو ان پر کوئی گناہ اور گرفت نہیں ہوگی بشرطیکہ وہ عورتیں ایسی ہوں کہ اب ان میں کوئی حسن و جمال باقی نہیں رہا اور نہ ان کی کوئی خواہش کرتا ہے۔ اور وہ عورتیں خود شادی وغیرہ سے بیزار ہیں اور نہ ہی کوئی مردان سے شادی رچانے کی رغبت رکھتا ہے۔ البتہ وہ عورتیں جن میں ابھی بھی حسن باقی ہے اور وہ شہوت کے قابل ہیں تو انہیں یہ چھوٹ نہیں ہے۔

اور دوسری شرط یہ ہے کہ وہ حسن کا مظاہرہ کرنے والیاں نہ ہوں ایسی عورتوں کی دو قسمیں ہیں۔

پہلی قسم یہ ہے کہ وہ جان بوجھ کر کپڑے اتارتی ہوں تاکہ وہ ننگے پن کا مظاہرہ کریں۔ ہاں اگر وقت ضرورت کپڑا ہٹ جائے تو کوئی بات نہیں ہے۔

دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو اپنے زیور، سرمہ، مہندی، ہلدی وغیرہ رنگت کی چیزیں، کپڑوں کا حسن وغیرہ کا مظاہرہ کرتی ہیں جو باعث فتنہ ہیں۔ تو یہ عورتیں موقع سے فائدہ اٹھانے والی ہیں۔ تو وہ اس حرکت سے باز آئیں۔ وہ بوڑھی نہ بنیں تاکہ اس بہانے وہ اپنا حسن ظاہر نہ کریں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے بوڑھی عورتوں کے لئے احتیاط کی صورت بتلائی کہ وہ بے حیائی سے بچا کریں اسی میں ان کی بھلائی اور بہتری ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس طرح مذکورہ بالا آیت میں تمام مسلمان عورتوں کے لئے پردے کی فرضیت ہے کہ وہ اپنے جسم چہرے، اور زیب وزینت ظاہر نہ کریں اور یہ حکم ان عمر رسیدہ بوڑھی عورتوں کے لئے نہیں ہے کہ کیونکہ وہ عمر کی اس حد کو پہنچ چکی ہیں کہ ان سے زنا کا شائبہ ختم ہو چکا ہے اور تہمت زنی کی حد سے بالاتر ہیں۔

اس آیت میں پردے کی ایک دوسری دلیل یہ بھی ہے کہ ایسی بوڑھی عورتیں بھی اگر اسلامی پردے کی پابندی کرتی ہیں تو ان کی حفاظت ہے تو بدرجۂ اولی وہ عورتیں پردے کی پابندی کریں گی جو ابھی جوان ہیں۔ وہ فتنے کا سبب بن سکتی ہیں اور ان سے فعل بد کے سرزد ہونے کا اندیشہ ہے، لہٰذا مذکورہ بالا آیت کا ترجمہ، الفاظ کی تشریح و دیگر مدلولات اور تفصیل مذکور کا یہ نتیجہ ہے کہ عورت سراپا پردے کی چیز ہے اس کا چہرہ، دونوں پہونچے، اور جسم کے باقی اعضاء اور ان کی زیب وزینت، زیور، رنگت، حسن و جمال، چادر (برقعہ) اوراوڑھنی سے بالکل چھپے رہنا ضروری ہے۔

دوسرے قسم کے دلائل: احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

بے شمار احادیث مختلف الفاظ و دلالات کے ساتھ درج ذیل حقائق کو ثابت کرتی ہیں کہ چہرہ چھپانا بالکل ضروری ہے، اور عورت کو بغیر چادر کے گھر سے باہر نکلنا نہیں چاہئے۔ دونوں قدم نظر نہ آنے کا حکم ہے ان کے نیچے تک کپڑا ہونا چاہئے۔ عورت سراپا پردہ ہے اور اس کو ہمیشہ در پردہ رہنا چاہئے۔

اجنبی مرد غیر عورتوں کے پاس نہ جائے اور ان کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے۔ اور جس عورت سے شادی کا رشتہ طے ہو جائے اس کا دیکھنا جائز ہے وغیرہ پر دلالت کرنے والی بے شمار احادیث مروی ہیں جو ایمان والی عورتوں کی حفاظت کرتی ہیں اور اسی طرح عورتوں کی پاکبازی، شرم وحیاء، غیرت و دبدبہ کے ساتھ زندگی گزارنے پر آمادہ کرتی ہیں۔

اس اجمال کے بعد اس سلسلے کی چند حدیثیں تفصیل کے ساتھ پیش خدمت ہیں۔

(۱)......عن أم المؤمنين عائشة رضي الله عنها قالت : كان الرّكبان يمرون بنا ونحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم – مُحْرِمَاتٍ فإذا حاذوا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بناسدلت إحدانا جلبابها — الحدیث-(رواہ احمد، ابوداؤد وابن ماجہ، والدار قطنی، والبیہقی)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہ کچھ (اجنبی) اپنی سواریوں پر ہمارے قریب سے گزر رہے تھے اس حال میں کہ ہم عورتیں احرام باندھی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد تھیں، جب بھی وہ ہمارے قریب آتے تو ہم اپنے چادر (یا برقعہ) کا اوپری حصہ سر کی جانب سے ہٹا کر چہروں پر ڈال لیتے تھے اور جب وہ لوگ ہم سے دور چلے جاتے تو ہم اپنے چہروں سے چادر ہٹا کر انہیں کھلا رکھ لیتے تھے۔ (امام احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، دار قطنی، اور امام بیہقی نے اس حدیث کی روایت کی ہے)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے زبانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ احرام والی صحابیات کا حال تھا جو کہ اجنبی مردوں سے اپنے چہرے چھپا لیتی تھیں اور جب وہ ان کے قریب نہ ہوتے تو احرام کی پابندی کر لیتی تھیں اور چہرے پر سے پردہ ہٹا لیتی تھیں تو ان برگزیدہ عورتوں کے عمل سے یہ صاف واضح ہوگیا کہ تمام مسلمان عورتوں پر پردہ واجب ہونے میں کوئی تردد ہے۔

یہی کیفیت گزری ہوئی سورۂ احزاب کی آیت سے معلوم ہوئی اور اگلی حدیث بھی اس مضمون کی تائید کر رہی ہے۔

(۲)......عن أسماء بنت أبی بکر – رضی اللہ عنہا – قالت : کنا نغطّی وجوھنا عن الرجال و کنا نمتشط قبل ذلک في الإحرام –

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ (اجنبی) مردوں سے ہم اپنے چہرے بہ حالت احرام چھپا لیتے تھے ورنہ نہیں۔

اس کو حضرت ابن خزیمہ، اور حاکم نے روایت کی۔ اور حاکم نے بخاری اور مسلم کی شرطوں کے مطابق صحیح گردانا اور امام ذہبی نے آپ کی موافقت کی ہے۔

(۳)......اس سلسلے کی ایک اور حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے کہ آپ نے

۱......امام ابن حجر نے فتح الباری (۸/۴۹۰) میں اختمرن کی تفسیر میں یہ بتلایا ہے کہ اس سے مراد انہوں نے اپنے چہرے چھپا لئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فرمایا ہے کہ یرحم اللہ نساء المھاجرات الأوّل لما نزلت : (ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن) شققن مروطھن فاختمرن بھا اللہ تعالیٰ ہجرت میں پہل کرنے والی عورتوں پر رحم فرمائے کہ اللہ نے جب درج ذیل آیت نازل کی (وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ) اور وہ عورتیں اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈال لیں تو (فوراً) انہوں نے اپنے چادر کے ٹکڑے کئے اور ان سے اپنے چہرے ڈھانپ لئے۔

اس حدیث کو امام بخاری نے اپنی صحیح اور حضرت ابوداؤد نے اپنی سنن، اور ابن جریر نے اپنی تفسیر (جامع بیان القرآن) اور حاکم نے مستدرک اور بیہقی نے السنن الکبریٰ میں درج کی ہے۔

اس کے علاوہ ہمارے بزرگ علامہ حضرت محمد امین اضواء البیان (۶/ ۵۹۴-۵۹۵) میں یوں رقم طراز ہیں:

درج بالا صحیح حدیث اس بات کو واضح کررہی ہے کہ تمام صحابیات نے (وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ) سے یہ سمجھا کہ وہ اپنے چہرے چھپالیں تو فوراً انہوں نے اپنے چادر کے ٹکڑے کئے اور اللہ کے حکم کی تعمیل میں اپنے چہرے چھپالئے۔

مذکور تحقیق سے سنجیدہ اور منصف (عقلی توازن رکھنے والا) فرد یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ عورت کا اجنبیوں سے چہرہ چھپانا صحیح احادیث سے ثابت ہے جو کہ اللہ کی آیت کی تفسیر بیان کرتی ہیں۔ اور اسی لئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان عورتوں کی تعریف کی کہ انہوں نے اس آیت کی مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کی کیونکہ عادۃً وہ دین کی ہر نا معلوم چیز رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کرتی تھیں۔ اور اللہ عزوجل نے ارشاد بھی فرمایا ہے: (وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ) ترجمہ: اور ہم نے آپ کی طرف قرآن نازل کی تا کہ آپ لوگوں کو بتلائیں کہ ان کے ہاں کیا کچھ نازل کی گئی ہے۔

ان صحابیات کے لئے یہ بات ممکن نہیں تھی کہ وہ اپنی طرف سے آیات کی تفسیر کرسکیں۔ ان عورتوں کی مدح میں امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں حضرت ابن ابی حاتم کے حوالے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے حضرت عبداللہ بن عثمان بن خثیم کی روایت حضرت ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے جس سے اس امر کی وضاحت ہے اور وہ روایت یوں ہے: حضرت صفیہ نے فرمایا ہے کہ ہم نے (ایک مرتبہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے روبرو قریش کی عورتوں کا ذکر کیا اور ان کا مرتبہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا:

کہ قریش کی عورتیں بڑی فاضل ہیں مگر میں نے انصار کی عورتوں سے کسی اور کو افضل نہیں پایا ہے جو کہ کتاب اللہ کی زیادہ تصدیق کرتی ہیں اور نازل شدہ احکام پر زیادہ ایمان و یقین رکھتی ہیں۔ جب اللہ نے سورہ نور کی یہ آیت نازل فرمائی (وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ) وہ عورتیں اپنے گریبانوں اور دامنوں پر چادر ڈال لیں۔ تو فوراً انصار کے مردوں نے ان عورتوں کے پاس اس آیت کے نزول کی خبر سنائی تو ساری عورتوں نے (فوراً عمل کرتے ہوئے) اپنی چادریں اوڑھ لیں اور نماز صبح باپردہ اور پرسکون حال میں اس طرح ادا کرنے لگیں کہ ان کے سروں پر گویا کہ کوے بیٹھے ہوئے ہیں۔

اس عمل حسن کی وضاحت امام بخاری کی روایت میں ابھی آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) جیسی دانا، علم و تقوی والی خاتون نے ان عورتوں کی کیسی بھرپور تعریف کی۔ انہوں نے ان سے زیادہ احکام کتاب اللہ پر ایمان و یقین، عمل و عرفاں والی اور کسی کو نہیں دیکھا ہے۔ انہوں نے یہ اچھی طرح سمجھا کہ چہرے چھپانا بہت ضروری ہے اور اجنبی مردوں سے پردہ کرنا احکام کتاب اللہ کی تصدیق و تسلیم ہے!

اب نہایت اچھنبے کی بات ان علم کے دعویداروں پر ہے جو یہ دعوی کرتے ہیں کہ قرآن اور حدیث میں ایسی کوئی دلیل نہیں ہے کہ اجنبی مردوں سے عورت اپنا چہرہ چھپائے!

ابھی آپ نے اس پر صحابیات کا عمل دیکھا کہ انہوں نے قرآن پر عمل کرتے ہوئے حکم الٰہی کے سامنے کس پابندی سے سر تسلیم خم کیا۔ اور نیز صحیح بخاری کی روایت نے بھی اسی حقیقت کو ثابت کیا۔ تو اب یہ سب سے واضح اور بڑی دلیل ہے کہ اس طرح کا پردہ تمام مسلمان عورتوں پر ضروری ہے۔

(۴)...... چوتھی حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی واقعہ افک سے متعلق روایت ہے کہ آپ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا وکان صفوان یرانی قبل الحجاب فاستیقظت باسترجاع حین عرفنی ......(الحدیث) کہ (قافلے سے پیچھے رہ جانے والے صحابی) حضرت صفوان رضی اللہ عنہ مجھے پردے کے حکم سے پہلے دیکھ چکے تھے۔ (اندھیرا چھٹ گیا) تو انہوں نے مجھے پہچان کر (انا للہ و انا الیہ راجعون) پڑھی تو اس آواز سے میں جاگ اٹھی اور اپنے چہرے پر چادر ڈال لی۔ یہ روایت بخاری اور مسلم کی صحیح کتابوں میں ہے۔

(۵)...... **پانچویں حدیث:** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ان کے رضاعی چچا أفلح أخو أبی القیس کے ساتھ پیش آیا ہوا واقعہ ہے کہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد ایک مرتبہ وہ آپ کے گھر آئے اور اندر آنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اجازت نہیں دی تاوقتیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اجازت دی، کیونکہ وہ ان کے رضاعی چچا تھے۔ (متفق علیہ)

اس حدیث کی شرح[1] میں حضرت حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس حدیث میں اجنبی مردوں سے عورت کا باپردہ ہونا ثابت ہے۔

(۶)...... **چھٹی حدیث:** کن نساء المؤمنات لیشهدن مع رسول الله – صلی الله علیه وسلم – صلاة الفجر متلفعات بمروطهن ثم یتقلبن الی بیوتهن – الحدیث

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ ایمان والی چادر اور برقعہ پوش عورتیں رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں صبح کی نماز سے فارغ ہو کر اپنے گھروں کو واپس ہوتی تھیں کہ ابھی اندھیرا باقی رہتا تھا اور انہیں کوئی (پردے کے اندر سے) پہچان نہیں پاتا تھا۔ (متفق علیہ)

(۷)...... **ساتویں حدیث:** حدیث أم عطیه، أن النبی صلی الله علیه وسلم – لما أمر بإخراج النساء إلی مصلی العیدقلن: رسول الله! إحدانا لایکون لها جلباب. فقال النبی صلی الله علیه وسلم – لتلبسها أختها من جلبابها –

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے عورتوں کو بھی عیدگاہ لے جانے کا حکم دیا ہے تو انہوں نے آپ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہماری چند عورتوں کو چادر

---

[1]...... دیکھئے فتح الباری (۹/ ۱۵۲)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(یا برقعہ) ہی میسر نہیں ہوتا تو کیا کیا جائے؟ تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ (ایسی حالت میں) اس عورت کی بہن اس کو اپنی چادر پہنائے (یا اس کو اپنی چادر میں جگہ دے)۔ متفق علیہ

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ عورت کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے گھر سے بغیر پردے کے نکلے۔ عہد نبوت میں عورتوں کا یہی عمل تھا۔

(۸)......**آٹھویں حدیث**: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ: "**مَنْ جر ثُوبَهُ خَيلَاء لَمْ يَنظُرِ الله إليه يوم القيامة**"۔

ہر وہ شخص جس نے تکبر و غرور سے اپنی ازار گھسیٹتا پھرے گا تو اللہ تعالیٰ (اس بدنصیب کی طرف) روز قیامت میں دیکھے گا نہیں۔ تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ تو عورتیں اپنی دامنوں کا کیا کریں گی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ ایک بالشت بھر اپنے دامن نیچی کرسکتی ہیں۔ تو حضرت ام سلمہ نے اس اندیشے کا اظہار کیا کہ پھر ان کے قدم نظر آ جائیں گے تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (اگر ایسی بات ہے تو) ایک ہاتھ وہ نیچے لٹکائیں گی اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں ہے۔

امام احمدؒ نے اپنی مسند اور اصحاب السنن نے اس حدیث کو بیان کیا اور امام ترمذی نے اس کی سند کو حسن اور صحیح بتلائی ہے۔

اس حدیث سے ہم دو طرح کا استدلال کریں گے۔

(۱) اجنبی مرد کے لئے عورت سراپا پردہ ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے دونوں قدم بھی چھپانے کا حکم دیا۔ اور اسی ضابطے کی تکمیل کی خاطر برقعے اور دامن کو زمین پر لٹکانے کی اس کو اجازت بھی دی ہے۔

(۲) چہرہ کھلا رکھنا قدموں سے زیادہ فتنے کا سبب ہے۔ جب قدم چھپانا ضروری ہے تو چہرہ بدرجہ اولی چھپانا چاہیئے۔ اور اللہ علیم و خبیر کی حکمت کا یہ تقاضا نہ ہوگا کہ معمولی عضو چھپانے کا حکم دے اور چہرہ (جو اعضاء جسمانی کا سرتاج ہے) جس سے فتنے کا بے حد ڈر ہے، اس کو کھلا رکھا جائے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۹)......نویں حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ: **المرأة عورة فإذا خرجت استشرفها الشیطان**...... الحدیث۔

عورت سراپا پردے کی چیز ہے، جب کبھی وہ گھر سے باہر جائے گی، تو شیطان اس کے قریب ہوگا۔ اور وہ اپنے رب کی رحمت سے زیادہ قریب اس حالت میں ہوگی جب اپنے گھر کے اندرونی حصے (تہ خانے) میں ہوگی۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے اپنے سنن، ابن حبان نے اپنی صحیح اور طبرانی نے معجم کبیر میں درج کیا ہے۔

اس حدیث سے وجہ استدلال یہ ہے کہ عورت جب پوری طرح چھپے رہنے کی چیز ہے تو ہر اس عضو کو چھپانا چاہیۓ جس پر عورت کا نام صادق آۓ!

حضرت ابوطالب (جو امام احمد کے ہونہار شاگرد ہیں) انہوں نے امام احمد سے روایت کی ہے کہ: ''عورت کا ناخن پردہ ہے، تو جب کبھی وہ اپنے گھر سے نکلا کرے گی تو اس کے جسم کا کوئی حصہ نظر نہ آۓ حتی کہ اس کا موزہ ہی کیوں نہ ہو۔

امام احمد ہی سے ایک اور روایت ہے کہ عورت کا ہر حصہ پردہ ہے حتی کہ اس کا ناخن بھی کیوں نہ ہو۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اس کو اپنے ہاں ذکر کیا ہے اور اس بات کی نشان دہی کی ہے کہ وہ امام مالک کا قول ہے۔

(۱۰)......دسویں حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے **إیاکم والدخول علی النساء! فقال رجل من الأنصار: یا رسول اللہ! أفرأیت الحمو؟ قال: الحمو الموت!**

کہ اے لوگو! تم عورتوں کے ہاں نہ جایا کرو (جب کہ وہ تنہا رہیں) تو ایک انصاری نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! دیور یا جیٹھ کے بارے آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ دیور اور جیٹھ تو موت[1] ہے۔ (متفق علیہ)

---

[1]......موت کی طرح اس کا خطرہ اور نقصان بھی یقینی ہے۔ واللہ اعلم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یہ حدیث پردے کے فرض ہونے کی دلیل ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اجنبی مردوں کو) عورتوں کے ہاں آنے جانے سے منع فرمایا ہے اور شوہر کے بھائیوں کو موت سے تشبیہ دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول میں سخت تنبیہ ہے تو اجنبی مرد غیر عورتوں کے ہاں نہ جایا کرے (اور بالکل) خلوت اختیار نہ کرے۔ اگر ان سے کوئی چیز لینی اور مانگنی ہو تو پردے کے آڑ میں ہو۔ اس کے باوجود اگر وہ عورتوں کے پاس آتا جاتا ہے تو گویا کہ اس نے پردے کے حد کو توڑ دیا۔ اس حکم میں امت کی ساری عورتیں برابر کی شریک ہیں۔ اور (فاسألوهن من وراء حجاب) والا حکم الٰہی سب کیلئے ہے۔

(۱۱)......اپنی منگیتر کو دیکھنے کی اجازت پر حدیثیں بے شمار ہیں جنہیں حضرت ابو ہریرہ، جابر، مغیرہ، محمد بن مسلم، ابوحمیدہ رضی اللہ عنہم کے علاوہ بہت سارے صحابہ نے روایت کی ہے۔

ان میں سے ہم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت یہاں بیان کریں گے کہ انہوں نے کہا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "إذا خطب أحدكم المرأة فان استطاع أن ينظر إلى مايدعوه إلى نكاح ها فليفعل" تم میں سے کسی نے اگر کسی عورت کا ہاتھ مانگ لیا تو اس سے شادی پر آمادہ کرنے والی کسی چیز (یا ادا) دیکھنا ممکن ہو تو دیکھ لے۔ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک لڑکی سے شادی کا عزم مُصمم کیا اور اس کی تاک میں لگا رہتا تھا تو میں نے اس سے وہ چیز دیکھی تو مجھے نکاح پر بے بس کر دیا اور میں نے اس سے شادی کر لی۔ امام احمد، ابوداود اور حاکم رحمۃ اللہ علیہم نے اس حدیث کو بیان فرمایا اور امام حاکم نے اس کی سند کو امام مسلم کی شرط پر صحیح گردانا ہے۔

مضمون حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ:

(۱) عورتوں کا چھپا رہنا اور اجنبیوں سے ان کا پردہ کرنا ہی حقیقت ہے۔

(۲) منگیتر اپنی ہونے والی بیوی کا دیکھنا پردے کی فرضیت کی دلیل ہے اور اگر ان عورتوں کے چہرے ہمیشہ کھلے رہیں تو اس رعایت کا کوئی فائدہ نہیں۔

(۳) آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنی ہونے والی بیوی کو کس طرح

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گھات میں رہ کر دیکھنے کی مشقت برداشت کی۔ اگر ان عورتوں کے چہرے کھلے رہتے تو حضرت جابر ﷛ کو یہ ساری محنت ومشقت برداشت کرنے کی ضرورت نہ پڑتی تھی۔

چنانچہ علامہ احمد محمد شاکر رحمہ اللہ نے مسند احمد کی تحقیق ۱۴/۲۳۶ میں مخطوبہ عورت (جس سے شادی طے ہے) کو دیکھنے پر دلالت کرنے والی حضرت ابو ہریرہ ﷛ کی مروی حدیث پر تعلیق باندھتے ہوئے فرمایا ہے، یہ اور اس جیسی حدیث کو جو یوروپی تہذیب کے دلدادہ (گرویدہ) عورتوں کے اس زمانے کے کچھ بے ہودہ لوگ یہ کافر اور فاجر (دیوانے) شہوت کے بھوکے اس کے ناروا چیز پر حجت قائم کرتے ہیں اور اس کو اسلام کے صحیح معنی اور مفہوم، مراد ومطلب سے ہٹا کر یوں کہتے ہیں کہ اپنی منگیتر کو بنظر غائر مکمل طور پر دیکھنے (اور پرکھنے) کی اجازت ہے۔ حالانکہ سرسری طور پر اس کو دیکھنے کی شریعت نے اجازت دی ہے، اتنا ہی نہیں ان (عقل کے دشمنوں) نے اس مسئلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے عورت کے ان تمام اعضاء دیکھنے کو روا رکھا جو کہ ناجائز ہے، بلکہ اس کے ساتھ خلوت محرمہ سے آگے بڑھ کر میل جول اور صحبت (وغیرہ) کو غلط نہیں قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ ان سب کو اور اسی طرح ان کی عورتوں اور جو اس فعل سے راضی ہیں سب کو عطا کرے۔ ان تمام میں سب سے زیادہ گناہ ان کو ہوگا جو کہ اپنے آپ کو (پابند) دین دار بتلاتے ہیں جبکہ دین ان سے بری اور بیزار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان جھوٹے دعویداروں سے دور رکھے اور ہمیں صراط مستقیم کی ہدایت دے۔ ختم شد

تیسری دلیل: قیاس مطرد

قرآن اور حدیث کی رو سے تمام ایمان والی عورتوں پر پردہ بشمول چہرہ، دونوں ہاتھ وقدم کے واجب ہونے کے دلائل ونصوص کا ذکر ہوا۔ ان ہی نصوص کی بنیاد پر پردے کی مذکورہ کیفیت پر ایک اور دلیل قیاس مطرد ہے تاکہ عورتوں کے سامنے فتنے کے سارے دروازے بند کردئے جائیں تاکہ وہ فتنے کی زد میں نہ آئیں اور نہ فتنے کا سبب بنیں۔ پاکدامنی، شرم وحیا، غیرت اور خودداری وغیرہ اخلاق فاضلہ کی بقاء کے ساتھ ساتھ بے شرمی، بے غیرتی، عریانیت، بے حیائی، اجنبی مردوں سے اختلاط وغیرہ کو ختم کردے۔ ان قیاسات مطردہ کی تفصیل یوں ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

☆ شرم گاہ کی حفاظت اور نگاہ نیچی رکھنے کا حکم، کیونکہ چہرہ کھلا رکھنا جسم کو دیکھنے اور شرم گاہ کی حفاظت نہ کرنے کا سب سے بڑا پیش خیمہ ہے۔

☆ زمین پر عورت کا زور سے پیر مار کر چلنے پر عورت پر پابندی عائد کی گئی ہے، اگر کسی کی توجہ اس کی طرف کھنچ جائے اور اس کا چہرہ کھلا رہے تو یہ فتنے کا بڑا سبب ہے۔

☆ اجنبی مرد سے بات نرم انداز میں کرنے پر پابندی عائد کی گئی ہے تو چہرہ کھلا رکھنا تو اس سے زیادہ باعث فتنہ ہے۔

☆ دونوں قدم، ہاتھ، گردن، سر کے بال چھپانا نص (قرآنی آیات اور حدیث) سے اور اجماع کی رو سے ثابت ہے تو چہرہ کھلا رکھنے میں اندیشہ وفتنہ اور بڑھ کر ہے، یہ اور اس جیسے بے شمار قیاس کی صورتوں سے یہ ظاہر ہے کہ چہرۂ عورت اور اس کے دونوں ہاتھ چھپے رہنا اعلیٰ واولیٰ ہے اور اس امر میں کسی کو کوئی اعتراض نہ ہوگا اور تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔

☆ گذری ہوئی تفصیل سے ہر صاحب بصیرت (دانش مند) یہ نتیجہ اخذ کرسکتا ہے کہ تمام مسلمان عورتیں جن پر پردہ ضروری ہے وہ بشمول اس کے سارے جسم اور اس کی زینت کا ہے، اس حقیقت پر قرآن، حدیث اور قیاس صحیح نے دلالت کی اور اسی کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی مسلمان عورتوں اور اس زمانے کی جزیرۂ عرب و دیگر مسلم علاقوں کی عورتوں کا عمل رہا ہے۔

البتہ آج کل اکثر مسلمان علاقوں کی عورتیں اپنا چہرہ کھلا رکھتی ہیں، اس سے جسم اور اس کی زینت کے اظہار کی ابتداء ہوئی اور یہ برائی حد سے بڑھ کر بے حیائی، عریانیت، بے عزتی اور بدمزاجی تک پہنچ گئی اور یہ آفت ومصیبت چند عرب نصرانی اور یورو پی تہذیب کے گرویدہ مسلمانوں کے ذریعہ چودھویں صدی کے آغاز میں رونما ہوئی، لہذا جن مسلمان عورتوں کو بے پردگی، بے حیائی اور عریانیت کا روگ لگ چکا ہے تو ان کے شوہروں کو چاہئے کہ وہ اللہ سے ڈریں اور اس کے حکم کے مطابق عورتوں کا پردہ ڈوپٹہ، برقعہ اور چادر وغیرہ سے کروائیں، دینداری اور اسلامی غیرت کا یہی تقاضہ ہے اور تمام مسلمان عورتوں کو اس طرح کا پردہ اپنانا چاہئے اور اس میں اللہ تعالیٰ اور اس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کے علاوہ امہات المؤمنین کے نقش قدم پر چلنا بھی ہے۔

نوٹ: اس دین کو ماننے والے ہر مرد اور عورت کو مغربی تہذیب کے کھلے اور چھپے داعیوں سے بچتے رہنے کی سخت ضرورت ہے جو مسلمان عورتوں کی پاکبازی کا سرتاج پردہ چاک کر کے اجنبی مردوں کی آغوش میں ڈالنا چاہتے ہیں ان (دشمنوں) سے ہوشیار رہیں، مضبوط دینی بنیادوں کو ہلا دینے والی ان کی باتوں سے آگاہ رہیں، اپنی عورتوں کو ان کی بہکی باتوں سے بچا کر بے حیائی اور بے پردگی سے انہیں باز رکھیں۔ ہر مومن مرد اور عورت کو ہم یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ان بے پردگی کے داعیوں کے ہاں نہ کوئی معقول دلیل ہے اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے چلا آنے والا عمل ان کا ساتھ دیتا ہے۔

چوتھا مسئلہ

پردے کا ثواب اور اس کی فضیلتیں

اجنبی مردوں کے سامنے عورتیں اپنا سارا جسم اور اس کی زینت در پردہ رکھیں گی اس میں اللہ کی فرمانبرداری ہے جس پر انہیں اجر دیا جائے گا اور اس کی خلاف ورزی باعث سزا ہے اور ہتک پردہ ہلاک کرنے والے بڑے گناہوں میں سے ہے اور دوسرے بے شمار اور بڑے گناہوں کا پیش خیمہ ہے۔ مثال کے طور پر جسم کا کوئی حصہ قصداً ظاہر کرنا، یا اس پر لگائی ہوئی اسباب زینت کی نمائش اجنبیوں کے ساتھ میل جول، دوسروں کیلئے فتنے کا سبب بننا وغیرہ ہتک پردہ کے خمیازے ہیں۔ تو تمام مسلمان عورتیں اللہ کے احکام کی پابندی کریں، جس کیفیت کا پردہ اللہ نے ان پر فرض کیا ہے اس کو بجالائیں، شرم وحیاء، عفت و پاکبازی میں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور رضامندی ہے۔

چنانچہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: (وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَرَسُوْلَهُ أَمْرًا أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِ وَمَنْ يَّعْصِ اللهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِيْنًا)(الاحزاب/۳۶)

ترجمہ: اللہ اور اس کے رسول نے جب کسی معاملے کا فیصلہ کیا تو کسی مؤمن مرد، یا عورت کو اس میں کوئی اختیار نہیں ہے جو ان دونوں کی نافرمانی کرے وہ کھلی گمراہی کا شکار ہوا۔

جب یہ حکم ہے تو اس پردے کی فرضیت کے پیچھے بے شمار حکمتیں، بڑے راز، قابل تعریف فائدے اور بڑی مصلحتیں اور عظیم راز ہیں، ان میں سے چند حسب ذیل ہیں:

(۱)......**عزت و آبرو کی حفاظت**: پردہ عزتوں کی حفاظت کا شرعی نگران کار ہے، فتنہ فساد، سازش و شک کے اسباب کی روک تھام کرنے والا ہے۔

(۲)......**دلوں کی صفائی**: پردہ اہل ایمان کے دلوں کی صفائی کا ضامن ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے(ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ) وہ تمہارے اور ان عورتوں کے دلوں کی پاکی صفائی کا باعث ہے۔

(۳)......**مکارم اخلاق**: عفت وعصمت، شرم وحیاء، عزت وغیرت کا پردہ خود کفیل ہے اور پھر ان اعلیٰ اخلاقی معیاروں کو بگڑنے، برباد ہونے، برائیوں کی آلودگی سے محفوظ رکھنا ہے۔

(۴)...... **پردہ پاک دامنوں کی علامت ہے**: پردہ آزاد اور پاکدامن عورتوں کی شرافت، عفت وعصمت کی علامت ہے، ان پر بری اور شکی نظر پڑنے سے انہیں دور رکھتا ہے، چنانچہ ارشادگرامی ہے(ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ) وہ سبب ہے کہ نہ پہچانی جائیں اور پھر نہ ستائی جائیں اور یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ ظاہر کی پاکی باطن کی پاکی کی دلیل ہے اور پاکدامنی ہی عورت کا سرتاج ہے اور کسی گھر پر جب کبھی کسی پاکدامنی کا پرچم لہرایا تو سعادتوں نے اس کو اپنا لیا، اس موقع پر قابل ذکر شعر ہے جس کو نمیری نے حجاج بن یوسف کے سامنے پڑھا تھا:

يُخَمِّرْنَ أطراف البنان من التقى	وَيَخْرُجْنَ جُنْحَ الليل مُعْتَجِرَاتِ
وہ عورتیں اپنی انگلیوں کی پوروں (کناروں) تک چادر سے ڈھانپ لیتی ہیں	اور خوب اندھیری رات میں بھی پردے کے ساتھ گھر سے نکلتی ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۵)...... بے جا طمع اور شیطانی چالوں کو باز رکھنے والی چیز پردہ ہے، پردہ بے جا چھیڑ چھاڑ کی اذیت سے حفاظت کرتا ہے، عورتوں اور مردوں کی بیماریوں کا علاج ہے، ناجائز ارادوں کا قلع قمع کرتا ہے، نظروں کی چوریوں پر پابندی لگاتا ہے، عورت و مرد کی عزت وآبرو کا محافظ ہے، پاکدامن عورتوں کو گندی تہمتوں کے شکار ہونے سے بچاتا ہے، بری باتیں، چہ میگوئیاں، شک وشبہ جیسی شیطانی چالوں سے باز رکھتا ہے، کسی نے کیا خوب کہا ہے:

حُورٌ حَرَائِرُ مَا هَمَمْنَ بِرِيْبَةٍ   كَظِبَاءِ مَكَّةَ صَيْدُهُنَّ حَرَام

بڑی آنکھوں والی خوبصورت عورتیں جو شک وشبہ کے ارادے سے محفوظ ہیں،   مکہ (مکرمہ) کی ہرنوں کی طرح ہیں جن کا شکار حرام ہے۔

(۶)...... حیاء (شرم) کی حفاظت: حیاء ہی میں حیات ہے، اللہ تعالیٰ جن بندوں کو عزت و شرافت سے نوازنا چاہتا ہے تو شرم وحیاء کا زیوران کی زینت بناتا ہے جو خصال حمیدہ پر آمادہ کرتا ہے اور نچلی اور بری باتوں سے باز رکھتا ہے۔ حیاء انسان کی عادت اور فطرت ہے، اسلامی کردار ہے، ایمان کے اجزاء میں سے ایک ہے، بعثت سے قبل عربوں کی پسندیدہ خصلت تھی، اسلام نے بھی اس کو برقرار رکھا اور انسانیت کو اسے اپنانے کی دعوت دی۔

چنانچہ (زمانۂ جاہلیت) کا ایک عرب شاعر عنترہ العبسی نے فرمایا ہے:

وَأَغُضّ طَرَفِي إِنْ بَدَتْ لِيْ جَارَتِي   حَتّٰى يُوَارِيْ جَارَتِيْ مَأْوَاهَا

میری لونڈی مجھے اگر نظر آجائے تو میں اپنی نگاہ نیچی کر لیتا ہوں،   یہاں تک کہ وہ اپنی پناہ گاہ میں چلی جائے

تو حیاء کا پراثر وسیلہ حجاب ہے، اس کو نہ اپنانا شرم وحیاء کو خیر باد کہنا ہے۔

(۷)...... عورت کی بے پردگی، کھلے گھومنے پھرنے، اجنبیوں سے میل جول وغیرہ کو اسلامی معاشرے سے دور رکھنے والی چیز پردہ ہے۔

(۸)...... بدکاری کی عام اجازت اور زناکاری سے: حجاب، اکسیر کا کام کرتی ہے، اس سے عورت ہر چاٹنے والے کی برتن بن نہیں پاتی ہے۔

(۹)...... عورت سراپا پردہ ہے، اسی میں اس کا تقویٰ ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَابَنِيْٓ اٰدَمَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِیْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ)(الاعراف/۲۶)

حضرت عبدالرحمٰن بن اسلم نے اس آیت کی تفسیر یوں کی ہے: آدمی اللہ سے ڈرے اور اپنی شرم گاہ محفوظ رکھے، تقوے والا لباس یہی ہے۔اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دعا ثابت ہے اور وہ یہ ہے:

''اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَآمِنْ رَوْعَاتِیْ '' اے اللہ! میرے پردے کے اعضاء کو چھپادے اور حالات خوف میں امن وسکون عطا فرما: آمین۔

(۱۰)......غیرت کی حفاظت کا مفصل بیان اِن شاء اللہ اصل عاشر (دسویں اُصل) کے فقرے میں ہوگا۔

اصل چہارم

عورت کا گھر کے اندر ہی رہنا اس کی اصلیت ہے۔

عورت کا گھر کے اندر ہی رہنا اس کی اصلیت اور حقیقت ہے، حسب ضرورت اس کے نکلنے پر چھوٹ ہے۔

اصل میں عورت کو گھر ہی میں رہنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے(وَقَرْنَ فِیْ بُيُوْتِكُنَّ)(الاحزاب/۳۳) (اے عورتو!) تم اپنے گھروں کے اندر ہی رہا کرو!

ان کے حق میں شریعت کی یہی تقسیم ہے، گھروں سے نکلنا اللہ کی طرف سے ان کی رخصت ہے جو بقدر ضرورت ہوگی، اسی مناسبت کا ذکر اللہ نے مذکورہ آیت کے دوسرے حصہ میں فرمایا ہے (وَلَاتَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى)یعنی زمانہ جاہلیت کی عورتوں کی طرح بن ٹھن کر، خوشبو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لگا کر گھومتی پھرتی نہ رہا کرو۔ لہٰذا اجنبیوں کے سامنے آنے اور ان سے میل جول وغیرہ سے بچ کر گھروں کی دیواروں اور تہ خانوں میں بند رہنے کا انہیں حکم ہے اور اگر کسی ضرورت سے وہ غیر مردوں کے سامنے نکلتی ہیں تو ان کا سارا جسم اور اس کی زینت، زیبائش و آرائش در پردہ ہونی چاہئے۔ جو شخص قرآن کریم کی آیتوں پر غور کرے گا تو یہ پائے گا کہ تین آیتوں میں گھروں کی نسبت اور اضافت ان کی ذاتوں کے ساتھ کیا گیا ہے جبکہ گھر، اصل میں یا تو ان کے شوہروں کے ہیں یا پھر ان کے اولیاء امور کے ہیں! چونکہ وہ ہمیشہ گھروں میں ہی رہا کرتی ہیں اس لئے گھروں کا تعلق ان سے کیا گیا ہے، (واللہ اعلم)۔ چنانچہ پہلی آیت (وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ) (الاحزاب/۳۳) تم اپنے گھروں کے اندر ہی رہا کرو، دوسری آیت (وَاذْكُرْنَ مَايُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةَ) (الاحزاب/۳۴) یاد کرو تم حکمت (دانائی اور مصلحت) اور ان اللہ کی آیتوں کو جو تمہارے گھر تلاوت کی جاتی ہیں۔

تیسری آیت: (لَاتُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ) (الطلاق/۱) تم ان عورتوں کو ان کے گھروں سے باہر نہ نکالا کرو، اس اصل کی حفاظت کی وجہ مندرجہ ذیل شرعی مقاصد حاصل ہوتے ہیں۔

(۱) انسانی حالت اور رب العالمین کی شریعت کی پابندی وغیرہ مرد اور عورت کے وظائف (Duties) کا عادلانہ نظام یہ ہے کہ عورت کی ذمہ داری اندرون خانہ ہے تو مرد بیرونی کام سنبھالے گا۔

(۲) شریعت کا تقاضہ ہے کہ اسلامی معاشرہ انفرادی ہے تو عورت کا اپنا خاص معاشرہ ہوگا جو گھر کے اندر تک محدود ہوگا اور اسی طرح مرد کا بھی ایک خاص و منفرد معاشرہ ہوگا جو گھر کے باہر تک محدود ہوگا۔

(۳) گھر کے فرائض بجالانے میں ہی عورت کا چین وسکون ہے، چنانچہ اس کے وقت کا صحیح مصرف اور حقیقی خوشی اس کے مندرجہ ذیل گھریلو فرائض انجام دینے میں ہے کہ وہ ایک بیوی ہے جو شوہر کا گھر سنبھالتی ہے، اس کی دیکھ بھال، اس کے حقوق اور بقیہ افراد خانہ کے حقوق کی ادائیگی، کھانا، پینا اور لباس کا بروقت مہیا کرنا، بچوں کی ماں بن کر ایک اچھی نسل تیار کرنا، اس کی اپنی خوش نصیبی ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک ثابت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''المرأۃ راعیۃ فی بیت زوجھا ومسئولۃ عن رعیتھا'' (متفق علیہ)

عورت اپنے شوہر کے گھر کی ذمہ دار اور محافظ ہے اور اسی طرح افرادخانہ کی بھی وہ ذمہ دار ہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ نے اس پر نماز اور دیگر طاعتیں فرض کی ہیں ان کی ادائیگی گھر میں رہ کر ہی بخوبی انجام دے سکتی ہے، اسی لئے اللہ نے گھر کے باہر کی ذمہ داریوں سے اس کو باز رکھا، جمعہ و دیگر باجماعت نمازوں کی پابندی سے سبکدوش کیا اور فریضہ حج کی ادائیگی کیلئے وجود محرم کو شرط قرار دیا۔

حضرت ابو واقد اللیثی رضی اللہ عنہ کی روایت سے ایک حدیث ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی بیویوں سے فرمایا:

''ھذہ ثم ظھور الحصر'' اب اس کے بعد تمہیں گھر کی حصیروں پر ہی بیٹھے رہنا ہے، اس کو امام احمد اور ابو داؤد دونوں نے روایت کی ہے۔

اس حدیث کی شرح میں امام مفسر کبیر، محدث عظیم ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں فرمایا: یعنی تم اپنے گھر کی حصیروں پر ہی رہا کرو، اور گھروں سے نہ نکلو۔ اور حضرت علامہ احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے عمدۃ التفسیر ۳/۱۱ میں فرمایا:

(حج سے اللہ کا بے حد قرب حاصل ہوتا ہے، اس کے باوجود عورت کیلئے زندگی میں ایک مرتبہ حج کی ادائیگی کے بعد دوبارہ کرنے پر اسے ابھارا نہیں گیا ہے، تو اس زمانے کے اسلامی دعویدار، عورتوں کی چال پر غور فرمایئے کہ وہ کس آزادی سے شہر در شہر گھومتی رہتی ہیں کہ نوبت یہاں تک آ پہنچی کہ وہ اللہ کی نافرمان اور بے پردہ ہو کر گندے اور عریاں لباس میں بغیر محرم کے بالکل اکیلی ہو کر منکرین رب کے ملکوں کو جایا کرتی ہیں، فرض کیجئے کہ ان کے ساتھ اگر ان کا شوہر یا پھر کوئی اور محرم ہوتا ہے تو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے گویا کہ اس کا رہنا نہ رہنا دونوں برابر ہے، تو اب میں یہ سوال کرتا ہوں کہ (غیرت مند) مرد کہاں اور کس مہم میں چلے گئے؟ مرد کہاں کھو گئے؟۔ ختم شد

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو فریضہ جہاد کا پابند قرار نہیں دیا، یہی وجہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نے کبھی کسی عورت کیلئے نہ جنگی مورچہ قائم کیا اور نہ آپ کے بعد خلفائے راشدین نے ایسا کیا، کبھی ایسا نہ ہوا کہ عورت جنگ کرنے کیلئے بلائی گئی اور نہ کوئی جنگی مہم اس کے حوالے کی گئی، بلکہ عورتوں کے ذریعہ کامیابی کے خواب دیکھنا اور زیادہ تعداد میں میدان جنگ میں انہیں جمع کرنا اس قوم کی کمزوری اور کم عقلی تصور کی گئی ہے۔

چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! کیا بات ہے کہ مرد جنگ لڑتے ہیں اور ہم جنگ نہیں کر پاتیں؟ اور ہمیں ترکے کے مال میں مرد کا آدھا حصہ دیا جاتا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر درج ذیل آیت نازل فرمائی:

(وَلَا تَتَمَنَّوْا مَافَضَّلَ اللّٰہُ بِہٖ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ) اللہ نے کسی چیز کے ذریعہ تم میں سے کسی کو کسی پر فوقیت دی ہے تو تم اس کی تمنا مت کرو!

امام احمد نے اپنی مسند اور امام حاکم نے مستدرک میں اس حدیث کو صحیح سند سے درج کیا ہے۔

علامہ احمد شاکر نے اس حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے عمدۃ التفسیر (۳/ ۱۵۷) میں یوں لکھا ہے:

(یہ حدیث اس زمانے کے ان جھوٹے اور پاکھنڈوں کے گال پر طمانچہ ہے جن کی دلچسپی اور تمنا ہے کہ مسلمانوں میں (زنا اور بدکاری) کو عام کرنا ہے، تو وہ عورتوں کو اس کی محفوظ جگہ اور پردہ گاہ سے نکالتے ہیں اور پھر انہیں نظام عسکریت کا پابند بناتے ہیں ہاتھوں اور رانوں پر سے کپڑے اتارتے ہیں، سامنے اور پیچھے کے اعضاء نسوانیت نمایاں نظر آتے ہیں الغرض بے حرمتی اور بدکارانہ حالت کا انہیں نمونہ بناتے ہیں اور اس طرح انہیں ان جوان سپاہیوں کی نذر کرتے ہیں جو عیاش اور ملعون ہیں اور فوج میں رہ کر عورتوں سے محروم ہیں، یہود اور انگریزوں کی بدکاری سے ان کی پوری مشابہت ہے، ان سب پر تاروز قیامت اللہ کی لعنتوں کا سلسلہ جاری رہے۔) ختم شد

(۵)......شریعت مطہرہ نے عورت کی عفت وعصمت، وقار وحشمت کا اعتبار کرتے ہوئے گھریلو وظائف (Home affairs) ان کے حوالے کئے، پردے اور پردہ میں رہ کر ہی انہیں ادا کرنا ممکن ہے اور اگر عورت مرد کے دوش بدوش گھر کے باہر کے کام کرنے لگے گی تو نتیجہ یہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوگا کہ یا تو سرے سے کام کا کوئی مقصد برآ نہیں ہوگا یا پھر وہ بگڑ جائے گا اور اس کا ایک دوسرا پہلو یہ ہوگا کہ مرد کے کاموں میں اس کا حصہ لینا اس کے ساتھ رسہ کشی کے مترادف ہوگا اور وہ عورت کی دیکھ بھال کرنے سے اس کو آزاد کرنا ہوگا اور اس کے حقوق کی پامالی ہے۔ کیونکہ مرد کی زندگی کے صرف دو ہی میدان ہیں:

(۱) کمانا اور رزق کی تلاش جاری رکھنا، محنت ومشقت کے ساتھ زندگی کی تعمیر میں سعی پیہم کرنا اور یہ سارا کام گھر کے باہر کا ہے اور یہ عالم خارجی ہے۔

(۲) راحت واطمینان، چین وسکون کا حصول اور یہ گھر کے اندر ہی ممکن ہے، جب عورت گھر کے باہر جایا کرے گی تو مرد کے عالم داخل کا معاملہ درہم برہم ہو جائے گا، نظام بگڑ جائے گا اور پھر میاں بیوی دونوں میں بہت سی الجھنیں اور دشواریاں پیدا ہوں گی، نتیجہ یہ ہوگا کہ اس گھر کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے، چنانچہ ایک عربی مقولہ ہے:

"الرجل یَجْنی و المرأۃ تَبْنی"۔ مرد بگاڑتا ہے اور عورت بناتی ہے۔

اسلام دین فطرت ہے اور بے شک عام فلاح و بہبودی کے کام انسانی فطرت وسعادت سے جداگانہ نہیں ہیں، لہٰذا عورت کو انہی کاموں کی اجازت دینی چاہئے جو اس کی نسوانیت کی فطرت اور طبیعت سے میل کھاتی ہوں، کیونکہ وہ ایک ایسی بیوی ہے جو گھر کی مالکن ہے اور آگے چل کر حاملہ بنے گی، پھر وہ بچے کو جنم دے گی اور دودھ پلائے گی اور بچوں کی پرورش کرے گی اور پھر انسان کے مدرسۂ اول (گھر) کے ذریعہ ایک اچھی نسل تیار کرے گی۔

اب یہ بات اچھی طرح واضح ہوگئی کہ عورت کی عزت اور حفاظت اس کے گھر میں ہی رہنے میں ہے، اس لئے اللہ نے گھر کی حفاظت شک وشبہ کی رسائی سے عورت کی حفاظت ہر حال میں کی، کسی کے گھر جانے سے پہلے اجازت لینے کا حکم دیا گیا تا کہ اچانک کوئی کسی کے گھر داخل نہ ہو اور عورت کے کسی پردے کی جگہ پر نظر نہ پڑے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

(یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَاتَدْخُلُوْا بُیُوْتًا، غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَھْلِھَا .... تا آخر: (وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَاتُبْدُوْنَ وَمَا تَکْتُمُوْنَ) (سورۃ نور ۲۷۔۲۹)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے علاوہ اوروں کے گھروں میں نہ جاؤ جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور وہاں کے رہنے والوں کو سلام نہ کرلو، یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے شائد کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

اور اگر تم وہاں کسی کو نہ پاؤ تو اجازت دیئے جانے تک اندر مت جاؤ۔

اگر تم کو وہاں سے لوٹ جانے کو کہا جائے تو لوٹ ہی جاؤ وہ تمہارے لئے بہتر ہے پاکیزہ ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے۔ اور تم پر کوئی حرج نہیں ہے کہ تم غیر آباد گھروں میں داخل ہو اور اگر ان میں تمہارے لئے کوئی کارآمد چیز بھی ملے۔ اور اللہ اس کو جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو۔

اور بے شمار حدیثوں سے ثابت ہے کہ بغیر اجازت کوئی کسی کے گھر جھانکنے والے کی آنکھ بھی پھوڑ دی جائے تو کوئی بات نہیں، اور اجازت لینے والے کو چاہئے کہ وہ دروازے کے روبرو نہ کھڑے ہو بلکہ ذرا دائیں یا بائیں ہٹ کر آہستہ سے دروازہ کھٹکھٹائیں (یا دستک دیں) اور زبان سے کہیں: السلام علیکم، اور اگر اجازت نہ ملے تو تین مرتبہ اجازت لینے کا یہ کام دہرایا جاسکتا ہے۔ یہ سارا بندوبست اور انتظام مسلمان عورتوں کی حفاظت کیلئے کیا گیا ہے، اب ان کا کیا حال بیان کیا جائے جو عورت کو ننگی اور بے پردہ کرنا چاہتے ہیں اور مردوں کے ساتھ ان کا میل جول بڑھانا چاہتے ہیں! حالانکہ اللہ کے بندوں کو چاہئے کہ وہ اس کے احکام کی تعمیل کریں اور اس کی اطاعت اپنے لئے ضروری سمجھیں۔

(اور یہ خوب جان لینا چاہئے کہ) عورت بغیر ضرورت کے گھروں کے باہر جانا شروع کرے گی تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ عورتوں پر مردوں کا بس نہیں چلتا یا پھر وہ کمزور پڑ گئے ہیں، اس لئے ہم ہر شادی کی رغبت رکھنے والے نوجوانوں کو یہ نصیحت کریں گے کہ وہ اچھی اور نیک عورت کا انتخاب کرے اور وہ بے دھڑک گھروں میں آنے اور جانے والی عورت سے پرہیز کرے جو آوارہ گردی کے لئے مرد کی غیر حاضری کی تاک میں رہتی ہے، عورتوں کی اس غلط عادت کی شناخت گھر کے ماحول اور اس خاندان کی عورتوں کی روش، چال وچلن سے ہوسکتی ہے!

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پانچویں اصل

عورت کا اجنبی لوگوں سے میل جول حرام ہے!

بے شک عورت کی عفت و پاک دامنی اس کا پردہ ہے۔ اختلاط (اجنبی مردوں سے میل جول) اس کو چاک کر دیتا ہے۔ اسی لئے اسلام عورت اور اجنبی مردوں کو ایک دوسرے سے دور رکھنا چاہتا ہے کیونکہ اسلامی معاشرہ باہمی اور مخلوط نہیں ہے بلکہ منفرد (اور الگ تھلگ) معاشرہ ہے۔ چنانچہ مردوں کی الگ سوسائٹیاں ہیں اور عورتوں کی اپنی الگ سوسائٹیاں ہیں اور وہ (عموماً) مردوں کے پاس کسی ضرورت کی بناء گھر سے نکلنے کے آداب اسلامیہ کی پابندی سے جاتی ہیں!

یہ سارا انتظام عزت و آبرو، نسل و خاندان کی عزت و شرافت، حسب و نسب کی حفاظت کے لئے کیا گیا ہے، تاکہ عورت شک اور اخلاق رذیلہ کے شبہ سے دور رہے اس کے گھریلو ذمہ داریوں سے اس کو باز نہ رکھا جائے۔

چنانچہ اس کو اختلاط اور باہمی میل جول سے منع کر دیا گیا چاہے تعلیم کے میدان میں ہو یا عمل کے میدان میں ہو، اور اس طرح کانفرنس اور سمینار، یا عام و خاص اجتماعات وغیرہ میں شرکت کی اجازت بھی نہیں دی گئی۔ چونکہ عورتوں پر حملے، دلوں کی کمزوریاں، نفس کی شرارتیں، مردوں کی نسوانی روش، عورتوں کا مردانہ پن، شرم و حیاء کا جنسین میں ختم ہو جانا، پاک دامنی اور عورت کی آن، غیرت وغیرہ کا فقدان وغیرہ کے اسباب محض اس کے گھر چھوڑنے سے عمل میں آتے ہیں۔

لہٰذا اہل اسلام کو یہ سزاوار نہیں ہے کہ ان کی عورتیں اجنبی مردوں سے ملا کریں اسلامی سرزمیں پر اختلاط کی پہلی چنگاری اجنبی اور عالمی ملک گیر حکومتوں کے قیام مدارس سے اٹھی تھی۔ اس سلسلے کی پہلی کڑی بلاد اسلامیہ کے ایک حصے: لبنان پر ان کی پہلی فتح تھی۔ اس حقیقت کو میں نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اپنی کتاب میں مفصل بیان کیا ہے جس کا نام: المدارس الإستعمارية الأجنبية العالمية. تاريخها، و مخاطرها علے الأمة الإسلامية۔ عالمی اور اجنبی ملک گیر حکومتوں کے مدرسے، ان کی تاریخ، اور امت اسلامیہ پر ان کے خطرناک اثرات۔ تاریخ شاہد ہے کہ ان ہی مدارس نے ان ملکوں کے باشندوں کی ذلت و پستی اور ان کی عزتوں کو پامال کرنے میں کلیدی رول ادا کیا ہے۔

اور تاریخ اس بات پر بھی شاہد ہے کہ اختلاط اور آوارگی، تہذیب و تمدن کو ڈھا دینے اور حکومتوں کے زوال کے بڑے اسباب میں رہا ہے، مثال یونان اور رومان (Greece & Romania) کی تہذیبوں کی تبدیلی کا ہے، اور ایسے ہی نتیجے خواہش پرست قوموں اور گمراہ مذاہب کے بھی ہیں۔

چنانچہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی شاہکار تصنیف: الفتاوی (۱۴/ ۱۸۲) میں رقم طراز ہیں:

کہ سلطنت بنوامیہ کے اسباب زوال میں جعد معطل نامی شخص سرفہرست ہے۔

حضرت امام ابن قیم رحمۃ اللہ نے اپنی کتاب: "الطرق الحكميه" (ص ۳۲۴-۳۲۶) میں لکھا ہے (یہاں اس کا مختصر بیان پیش خدمت ہے):

فصل: ولی أمر (اور حاکم) کیلئے یہ ضروری ہے کہ بازاروں وغیرہ میں اجنبی عورتوں اور مرد آپس میں ملنے سے منع کرے۔ اور مردوں کے محفلوں میں انہیں آنے سے روکے۔ کیونکہ وہ ان کا محافظ ہے، اور ان کے میل جول سے بڑے فتنے کا ڈر ہے۔

چنانچہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "مَاتَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أضرّ علے الرِّجَالِ من النّساء": مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ نقصان دہ فتنہ میرے بعد کوئی اور نہیں ہوگا!

ایک اور حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا ہے: "لَكُنَّ حَافَّاتُ الطَّرِيقِ" تمہارے لئے راستے کے کنارے ہیں۔

اور حاکم کو چاہئے کہ وہ عورتوں کو زیب و زینت کے ساتھ، بن ٹھن کر نکلنے سے منع کرے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور اسی طرح انہیں ایسے کپڑے زیب تن کر کے نکلنے سے منع کرے جو پہن کر بھی عریاں ہوں جیسا کہ بالکل پتلے اور بے حد کشادہ لباس کا حال ہے۔ اور (اس کے علاوہ) چلتے پھرتے راستوں میں اجنبی مرد عورتوں سے، اور اجنبی عورتوں کو مردوں سے بات چیت کرنے سے بھی روکے۔

اور اگر حسن کی نمائش اور زینت کا اظہار کرنے والی (بے ہودہ) عورت کے لباس پر اصلاح کی خاطر رنگ وغیرہ چھڑکنا حاکم وقت مناسب سمجھے تو بعض فقہاء کرام نے اس کی اجازت دی ہے اور بہت اچھا کیا ہے۔ اور یہ ان کے مالی سزا کا ادنی درجہ ہے۔

حاکم وقت عورت کو گھر سے نکلنے پر پابندی لگا سکتا ہے جب کہ وہ بار بار نکلا کرتی ہے اور خاص کر بن ٹھن کر نکلتی ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو گویا کہ گناہ اور اللہ کی نافرمانی میں ان کی مدد کرنے کی طرح ہے، اور اس سے اس بارے میں اللہ کے ہاں پوچھ ہوگی۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مردوں کے راستوں پر عورت کو چلنے اور آپسی میل جول سے منع فرمایا ہے۔ لہذا ہر حاکم اور ذمہ دار کو آپ کی پیروی کرنی چاہئے!

اور حضرت خلال (احمد بن محمد ابو بکر) رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف جامع میں لکھا ہے کہ مجھے میرے استاذ حضرت محمد بن یحیٰی الکحال نے خبر دی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوعبداللہ (یعنی امام احمد بن محمد بن حنبل) سے کہا کہ میں ایک برے انسان کو عورت کے ساتھ دیکھا کرتا ہوں۔ تو آپ نے اس سے کہا کہ تم اس مرد کو اس حرکت سے روکو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے: ''أن المرأة إذا تَطَيَّبَتْ وَخَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا فهي زانية'' کہ عورت جب بھی خوشبو لگا کر گھر کے باہر جائے گی تو وہ (بدکار اور) زانیہ ہے۔

اور اسی طرح عورت نے اگر خوش بو لگائی ہے تو اس کو مسجد میں عشاء کی نماز کے لئے آنے سے روک دو۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''المرأة اذا خرجت استشرفها الشيطان'' جب بھی عورت گھر سے نکلے گی تو شیطان کا اس پر بس چلے گا۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اجنبی مردوں سے عورت کا میل جول ہر برائی اور مصیبت کی جڑ ہے۔ اور عام طور پر مختلف سزاؤں کا سبب بھی ہے۔ اور اسی طرح عام و خاص معاملوں کے بگڑنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ ہے۔ بدکاری مہلک امراض (ایڈز AIDS وغیرہ) کا بڑا سبب ہے۔

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کی فوج میں زانیہ عورتوں کا آنا جانا بڑھ گیا اور ان میں زنا اور بدکاری بڑھ گئی تو اللہ نے ان پر طاعون (جیسا مہلک مرض) مسلط کردیا تو آناً فاناً ایک ہی دن میں ستر ہزار آدمی مر گئے۔ یہ قصہ آپ تفسیر کی کتابوں میں مفصل طور پر مطالعہ کر سکتے ہیں۔

عام طور پر موت کے بڑے اسباب میں زنا کی کثرت ہے۔ اور یہ کثرت عورتوں کے اجنبی مردوں سے اختلاط اور ان کے اردگرد بن ٹھن کر بے پردہ آنے جانے کا نتیجہ ہے! اور اگر ان عورتوں کے ذمہ دار، اولیاء امور یہ جان لیں کہ اس طرح عورتوں کی آزادی میں دین تو درکنار دراصل دنیا اور دنیاداروں کی بگاڑ ہے لہٰذا وہ لوگ عورتوں کی بے جا آزادی پر سخت پابندی لگائینگے[1]

لہٰذا باہمی اختلاط کی فضاء ہموار کرنے والے اسباب، اور مردوں اور عورتوں میں دوری برقرار رکھنے والی سنت کو ختم کرنے والے ذرائع کا قلع قمع ضروری ہے، جن میں سے چند کی تفصیل حسب ذیل ہے:

☆ اجنبی عورت کے ہاں جانا اور خلوت (تنہائی) میں اس کے ساتھ وقت گزارنا حرام ہے۔ بے شمار صحیح احادیث اس حقیقت کو بیان کرتی ہیں۔ ڈرائیور (Driver)، نوکر (خادم Servant) اور ڈاکٹر وغیرہ کے ساتھ کسی غیر عورت کی خلوت بھی اس ضمن میں داخل ہے۔ کیونکہ خلوت کسی دوسری چیز کی طرف انسان کو منتقل کرسکتی ہے۔ جب کبھی نوکر کو گھر کی مالکن، ڈرائیور کو کسی بھی عورت کے ساتھ، ڈاکٹر کو اسپتال میں مریضہ کے ساتھ تنہا ملنے کا موقع مل جاتا ہے (تو شیطان کو ان موقعوں پر اپنا کرتب دکھانے کا (سنہرا) موقع مل جاتا ہے)

☆ محرم کے بغیر کسی بھی عورت کا سفر کرنا حرام ہے، اس کا ثبوت متواتر اور یقینی علم فراہم کرنے والی احادیث سے ہے۔

☆ اجنبی مرد اور عورت کا قصداً آپس میں دیکھنا قرآن اور حدیث کی بے شمار نصوص سے حرام ہے۔

☆ گھر میں صرف عورتیں ہی ہوں تو مردوں کا داخلہ ممنوع ہے اور اگر چہ وہ شوہر کے خونی رشتے دار، دیور اور جیٹھ ہی کیوں نہ ہوں۔ بات اگر ایسی ہو تو گھر کے مختلف مرد اور عورتوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کا ایک جگہ مل کر بیٹھنا کیسا ہوگا؟ کیونکہ عورتیں زیب و زینت، کپڑے زیور سے آراستہ ہوں گی، آنکھوں کو بھانے والے اعضاء کے نظر آنے کا اندیشہ ہوگا، بلا جھجک بات چیت، ٹھٹا مذاق وغیرہ کا ماحول ہو؟

☆ اجنبی عورت کا جسم مرد نہ چھوا کرے اور اگر چہ سلام کلام اور مصافحہ ہی کیوں نہ ہو۔

☆ مرد اور عورت کا ایک دوسرے سے مشابہت اختیار کرنا حرام ہے۔

☆ غور فرمایئے کہ اللہ نے عورت کو اس کے گھر ہی میں نماز پڑھنا فرض قرار دیا، اور یہ اسلام کے اعلیٰ شعائر ہیں۔ محلے کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر عورت کا گھر کی چار دیواری میں نماز ادا کرنا ہے۔ اور حدیث سے یہ ثابت ہے کہ وہ محلے کی مسجد میں نماز ادا کرے بہتر ہے اس بات سے کہ وہ مسجد نبوی میں نماز ادا کرے۔

اسی وجہ سے نماز جمعہ اور نماز (باجماعت) سے اس کو مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔ اگر مسجد جانے کی اجازت اس کو دی جاتی ہے تو مندرجہ ذیل امور اور احکام کی پابندی ضروری ہے:

۱۔ اس عورت پر یا اس کے ذریعہ فتنے کا ڈر نہ ہو۔

۲۔ اس کے مسجد میں آنے کی وجہ سے شریعت کی مخالفت نہ ہو۔

۳۔ وہ عورت راہ چلتے ہوئے یا مسجد میں مردوں کی بھیڑ بھاڑ سے بچے۔

۴۔ سادہ لباس اور معمولی حالت میں گھر سے نکلے، خوش بو کا استعمال نہ کرے۔

۵۔ باپردہ نکلے، بے پردہ، حسن و زینت کا مظاہرہ نہ کرے۔

۶۔ مسجدوں میں عورتوں کا باب الداخلہ (Gate, Entrance) مستقل ہو اسی سے وہ آیا اور جایا کرے، یہ حقیقت سنن ابوداؤد وغیرہ کی حدیث سے ثابت ہے۔

۷۔ عورتوں کی صفیں مردوں سے پیچھے بنائی جائیں۔

۸۔ ان ہی میں عورتوں کے صفوں کی افضلیت ہے۔

۹۔ امام مسجد سے نماز کے دوراں کوئی سہو ہو جائے تو عورت تالی بجائے نہ کہ مرد کی طرح سبحان اللہ کہے!

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ مسجد سے نکلتے وقت عورت مرد سے آگے ہو اور مردوں کو چاہیئے کہ وہ ان کے گھروں تک چلے جانے کا انتظار کرے جس کا ثبوت ام سلمہ سے مروی حدیث ہے جس کو امام بخاری وغیرہ نے روایت کی ہے۔

برسبیل تذکرہ یہ باتیں بتائی گئیں ورنہ مرد اور عورتوں کے الگ الگ احکام بے شمار ہیں۔

البتہ اس موقعہ پر اس حقیقت سے آگاہ کرنا ضروری ہے کہ عورت کی آزادی کے داعی آہستہ آہستہ، رفتہ رفتہ اپنی شرارتوں کا اظہار کرتے ہیں جس کی پہلی کڑی یا کوشش اختلاط (بعض مرد اور عورت کا باہمی میل جول) ہے۔ جس کا داغ بیل بچوں کے پہلے درس گاہ (Kinder Garten Schools) ہیں اور اسی طرح مختلف وسائل اعلام (Radio & TV) کے پروگراموں میں ان کا حصہ لینا ہے۔ اخبار و میگزین کے تعارفی صفحات میں ان کا چتوں اور تصویروں وغیرہ کی تفصیلات سے ان کا حصہ لینا ہے۔

مختلف جشنوں اور جلوسوں میں پھولوں کے گلدستے (بلکہ تباہی کے گلدستے) ان عورتوں کے ہاتھوں پیش کرنا بھی ہے۔

اس طرح کے اسباب اختلاط کو ختم کرنا ضروری ہے جنہیں اکثر لوگ معمولی سمجھا کرتے ہیں۔

چنانچہ اسلام کے دعوے دار اپنے نوکروں کے معاملوں میں اللہ سے ڈریں۔ ان کے اعمال کا جائزہ لیتے رہیں۔ اور ان کی حفاظت کا اللہ نے جو ذمہ انہیں دیا ہے اس کا خاص خیال رکھیں، انہیں اور دوسروں کو گمراہی اور فتنے کے دوراہوں پر لانے کی زیادتی ہرگز ہرگز نہ کربیٹھیں۔ اور یاد رہے کہ ہر انسان اپنے کرتوتوں کا خود ذمہ دار ہوگا!

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چھٹی فصل

بے جا آزادی اور بے پردگی شرعاً حرام ہے

تَبَرُّج (کھلے عام، بے دھڑک گھومنا، بالکل آزاد ہونا) سفور (بے پردگی) سے زیادہ عام اور بڑی بات ہے۔ کیونکہ بے پردگی چہرے پر سے نقاب یا اوڑھنی کا سرکانا ہے۔ اور بترج اجنبی مردوں کے سامنے کسی خاتون کا کھل کر آجانا یا جسم یا اس کے کچھ حصے کا یا زیب وزینت کے اسباب کا مظاہرہ وغیرہ ہے۔ چنانچہ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

تبرّج کے معنے ظاہر ہونے کے ہیں۔ اور اس سے مراد یہاں عورت کا اپنا جسم یا اس کے حسن وزینت کا مظاہرہ ہے۔ عربی زبان میں کواکب (Stars) کو بروج آسمان یا اس کی زینت کا مظاہرہ کہا جاتا ہے کیونکہ انہیں سے آسمانی منزلوں کی پہچان ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ بترج کے معنے عورت اپنے محل سے نکلنے کے ہیں۔ بروج محلوں کو کہا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ کا فرمان ہے: (وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ)[1]

برج المرأة یعنی عورت کا گھر، چنانچہ اس سلسلے میں اللہ تعالی نے عورت کی اصل جگہ مقرر کرتے ہوئے فرمایا ہے: (وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى) (الاحزاب:۳۳) ترجمہ: اور تم اپنے ہی گھروں میں رہو، جاہلیت اولی میں آزاد بے پردہ گھومنے کی طرح مت گھوما کرو!

اسی طرح سفور کی تحقیق یہ ہے کہ وہ سفر کے مشتقات میں سے ہے۔ اور سفر کا ترجمہ: پردہ ہٹانے کے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ امرأة سافر یا إمرأة سافرة۔ جب اس نے اپنا گھونگھٹ کھولا،

---

[1] کامل آیت: (أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ) (النساء:۷۸) ترجمہ: تم جہاں کہیں رہو موت تمہیں پالے گی اور اگرچہ مضبوط محلوں ہی میں رہو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یا پردہ اپنے چہرے سے ہٹایا۔ اور اللہ عزوجل نے فرمایا ہے: (وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ) (عبس:۳۸) اس دن چہرے چمک دار ہوں گے۔

قارئین کرام! ملاحظہ فرمائیے کہ اللہ نے جسم کے بقیہ اعضاء کو چھوڑ کر چہروں کی چمک کو مخصوص طور پر ذکر کیا ہے۔

تو تفصیل مذکور سے معلوم ہوتا ہے کہ سفور کا مطلب: چہرہ کھلا رکھنا ہے اور تبرج اس سے عام ہے یعنی چہرہ یا جسم کا اور کوئی حصہ، یا سامان زینت (مہندی، کاجل، ہونٹوں کی لالی، دیگر آرائش کے اسباب) پر مشتمل ہے۔ لہٰذا عورت جب بھی اپنا چہرہ دکھائے گی تو اس کو سافرہ متبرجہ بزبان عربی کہیں گے اور جب چہرے کے علاوہ عضو بدن یا حسن وزینت کا مظاہرہ کرے گی تو اس کو عربی ہی میں متبرجہ حاسرۃ کہیں گے۔ یہ رہی تبرج اور سفور کی اصلیت جن کی حرمت قرآن، حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ تبرج سفور (بے پردگی) اور دیگر بگاڑ کے ڈھنگ وغیرہ کو کہا جاتا ہے، اس کے دیگر مترادف الفاظ عربی میں: التکشف[1]، التهتك[2]، العری[3]، التحلل الخلقی (اخلاقی تنزل)، الإخلال بناموس الحياة[4]، داعية الإباحية الزنا[5]

تبرج (شریعت اسلامیہ کے علاوہ) اگلی شریعتوں میں بھی حرام رہا ہے، ونیز انسان ساز قانون میں بھی حرام ہی ہے، البتہ واقع حال اس کے برعکس ہے، کیونکہ قانونی لاٹھی نے اس کو منع کر دیا ہے۔

دین اسلام میں یہ عمل حرام ہے، کیونکہ حرمت ایمان کا تقاضا ہے، اور مسلمانوں کے دلوں پر اللہ اور اس کے رسول کی طاعت کا مہر لگا ہوا ہے، عزت وشرافت سے اپنے آپ کو سنوارنا ہے، اخلاق بد سے دوری ہے، گناہ سے محفوظ ہونا اور اجر وثواب کو حاصل کرنے کی تڑپ اور دردناک عذاب سے خوف کھانا ایمان کا تقاضا ہے۔

لہٰذا تمام مسلمان عورتیں اللہ سے ڈریں، جن کاموں سے اللہ اور اس کے رسول نے انہیں روکا ہے ان سے باز آجائیں تاکہ مسلمان ساجوں میں فساد برپا کرنے میں ان کا کوئی حصہ نہ

---

[1] کھولنا، کھلا رکھنا۔ [2] ہتک عزت [3] ننگا پن اور عریانیت
[4] شرم وحیاء کا ختم ہونا [5] زنا اور بدکاری کی طرف کھلے عام بلانے والی حرکت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہو، گندے کام پھیلانے ، بہت سارے گھر اور خاندان تباہ ہونے اوران میں زنا عام ہونے میں وہ حصہ نہ لیں، غلط اور چور نگاہیں اپنی طرف اٹھانے اور بیمار دلوں کو اپنی طرف مائل کرنے میں وہ ہرگز سبب نہ بنیں! ان حرکتوں سے وہ گنہ گار بنیں گی اور دوسروں کو گنہ گار بننے میں سبب بنیں گی!

تبرج (بے پردگی، بے حیائی) کے مختلف رنگ اور ڈھنگ ہوں گے:

۱۔ پردے کو خیر باد کہنے، اور اجنبیوں کے سامنے جسم کی نمائش سے عمل میں آئے گا۔

۲۔ برقعے کے نیچے سے خوبصورت لباسوں کا اظہار، اور جسم کے اعضاء کے زیب وزینت (سنوار اور نکھار)، پھول، چمکی، لالی، کاجل، زیور، وغیرہ وغیرہ کی نمائش بھی بے پردگی اور بے شرمی ہے۔

۳۔ ٹھمک مٹھک کر چلنا، ناز ونخرے دکھانا، جسم کو چھلکانا، ہلکا سا لباس زیب تن کرنا بھی تبرج کے امور میں داخل ہیں۔

۴۔ زور سے اور پیر مار کر زمین پر چلنا تاکہ پازیب و چھلے وغیرہ کی آواز سنائی دے۔ شہوت برانگیختہ کرنے میں حسن پر نظر جمنے سے زیادہ اس کا زور چلتا ہے۔

۵۔ نرم وگداز والی آواز، باتوں میں لچک تبرج کی اداؤں میں داخل ہے۔

۶۔ اجنبی مردوں سے میل جول، دو اجنبی مرد وعورت کے جسموں کا آپس میں ملنا یا ٹکرانا چاہے وہ مصافحے (Shake Hand) سے ہو یا سواریوں یا عمارتوں کے برآمدوں و درآمدوں، یا صحنوں اور تنگ راستوں کی وجہ سے ہو، بہر حال بے حیائی اور بے پردگی ہے۔

بے حیاء اور متبرجات عورتوں کو المترجلات اور المتشبہات کہا جاتا ہے یعنی وہ مردوں کی یا پھر کافر عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والیاں ہیں۔

یورپ کے چند لوگ ایسی عورتوں کو جنس ثالث (تیسری نسل یا جنس) کا نام دیتے ہیں۔

تبرج کی حرمت پر بے شمار آیتیں قرآن میں آئی ہیں۔ تبرج عورت کے لئے حرام ہے۔ اس اصل پر مبنی دو آیتیں بطور نص (Text) کے آئی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۔ پہلی آیت سورۂ احزاب کی ۳۳ ویں آیت ہے چنانچہ اللہ کا ارشاد ہے: (وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ) جاہلیت اولی کی بے پردگی کی طرح اپنی روش مت بنالو۔

۲۔ دوسری آیت سورۂ نور کی ۶۰ ویں آیت ہے۔ چنانچہ اللہ کا ارشاد ہے: (وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ)

ترجمہ: بڑی بوڑھی عورتیں جنہیں نکاح کی امید (اور خواہش ہی) نہ رہی ہو وہ اگر اپنے کپڑے اتار رکھیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرنے والیاں نہ ہوں۔

ان کے علاوہ پردے کے حکم اور اس کی فرضیت تمام امہات المؤمنین اور امت کی بیٹیوں پر ثابت کرنے اور ان کی خوبصورتی، زیب وزینت کو چھپانے پر دلالت کرنے والی ساری آیتیں ہی تبرج اور سفور (بے حیائی اور بے پردگی) ثابت کرنے والی نصوص قاطعہ (Determined Texts) ہیں۔

احادیث مبارکہ

اب تک تبرج اور سفور سے متعلق قرآنی آیات کا ذکر کیا گیا ہے اب ان سے متعلق جو حدیثیں وارد ہوئی ان میں سے چند کا ذکر یہاں کیا جارہا ہے:

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے انہوں نے فرمایا، حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مَائِلَاتٌ مُمِيلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا" (صحیح مسلم)

اہل دوزخ میں دو قسم کے لوگ ہیں میں نے انہیں ابھی تک نہیں دیکھا ہے!

۱۔ وہ لوگ ہیں جن کے پاس گایوں کے دموں کے مانند کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو مارتے پھریں گے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲۔ وہ عورتیں ہیں جو کپڑے تو پہنی ہوں گی مگر وہ ننگی لگنے لگیں گی، لوگوں پر وہ فدا ہوں گی، اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں گی۔ ان کے سر بختی اونٹ کے کوہانوں کی طرح ہوں گے، نہ وہ جنت میں جائیں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی، جب کہ اس کی خوش بو اتنی اور اتنی مسافت (Distance) سے محسوس کی جاسکتی ہے۔

اے لوگو! یہ وہ نص ہے جس میں سخت وعید (دھمکی) ہے، اور یہ نص اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ تبرج (بے حیائی اور بے پردگی) کبیرہ گناہوں میں سے ہے، کیونکہ گناہ کبیرہ کا قاعدہ ہے کہ وہ ہر وہ گناہ ہے جس کی جزاء دوزخ کی آگ یا اللہ کا غضب (پھٹکار) یا لعنت (رحمت رب سے دور کردینا) اور پھر وہ عذاب جو جنت کی محرومی پر مشتمل ہو۔

و نیز تمام مسلمانوں نے تبرج کے حرام ہونے پر اتفاق کیا ہے، جس کو علامہ صنعانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب: منحۃ الغفار علی ضوء النہار (۴/۲۰۱۱۔۲۰۱۲) میں یوں تحریر فرمایا ہے:

تمام مسلمان عورتیں باپردہ ہونے، اور ان کے سارے جسم، اور اسباب زینت کے چھپے رہنے پر اجماع عملی رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے سلطنت عثمانیہ ۱۳۴۲ھ کے زوال پذیر ہونے اور پھر عالم اسلامی کا شیرازہ بکھرنے، اور غیر ملکی قبضہ حکومت کے زمانے تک (الحمدللہ) رہا ہے۔

اور اب کسی (غیرت مند) کا زبردست قصیدہ جو کہ بے پردگی پر آمادہ کرنے والوں کے گالوں پر طمانچہ ہے، جس کا مطلع (مکھڑا) ہے:

منع السّفورَ کتابُنا و نبیّنا   فاستنطقی الآثار و الآیات

ہماری کتاب اور ہمارے نبی نے بے پردگی سے روکا

تو (اے عورت) آیات و احادیث ان کے سامنے بیان کر

لہٰذا ہر مسلمان مرد اس بات سے احتیاط برتے اور پرہیز کرے کہ اس کے گھر کی عزت و لاج رکھنے والی (محارم) عورتوں میں بے پردگی کے شروعات ہوں یا اس کے داغ بیل پڑ جائے، خاص کر بچیوں کو ایسے (عریاں) لباس پہنانے میں تساہل نہ برتیں کہ اگر ایسا لباس جوان عورتیں پہنیں گی تو بڑی بے ہودگی اور انتہائی شرم ناک حرکت ہوگی۔ مثال کے طور پر انہیں کوتاہ یا تنگ لباس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پہنانا، پتلون اور جسم کو نمایاں کرنے والا لباس وغیرہ زیب تن کرنے پر خاموشی اختیار کرنا جو کہ گزری ہوئی حدیث کے مطابق دوزخیوں کے لباس ہیں۔ اور یہ عام طور پر آوارگی، بے پردگی اور بے حیائی کو بڑھاوا دینے میں جو کردار ادا کرتی ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں ہیں۔ لہذا جس کسی کو عورتوں کا نگران کار، سرپرست اللہ نے بنایا ہے تو اس معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہیں!

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ساتویں اصل

اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام کیا ہے

اس بیان میں کہ اللہ تعالے نے زنا کو اگر حرام کیا ہے تو اس کے سارے اسباب اور راہیں بھی حرام کیا ہے۔

چنانچہ شریعت مطہرہ کا قاعدہ ہے کہ اللہ پاک نے کسی عمل کو حرام قرار دیا تو اس کے سارے اسباب حرام، اور ادھر جانے والی تمام راہیں بھی بند کر دیا ہے تا کہ وہاں کسی کی رسائی نہ ہو، یا اس کے حدود (Boundaries) کے قریب کوئی نہ جائے، گناہ حاصل کرنے سے محفوظ رہے، اور اس عمل بد کی وجہ فرد اور جماعت پر پڑنے والے برے اثرات سے بچے۔

(فرض کیجئے) کہ اگر اللہ نے کسی کام کو حرام گردانا اور اس کے تمام وسائل اور ذرائع کو جائز قرار دیا تو اس سے حرمت کا نقص اور زوال لازم آئے گا، تو ناممکن ہے کہ رب العالمین کی شریعت میں ایسا ہو!

زنا گناہوں کا سردار ہے، امت پر اس کا بڑا نقصان ہوگا، اور بہت ہی خطرناک، اور دین داری کو ختم کرنے میں اس کا بڑا ہاتھ ہوگا۔ تو یہ بدیہی بات ہے کہ ایسے کاموں کا دین و ایمان سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے: (وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا) (الاسراء:۳۲) زنا کے قریب بھی مت جاؤ کیوں کہ وہ بڑی بری (اور گندی) حرکت ہے، اور اس کا بڑا خطرناک راستہ ہے۔

چنانچہ زنا کے وسائل و ذرائع: بے پردگی، آوارگی، اختلاط کے سارے راستے حرام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کر دیئے گئے ہیں، عورت کو مرد سے، اور عورت کو کافر عورتوں کی مشابہت سے منع کر دیا گیا ہے۔ اور اسی طرح شک وشبہ، فتنہ وفساد کی فضا سے بھی دور رہنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

آیئے اب ہم قرآن کریم کی جادو بیانی اور اعجاز عظیم پر غور کریں کہ اللہ نے سورۂ نور کے آغاز میں زنا پر ایک لخت پابندی لگا دی اور اس کے گھناؤنے جرم کو بیان فرمایا اور ۳۴ ویں آیت کے اختتام تک ۱۴ ایسی تدبیریں بیان کیں جو اس جرم سے انسان کو روکتی ہیں۔ اور مسلمانوں کے پاک صاف معاشروں سے اس گھناؤنے جرم کو دور کرتی ہیں۔ اور ایسی تدبیریں عملی، قولی اور ارادی ہر طرح کی ہیں، جن کی یہ تفصیل ہے:

۱۔ زانی مرد اور عورتوں پر سزائے زنا اور حد قائم کر کے ان کو پاک کیا جائے۔

۲۔ زانی مرد اور عورتوں کے نکاح سے پرہیز کیا جائے جب تک کہ ان کی راست روی اور صدق گوئی کا پتہ نہ چلا لیں۔

۳۔ کسی پر تہمت زنا لگانے سے زبان کی حفاظت کی جائے اور اگر کسی نے اپنی تہمت کو دلائل اور گواہوں کے ذریعہ ثابت نہ کیا تو اس پر قذف (تہمت ریزی) کی حد لگائی جائے۔

۴۔ شوہر اپنی بیوی کے تہمت زنا سے زباں پاک رکھے کیونکہ اگر اس نے تہمت کو ثابت نہیں کیا تو ان دونوں کے درمیان بذریعہ لعان ہمیشہ کی جدائی کر دی جائے گی۔

۵۔ نفس کی شرارتوں اور دلوں کو کسی مسلمان پر زنا کا گمان کرنے سے محفوظ رکھے۔

۶۔ مسلمان معاشروں میں زنا کے جواز کے ارادے سے بھی اپنے آپ کو بچانا ہے کیونکہ اس سے بھلے لوگوں کی حوصلہ شکنی ہوگی اور برے، آوارہ گرد کا پلہ بھاری ہوگا اور ان کی ڈھارس بندھے گی۔

ایسے لوگوں کو دوسروں سے سخت عذاب بھگتنا ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ) (النور:۱۹)

جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں برائی عام ہو جائے تو بے شک ان کے لئے دنیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

اور برائی پھیلنے کی چاہت اس فعل بد کے تمام مسائل کو مہیا کرنے پر آمادہ کرتا ہے چاہے وہ قول، فعل، اقرار، اور دیگر اسباب وغیرہ سے بدکاری کی ترویج آسان ہو جاتی ہے۔

یہ وعید شدید اسلامی ممالک وغیرہ میں موجود آزادی عورت کے داعی پردے کو ختم کرنے والوں پر صادق آتی ہے۔ جو عورت کو ان احکام شریعت سے چھٹکارا دلانا چاہتے ہیں جو کہ عورت کے عفت وعصمت، شرم وحیاء، آن وبان، لاج اور آبرو کے ضابطے ہیں۔

۷۔ غلط وسوسوں اور برے ارادوں سے دل و جان کو پاک و صاف رکھنا ہے کیونکہ برے ارادے ہی شیطان کی پہلی کوشش ہے کہ مسلمانوں میں زنا اور بدکاری عام ہو جائے۔ دلوں اور ارادوں کی صفائی ہی بدکاری سے بچنے کی کامیاب تدبیر ہے۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

(یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّیْطَانِ فَإِنَّهُ یَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ)(النور:۲۱) ترجمہ: اے ایمان والو! تم شیطان کے نقش قدم پر مت چلو کیونکہ وہ برے قول وفعل کا تمہیں حکم دیتا ہے۔

۸۔ دوسروں کے گھروں میں داخل ہونے سے پہلے اجازت (Permission) لینا چاہیۓ کہ وہاں رہنے والوں کے کسی عضو پر نظر نہ پڑ جائے جس کا نظر آنا مناسب نہیں ہے۔

۹۔ اجنبی مرد اور اجنبی عورت دونوں ایک دوسرے پر نظر بد ڈالنے سے اپنی آنکھوں کی حفاظت کریں یعنی نگاہوں کی حفاظت کی جائے۔

۱۰۔ عورت اپنی خوبصورتی، زیب وزینت کو اجنبی مردوں کی نگاہوں سے دور رکھے۔

۱۱۔ مرد کی شہوت برانگیختہ کرنے والی حرکتوں سے عورت اپنے آپ کو باز رکھے۔ مثال کے طور پر عورت کا زمین پر پیر مار کر زور سے چلنا تاکہ اس کے پازیب کی جھنکار سے بیمار دلوں کو اپنی طرف متوجہ کرلے بلکہ کھینچ لے۔

۱۲۔ جس آدمی میں شادی کی توانائی اور مالی سکت نہ ہو تو وہ پاکباز بنے اور اس کے اسباب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اختیار کرے، جیسے روزے رکھنا وغیرہ وغیرہ۔

قرآن کریم اور حدیث شریف میں مرد اور عورتوں کے لئے وہ اسباب اور ان گنت تدبیریں ذکر کی گئی ہیں۔ان کا ذکر حسب ذیل ہے:

مردوں کیلئے معاون تدبیریں:

(۱) مرد کو چاہئے کہ وہ کسی کے روبرو اپنے ناف سے گھٹنوں تک کپڑا اٹھنے نہ دے اور اس حد کی حفاظت کرے۔

(۲) مرد نہ اجنبی عورتوں کو دیکھا کرے اور نہ عورت کسی اجنبی مرد کو دیکھے اس طرح ایک دوسرے سے اپنی نگاہوں کی حفاظت کرے۔

۳۔ لونڈوں (teen-age boys) کے ساتھ مرد نہ بیٹھیں اور نہ لذت بھری نگاہ ان پر دوڑائیں۔

عورتوں کیلئے معاون تدبیریں:

(۱) ایک عورت دوسری عورت سے اپنا جسم اور ستر کی جگہ چھپا کر رکھے۔

(۲) کسی عورت کیلئے یہ سزاوار نہیں ہے کہ اپنے شوہر سے کسی دوسری عورت کے جسم کا حال اور وصف بیان کرے۔

یاد رہے کہ زنا سے بچنے کے بڑے اور کارآمد اسباب اور تدابیر میں تمام مسلمان عورتوں کو پردہ کروانا ہے کیونکہ اسی میں ان کی حفاظت ہے، عفت وعصمت، شرم وحیاء، ستر اور بچاو کا بہترین ذریعہ ہے۔گندے کام اور بدزبانی کا انسداد ہے۔نچلا پن، بے حیائی وغیرہ کی سرکوبی ہے!

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آٹھواں اصل

آبرو کی سرتاج: شادی ہے

شادی انبیاء ومرسلین کا طریقہ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: (وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً) (الرعد:۳۸)

ترجمہ: ہم نے تم سے پہلے بہت سارے رسولوں کو قوموں کی طرف بھیجا اور ان کے لئے بھی ہم نے جوڑے بنائے اور اولاد کی نعمت عطا کی۔

شادی ایمان والوں کی ریت ہے۔ اللہ کی اطاعت ہے اور اس کے حکم کی تعمیل ہے۔

(وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ. وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ) (النور:۳۲)

ترجمہ: بیوہ عورتوں اور مردوں اور نیک بندے اور لونڈیوں کے نکاح کا انتظام کرو اگر وہ فقیر ہیں تو اللہ انہیں اپنے فضل کے ذریعہ بے نیاز بنائے گا۔ اور وہ بڑی وسیع رحمت والا اور (سارے حالات) اچھی طرح جاننے والا ہے۔ اور جو لوگ شادی کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تو وہ پاکبازی اختیار کریں تاوقتیکہ اللہ اپنے فضل سے انہیں نوازے۔

اس آیت میں ان اولیاء اور سرپرستوں (Guardians) کو حکم الٰہی ہے کہ وہ اپنے زیرسرپرست لوگوں کی شادی کروائیں۔ الایامی، الایم کی جمع ہے۔ اس سے مراد وہ مرد اور عورتیں ہیں جن کا جوڑا نہیں ہے۔ اور ان کو بھی اللہ نے اپنے نکاح کا بندوبست کرنے کا حکم دیا تاکہ وہ پاکباز رہیں، اور بدکاری (زنا) سے محفوظ رہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شادی کرنا طاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے، جس کا ثبوت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی درج ذیل روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ، فَلْيَتَزَوَّجْ'' اے جواں مرد! جس کسی کو نکاح (مردانگی قوت باہ، اور نفقہ وعورت) کی قدرت ہو تو (فوراً) شادی کر لے۔

فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وأحصن لِلْفَرَجِ کیوں کہ وہ نگاہ کی حفاظت کا زیادہ معاون ہے اور پاکدامنی کا بڑا سبب ہے۔ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ (متفق علیہ)

اور جو کوئی اس کی سکت نہ رکھے تو وہ روزے رکھا کرے، کیونکہ اس میں بے جا شہوت کا علاج ہے۔

یہ اور اس ضمن کے بے شمار حدیثیں مروی ہیں اور اسی طرح رحمان کے بندوں کے منجملہ اوصاف (جو سورۂ فرقان میں ہیں) ان کی دعا یہ ہے۔

(وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا) (الفرقان ر ۷۴)

ترجمہ: اور (رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو) یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تو ہمیں ہماری بیویوں اور بچوں کے ذریعہ آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔

بیوی اور بچوں کی اہمیت وافادیت کو مدنظر رکھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس شخص کو ٹوکا جس نے رات کی عبادت اور دن کے روزے کیلئے شادی سے روگردانی کی اور آپ نے ارشاد فرمایا:

''أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لٰكِنِّي أَصُومُ وأفطر'' اللہ کی قسم بے شک میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور اس کی اطاعت کرتا ہوں، دیکھو میں روزے رکھتا بھی ہوں اور روزے چھوڑتا بھی ہوں۔

''وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ'' نماز بھی پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شادی بھی کرتا ہوں۔ "فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ" (متفق علیہ) جس کسی نے میری سنت (اور پیروی) سے منہ موڑا تو اس کا مجھ سے تعلق نہیں ہے۔

نکاح کیا ہے، دراصل مرد اور عورت کی جنسی ضرورت اور باہمی لذت کے حاصل کرنے کا پاک اور مفید کارآمد طریقہ ہے اور ساتھ ساتھ نسل کشی کے ضابطے کی تکمیل بھی ہے۔

لہٰذا یہ اور ان جیسی دوسری وجوہات کی بناء شادی کی ضرورت، اہمیت و افادیت میں مسلمانوں کا کوئی اختلاف نہیں ہے بلکہ جس کسی کو اپنے نفس پر قابو نہ ہو، زیادتی اور بدکاری کے ارتکاب کا اندیشہ ہو تو، شادی اس کے لئے واجب ہے، بالخصوص ان حالات میں جب کہ دین کمزور پڑ جائے اور بہلانے پھسلانے والی چیزوں کی بہتات ہو جائے، کیونکہ ہر انسان اپنے آپ کو پاکباز رکھنے اور حرام سے بچنے بچانے پر پابند ہے اور اس کا ذریعہ شادی (Marriage) ہی ہے۔

چنانچہ ہر شادی کرنے والا شخص اپنی شادی کے ذریعہ اتباع سنت اور دین و آبرو کی حفاظت کرتا ہے اور اس کی نیت کرنے کے عمل کو علمائے کرام نے مستحب قرار دیا۔ اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے عورت کو شادی سے انکار اور منع کی اجازت نہیں دی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ) (البقرہ/۲۳۲) ترجمہ: (اے لوگو) تم ان عورتوں کو ان کے شوہروں سے نکاح کرنے سے مت روکا کرو۔

وبناء بریں اللہ نے شادی کی شان بڑھائی اور اس کے عقد (Contract) کو (مِيْثَاقًا غَلِيْظًا اٹوٹ بندھن Oath of Undividable Relation) سے تعبیر کی ہے[1]

اب ذرا (غیروں کے ہاں) عقد نکاح کے نام کی چمک دمک ملاحظہ فرمایئے کہ وہ دلوں کو کیسے بھاتا ہے، تو اب کیا سارے مسلمان شادی کو کلیساؤں کا دیا ہوا لقب "العقد المقدس Holy Contract" سے باز آئیں گے؟ جو کہ غیر مسلموں کی تقلید میں بہت سارے مسلم وطنوں میں داخل ہو چکا ہے!

---

[1] دیکھئے آیت ۲۱/سورۂ نساء (وأخذن منكم ميثاقا غليظا)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ شادی ایک ایسا شرعی رشتہ ہے جو ایک مرد اور عورت کیلئے شروط وضوابط، ارکان واصول سے جڑی ہوئی لڑی ہے۔ عقد (باہمی رضامندی کی موتی) سے جوڑا جاتا ہے۔ شادی کی اسی اہمیت وافادیت کی وجہ سے محدثین وفقہاء کرام نے جہاد پر اس کو فوقیت دی ہے۔ اور اس لئے بھی کہ جہاد کا دارومدار مردوں پر ہی ہے اور اس کا راستہ شادی سے ہموار ہوتا ہے، لہٰذا زندگی کو بنانے اور سنوارنے میں شادی کا نمایاں کردار ہے، چونکہ بڑی مصلحتیں اور بے شمار حکمتیں اور عمدہ مقاصد اور فائدے اس سے جڑے ہوئے ہیں، ان میں سے چند کا بر سبیل مثال یہاں ذکر کیا جا رہا ہے۔

پشت در پشت نسل اور خاندان کی حفاظت، نسل کشی اور بنی نوع انسان کو پیدا فرمانے کا یہ نظام ہے، تاکہ مجتمع بشری بنائی جائے، اور پھر شریعت قائم کی جائے۔ دین کی سربلندی ممکن ہو، کائنات بسائی جائے، زمین میں سدھار ہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: (يَآ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْ رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيْرًا وَّنِسَاءً) (النساء/۱)

ترجمہ: اے لوگو! تم اپنے اس رب کا تقویٰ (اوامر کا بجالا، نواہی سے باز آنا) اختیار کرو جس نے تمہیں ایک (ہی) جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا بنایا، اور پھر ان دونوں کے ذریعہ بے شمار مرد اور عورت پیدا کئے۔

(۲) (هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا) (الفرقان/۵۴) ترجمہ: اور وہی ذات ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا فرمایا اور اس کے اپنے رشتے اور بیوی کی طرف کے رشتے بنائے اور تمہارا رب ہر چیز پر قادر ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے آدمی کو معمولی پانی (نطفے) سے پیدا فرمایا، پھر اس سے بہت ساری نسلیں پھیلائیں اور ان سب کو خاندانوں اور قبیلوں میں تقسیم کردیا، اور ان ساری نسلوں کا اصل وہی حقیر پانی ہے، لہٰذا میں خوب پاکی بیان کرتا ہوں اس برتر ذات کی جو بڑی قدرت اور بصیرت والا ہے۔

(نسل انسانی کی بقاء اور بڑھاوا دینے کیلئے) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانوں کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خوب شادیاں کرنے پر ابھارا ہے، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَإِنِّیْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأَنْبِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (مسند احمد) بے حد محبت کرنے والی اور بہت زیادہ اولاد پیدا کرنے والی عورت سے شادی کرو، کیونکہ میں قیامت کے دن تمام انبیاء کی امتوں سے بڑھ کر اپنی امت کی تعداد دیکھنا چاہتا ہوں۔

یہ مقصد شرافت کی پہلی اصل کی بھرپور تائید کرتا ہے جو کہ "القرار فی البیوت" (گھروں ہی میں رہنا) کے عنوان سے گذر چکا ہے، کیونکہ نسل اور انسانوں کی کثرت مقصود نہیں ہے بلکہ کثرت کے ساتھ ساتھ ان کی اصلاح و استقامت، عمدہ تربیت، اور اچھی نشونما بھی مقصود ہے تاکہ بچہ نیک ہو اور امت کا مصلح بنے، اور اپنے والدین کے آنکھوں کی ٹھنڈک بنے، اور ان دونوں کی وضاحت کے بعد ان کی نیک نامی کا سبب بنے!

یہ مقصد اس عورت سے ادا نہیں ہوگا جو بہت زیادہ اپنے گھر سے نکلتی رہتی ہے، اور یہاں وہاں گھومتی پھرتی ہے، اور اپنی گھریلو ذمہ داریوں سے غافل رہتی ہے، جبکہ مرد کی ذمہ داری ہے: کمانا اور اپنے زیر سرپرست لوگوں پر خرچ کرنا، تو مرد اور عورت کی جداگانہ ذمہ داریاں ہیں۔ (اگر دونوں اپنی اپنی ذمہ داریاں نبھاتے رہیں گے تو اصلاح کی توقع ان شاء اللہ ہے)۔

۲۔ آبرو کی رعایت، شرم گاہ کی حفاظت، پاک دامنی کا حصول اور اس کے علاوہ بدکاری اور گھناؤنے حرکات سے بچنے کا اعلیٰ کردار وغیرہ اسی شادی سے حاصل ہوتے ہیں۔ ان مقاصد کی تکمیل زناکاری، بے پردگی، غیر شرعی میل جول، نظر بد سے دور رہنے میں ہے، اور اسی طرح عزت و آبرو کے لٹنے پر حیاء کا جاگنا، آبروریزی کے اسباب سے چوکنا رہنا، غیرت انسانی اور حفظ محارم کا تقاضا ہے، اور اس سلسلے کے اہم اسباب میں سے عورتوں کا پردہ اختیار کرنا ہے۔

۳۔ شادی کے وسائل و اسباب کا انتظام کرنا خاص کر گھر کا وجود جہاں شوہر ہر طرح کی تکلیف سے، رنج و غم سے آرام پاسکے، اور عورت اس کی چاردیواری میں رہ کر باہر آنے جانے اور کسب معاش کے سخت اور مشقت والے کام سے محفوظ رہ سکے، چنانچہ اللہ کا ارشاد ہے"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ) (البقرہ/۲۲۸) ترجمہ: اور عورتوں کیلئے بھی ویسے ہی حق بھلائی کے ساتھ جیسے ان پر مردوں کے ہیں۔

آپ ملاحظہ فرمائیے کہ عورتوں کی کمزوری کا رشتہ مردوں کی طاقت سے کس طرح جڑا ہے کہ اسی بندھن سے ان دونوں کی زندگی مکمل ہوتی ہے۔

(ا)۔ اور یاد رکھئے کہ شادی فقر و فاقہ دور ہونے اور مالداری کے حصول کے اسباب میں سے ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(وَأَنْكِحُوا الْأَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ) (النور/۳۲)

ترجمہ: تم میں سے جو مرد اور عورتیں بے نکاح کی ہوں گی ان کا نکاح کرادو اور اس طرح اپنے نیک بخت غلام اور لونڈیوں کا بھی، اگر وہ مفلس بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی بنادے گا۔ اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔

(ب) اور شادی میاں بیوی کی زندگی میں بیکاری (Un employement) اور فتنے (کی زد) سے رخ بدل کر کمائی، حقیقت پسندی و پاکبازی کی طرف لے جاتی ہے، اور جنسی لذت اور جسمانی ضرورت جائز اور مشروع طریقے سے انسان بذریعہ شادی ہی حاصل کرتا ہے۔

(ج) اور شادی سے میاں بیوی کی خصوصیات زندگی مکمل ہوتی ہیں، بالخصوص مشکلات زندگی سے نمٹنے اور اس کی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے میں اس کی مردانگی اور دلیری شادی سے ہی مکمل ہوتی ہے۔

(د) اور شادی سے میاں بیوی کا وہ رشتہ اور تعلق جڑ جاتا ہے جس کی بنیاد: محبت اور رحمت، ہمدردی اور تعاون (Co.operation) پر قائم ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (وَمِنْ آيَاتِهٖ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوْا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَّرَحْمَةً اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ) (الروم/۲۱)

ترجمہ: اللہ کی منجملہ نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس (Gender) میں سے تمہارے جوڑے بنائے، تاکہ تم ان سے سکون (واطمینان، چین و آرام) حاصل کرسکو اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت کا (اٹوٹ) رشتہ قائم کیا، ان تمام باتوں میں غور و فکر کرنے والے لوگوں کو (قدرت کی بڑی) نشانیاں حاصل ہوں گی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(ھ) اور شادی سے انسانی زندگی میں رشتوں اور ناطوں کا سلسلہ وسیع ہوتا ہے، دوسرے خاندانوں اور بالخصوص سسرال والوں سے اس کے رشتے جڑتے ہیں، جو باہمی تعاون اور نفع، امداد اور لگاؤ کے قائم ہونے میں بڑا کردار ادا کرتی ہیں، اور ان سارے فائدوں کی قلت و کثرت کا دارومدار شادیوں کی قلت و کثرت پر ہے، اور جب شادیاں ہی نہ ہوں گی تو یہ رشتے اور اس پر مبنی فائدے بھی حاصل نہ ہوں گے۔ اور جب ہم شادی کے مقاصد و اغراض (Aims and Mottos) جان لیں گے تو اس سے روگردانی کے نقصانات سے بھی واقف ہو جائیں گے۔ مثال کے طور پر انسانی نسل و پیداوار کی کمی، زندگی کے چراغوں (اور بہاروں) کا گل ہو جانا، گھر دار، (ملک و ملت) میں بگاڑ پیدا ہونا، پاکدامنی اور پارسائی، راست بازی کا ختم ہو جانا جیسے برے انجام کا ظہور وغیرہ وغیرہ۔

شادی سے روگردانی کے اسباب عظیمہ

(۱) نوجوانوں میں دینی تربیت کی کمی (یا فقدان)، کیونکہ ایمان کی مضبوطی: پاکدامنی اور حفاظت نفس کا سبب ہے اور اس سے انسان کی پوری کوشش رہتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو (برائیوں سے) بچائے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے(وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا) (الطلاق ۲) ترجمہ: اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا تو وہ اس کے راہ نجات ہموار کریگا۔

(۲) سماج میں بے پردگی، آوارگی، اجنبی مرد و اور عورتوں کا ملاپ، کیونکہ پاکباز شخص اس بیوی (کے اختیار سے) احتیاط برتتا ہے جو پاکدامنی اور گناہ سے بچنے میں بے پرواہی برتتی ہے۔ اور بدکار شخص اپنی شہوت پوری کرنے کا حرام راستہ (اور ذریعہ) زنا کے اڈوں سے حاصل کر لیتا ہے، ایسے برے کاموں سے ہم اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ شادی سے گریز کرنے پر پابندی کیلئے ضروری ہے کہ بے پردگی، آوارگی، باہمی میل سے مقابلہ کیا جائے۔ (جب غلط راستوں کا سدباب ہوگا تو امید ہے کہ لوگ نیک راستے سے تلاش کریں گے)۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نویں اصل

بدکاری اور گناہ کے اولین راہوں سے بچوں کی حفاظت ضروری ہے

شادیاں جب خوب ہوں گی تو اولاد بھی ہوں گی، جو ان کے ماں باپ یا کسی ایک کی سرپرستی میں وہ بطور امانت ہوں گے، تو شرعاً ماں باپ پر یہ پابندی عائد ہوگی کہ وہ اپنی امانت کا ذمہ اسلامی طور وطریقہ پر ان کی تربیت کے ذریعہ ادا کریں۔ اس ذمہ داری کی سب سے پہلی کڑی عقیدۂ ایمان کی بیج ان کے دلوں میں بونا ہے، انہیں اللہ پر، اس کے فرشتوں پر (آسمانی مقدس) کتابوں، رسل وانبیاء، روز قیامت (کے دن دوبارہ زندہ کئے جانے، سزا اور جزا) اچھی اور بری تقدیر وغیرہ بنیادی امور پر ایمان لانے کی تفصیلات بتائیں، ان کے دلوں میں توحید خالص پیوست کرنے پر کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں، اور ان کے دل ایمانی بہار سے روشناس ہوجائیں۔ اسی طرح ارکان اسلامی ان بچوں کو سکھلائے جائیں، نمازوں کی پابندی کی خوب تاکید کی جائے اور ان کی (ہر طرح) کی صلاحیتوں کو ابھارنے پر نگہداشت رکھیں، نرالے آداب اور فضائل اخلاق پر انہیں خوب توجہ دلائیں اور انہیں برے ساتھیوں اور گھٹیا صحبتوں سے بچائے رکھیں۔ دینی تربیت کے یہ اصول وضوابط کسی سے پنہاں نہیں ہیں، ان کی افادیت اور اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے علمائے کرام نے انہیں مستقل تصانیف کا رنگ دیا ہے اور بچوں کے پیدائشی احکام ومسائل پے درپے فقہی کتابوں وغیرہ میں درج کیا ہے۔

اور یاد رہے کہ ایسی تربیت انبیاء علیہم السلام کی سنت ودیگر ممتاز اور نرالے، پاکباز انسانوں کے اخلاق سازی میں داخل ہے، لہٰذا درج ذیل جامع نصیحت اور نفع بخش اور ناقابل فراموش نصیحت بزبان حضرت لقمان علیہ السلام ملاحظہ فرمایئے جس سے کہ انہوں نے اپنے لخت جگر کو مخاطب کیا تھا، چنانچہ ارشاد ربانی ہے: (وَاِذْقَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَاتُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ...... اِلٰى قَوْلِهٖ: اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ) (سورہ لقمان ۱۳ تا ۱۹)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور جب کہ حضرت لقمان نے وعظ کہتے ہوئے اپنے لڑکے سے فرمایا کہ میرے پیارے بچے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا کیونکہ شرک بڑا بھاری ظلم ہے، ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے، اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے بطور حمل کے (اپنے پیٹ میں) رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی، دو سال کی مدت میں (ہوئی) کہ تم میرا اور اپنے والدین کا شکر بجالاؤ (تم سب کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے، اور اگر ان دونوں نے تم پر اس بات کا دباؤ ڈالا کہ تم میرے ساتھ کسی کو شریک بناؤ جس کا تم کو علم نہیں ہے تو ان کی فرمانبرداری مت کرو اور ہاں (البتہ) تم دنیا میں ان کے ساتھ اچھا سلوک (نیک برتاؤ) کرو اور اس کی راہ پر چلنا جو میری طرف جھکا ہوا ہو اور پھر تم سب کو میری ہی طرف لوٹنا ہے، پھر میں تمہیں وہ ساری چیزیں بتلاؤں گا جو تم کیا کرتے تھے۔ اے میرے پیارے بیٹے! اگر کوئی چیز چاہے وہ ایک رائی کے دانے کے برابر ہو اور وہ (بھی) خواہ کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین میں ہو، اسے اللہ تعالیٰ ضرور لائے گا، بے شک اللہ بڑا باریک بین اور خبردار ہے، اے میرے پیارے بیٹے! تم نماز قائم (یعنی پابندی) کرو، اچھے کاموں کی نصیحت کیا کرو، اور برے کاموں سے منع کرتے رہا کرو اور تم پر جو بھی مصیبت آئے برابر صبر کرتے رہو، کیونکہ یہ بڑے عزیمت والے کاموں میں سے ہے اور تم لوگوں کی جانب سے اپنے گال مت پھیرا کرو اور نہ زمین میں اترا کر چلو، کیونکہ یقیناً اللہ کسی بھی تکبر کرنے والے اور گھمنڈی کو پسند نہیں فرماتا ہے۔ اور تم اپنی چال میں میانہ روی سے کام لو اور اپنی آواز پست کرلو، کیونکہ سب سے بدتر آواز البتہ گدھوں کی آواز ہے۔

باپ بیٹے کی درج بالا نصیحت میں تربیت کے زرین اصول موجود ہیں، جو کوئی بغور اس کا مطالعہ کرے گا تو یہ حقیقت اس پر واضح ہو جائے گی۔

اللہ عزوشانہ کا ارشاد ہے: (يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا) (التحریم/۶) اے ایمان والو! تم اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو (دوزخ) کی آگ سے بچاؤ۔

تو لڑکا باپ کے جسم کا ایک حصہ ہے جو لفظ (انفسکم) کے مشمول میں ہے اور اسی طرح بچہ اہل (گھر والوں) میں ہے، لہذا (و اهليكم اور تمہارے گھر کے افراد) کے دائرے میں ہے۔ چنانچہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے درج بالا آیت کی تفسیر میں یوں بیان فرمایا:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

”عَلِّمُوهُمْ وَأَدِّبُوهُمْ“ انہیں خوب لکھنا پڑھنا (اور دین) سکھاؤ، اچھی تربیت اور ادب سکھلانے میں خوب زور دو[1]

ایمان والے لوگوں کی دعا (اور تمنا) ہمیشہ نیک اولاد کے حق میں رہتی ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: (وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَاتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا) (الفرقان/۷۴)

ترجمہ: اور (اللہ کے اچھے بندے) وہ لوگ ہیں جو یوں کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنی بیویوں اور اپنی اولاد کے ذریعہ آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں (اطاعت گذاروں) کے لئے پیشوا بنا۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: ہر انسان اپنی بیوی اور بچوں کو اللہ کے فرماں بردار دیکھنا چاہتا ہے، اس بات کے علاوہ انسان کو اور کوئی چیز اس کے آنکھوں کو ٹھنڈک نہیں پہنچا سکتی ہے۔[2]

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ایک روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَمَسْؤُلٌ عَنْهُمْ“ تم میں سے ہر آدمی (اپنے گھر کا) ذمہ دار ہے اور اپنی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا، تو ہر مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور وہ ان کے بارے میں سوال کیا جائے گا، لہٰذا مذکورہ بالا نصوص (Texts) اور دلائل سے یہ حقیقت واضح ہے کہ اسلام میں اولاد کی تربیت ضروری ہے اور اس کی ذمہ داری ان کے اولیاء امور پر بطور امانت ہے اور وہ ان اعمال صالحہ میں سے ہے جن کے ذریعہ والدین اپنے رب اور مالک کا قرب حاصل کرتے ہیں، اتنا ہی نہیں بلکہ تربیت حسنہ کا ثواب صدقہ جاریہ کی طرح ہمیشہ رہتا ہے، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”اِذَامَاتَ ابْنُ آدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ اِلَّامِنْ ثَلَاثٍ: عَلمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ اَوْوَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ، اَوْصَدَقَةٍ جَارِيَةٍ“۔

---

[1] ابن ابی الدنیا نے کتاب العیال (۱/۴۹۵) میں اس روایت کو قلم بند فرمایا ہے۔

[2] دیکھئے ابن ابی الدنیا کی کتاب العیال (۲/۶۱۷)۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جب (کوئی) آدمی مرجاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ سوائے تین سببوں کے ٹوٹ جاتا ہے (۱) اس نے دنیا کو نفع بخش علم عطا کیا ہو (۲) یا اس نے اپنے پیچھے نیک بچہ چھوڑا ہو جو اس کیلئے دعا کرتا ہو (۳) یا اس نے اپنی زندگی میں ایسا رفاہ عامہ کا کام کیا ہو جو اس کیلئے صدقہ جاریہ کا کام دے۔

اولاد کی تعلیم و تربیت کی امانت سنبھالنے میں کوتاہی کرنے والا آدمی گنہ گار اور اللہ کا نافرمان ہوگا جو اپنی نافرمانی کا (ناقابل برداشت) بوجھ (روز قیامت) اللہ اور اس کے بندوں کے روبرو اٹھا کر لے آئے گا۔

حضرت حمید الضبعی نے کہا کہ ہم برابر سنا کرتے تھے کہ چند قومیں اپنے بچوں کو ہلاکت و بربادیوں کی طرف لے گئیں (کتاب العیال ۲/ ۶۲۲) (کیا آپ کو معلوم ہے کہ) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: (یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ) (التغابن/ ۱۴) اے ایمان والو! (اس بات سے) تم باخبر رہو کہ تمہارے ہی بیویوں اور بچوں میں تمہارے دشمن ہیں۔

لہٰذا وہ لوگ والدین کے دشمن بنیں گے جب وہ ان کی تربیت میں کوتاہی برتیں گے اور یہ چیز انہیں گناہ کے راہ پر کھڑی کردے گی۔

حضرت قتادہ بن دعامہ السدوسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے، کہ کہا جاتا ہے کہ بچہ جب بالغ ہو جائے اور اس کے باپ نے اس کی فوری شادی نہیں کی اور بچے کا پیر پھسل گیا (بدکاری کا شکار ہو گیا) تو باپ بھی گناہ میں شریک ہوگا۔ (دیکھئے کتاب العیال (۱/ ۱۷۲))

حضرت ابن جوزی نے صفوۃ الصفوۃ میں قلم بند کیا ہے کہ ایک بزرگ: حضرت مقاتل بن محمد العتکی نے فرمایا ہے، کہ میں ایک مرتبہ اپنے بھائی اور والد کے ہمراہ حضرت امام ابراہیم الحربی کے ہاں گیا، تو آپ نے میرے ابا سے دریافت فرمایا کہ کیا یہ تمہارے بچے ہیں؟ تو میرے والد نے ہاں کہا تو پھر آپ نے فرمایا کہ تم اس بات سے پرہیز کرو کہ بچے تمہیں کسی ایسی جگہ نہ دیکھ لیں، جس کے قریب جانے سے اللہ نے منع فرمایا ہے تو تم ان کی نگاہوں سے گر جاؤ گے اور (کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہو گے)۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تربیت میں اس قسم کی کوتاہی (ولی سے) حق ولایت (سرپرستی) ختم کردیتی ہے، اور صالح اولاد کو ایسے شخص کی زیر تربیت بھی نہ دینا چاہئے۔ کیونکہ کافر اور فاسق (نافرمان) کی ولایت جائز نہیں ہے، کیونکہ بچوں کے دین (اسلام) اور اخلاق پر ان کی تربیت سے برے اثرات مرتب ہونے کا خطرہ لاحق ہے۔ اور ہونا تو یہ چاہئے کہ برے اور نقصان دہ نشو نما سے بچوں کو آگاہ کیا جائے ان ابتدائی کج رویوں سے جنکا سامنا وہ بچے کرتے ہیں، جو ابھی سن تمیز (Awakening Period) کو پہنچے ہیں اور اب ان میں نفع بخش اور نقصان دہ چیزوں کے درمیان فرق کرنے کی صلاحیت اجاگر ہوئی ہے اور یہ صلاحیت بچوں میں یکساں نہیں ہوتی بلکہ ان کی اونچ نیچ ان کی ذہنی صلاحیتوں پر مبنی ہے اور یہی وہ ابتدائی صلاحیت اور طاقت ہوتی ہے جن میں شفقت کی بناء عموماً تساہل برتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بچہ ذہنی پختگی (سن رشد) کو پہنچتا ہے تو غلط چیزوں کا عادی ہوجاتا ہے، بلکہ اس کے رگ رگ میں وہ چیزیں رچ بس جاتی ہیں، اور اس کے دل و جان میں برائی گھر کرلیتی ہے، بے اعتدالی اور نقصان دہ چیز سے نفرت کا مادہ ختم ہوجاتا ہے تو (نتیجہ) بچے اور ان کے والدین، و دیگر اولیاء امور حیران و ششدر رہ جاتے ہیں، انتہائی بے چینی اور پریشانی میں مبتلا ہوجاتے ہیں کہ انہیں (یعنی اولاد کو) سیدھی راہ پر کس طرح لایا جائے تو گویا کہ ان کی زبوں حالی (present situation) اس آیت کی عکاسی کررہی ہے: (يَاحَسْرَتٰى عَلٰى مَافَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللهِ) (الزمر ۵٦) ترجمہ: ہائے میری حسرت (میرا پچھتاوا) اس پر جو میں نے اللہ کے معاملے میں کوتاہی برتی!

تو اب ہم سب کا یہ فرض بن گیا ہے کہ ہم اس اصل جو کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ پر مبنی ہے اس کو خوب بیان کریں اور جو کہ فطرت (Nature) اور عقیدۂ صحیحہ (Perfect Faith) عقل سلیم کی بنیادوں پر قائم ہے اور نیز سرپرستوں کو اس طرف متوجہ کریں تاکہ بچوں کی تربیت میں ان کے اولیاء کیلئے قاعدہ بنے اور ان کی دنیوی اور دینی دونوں نقصانوں کی ابتدائی راہوں سے محفوظ رکھا جائے۔ شرافت اور خاص کر لاج و شرم، غیرت و پردہ کو ختم کردینے والی ابتدائی اشیاء حسب ذیل ہیں۔

۱۔ فاسق کی حضانت (پرورش) امام بخاری کے پاس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يهودَانِه، أَوْيَنَصِّرَانِه، أَوْ يُمَجِّسَانِه ......''

ترجمہ: پیدا ہونے والا (ہر بچہ) فطرت (اور اصلیت) پر پیدا ہوتا ہے، اس کے بعد اس کے ماں باپ یا تو اسکو یہودی بناتے ہیں، یا نصرانی بناتے ہیں یا مجوسی بناتے ہیں۔ یہ حدیث عظیم اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ ماں باپ کا بچے پر کتنا زور اور بس چلتا ہے اور وہ دونوں اس کو فطرت حسنہ سے کفر وفسق (گناہ ونافرمانی) کی طرف پھیر سکتے ہیں، تو یہ بچوں کے بگاڑ کی شروعات ہیں۔

جب ایسی بات ہے تو ذرا غور فرمایئے کہ اس ماں کا بچے پر کتنا برا اثر پڑے گا جو بے حیا اور بے پردہ ہے اور اگر وہ بکثرت گھر سے نکلنے والی (آوارہ گرد) ہو اور اگر وہ بے پردہ، عریاں ہو، اور اگر وہ اجنبی مردوں کی محفل میں شریک ہوتی ہو وغیرہ وغیرہ۔ جب یہ ساری باتیں یا ان میں سے چند باتیں کسی ماں یا سرپرست میں ہیں تو اس کی تربیت بلاشبہ لڑکی کو بگاڑ کا سبب بنے گی اور اس کو پردہ غیرت، شرم وحیاء، پاک دامنی وغیرہ سے دور کرے گی اور اس طرح کی تربیت فطری تعلیم نہیں کہلائے گی۔

ان باتوں سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ گھر کی خادمہ (نوکرانی) اور مربیہ کی تربیت کا بچوں پر کتنا گہرا- ایجابی اور سلبی اثر مرتب ہوسکتا ہے۔ اور اس بناء پر علمائے امت نے یہ طے کیا کہ کافر یا فاسق کو حضانت (بچوں کی پرورش) کا حق نہیں ہوگا اس سے بچوں کے ایمان واستقامت اخلاق وکردار کو خطرہ لاحق ہونے کا اندیشہ ہے۔

۲۔ بڑے بچوں کے ساتھ ایک ہی بستر پر سونا: اس سلسلہ میں ایک روایت حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے: ''مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ لِسَبْعٍ، وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا لِعَشْرٍ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ'' (رواہ أحمد، وأبوداؤد رحمہما اللہ) اے لوگو! تم اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوجائیں، اور پھر ان کے بستروں کو الگ کردیا کرو۔ جب وہ دس سال کے ہوں!

دیکھیے! اس حدیث کے مضمون کو کہ بھائی بہن جب دس سال کے ہوجائیں تو انہیں الگ الگ بستر پر سلایا جائے، یہاں سے ان کی انفرادیت کا احساس دلایا جارہا ہے، لہٰذا بچے جب دس

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سال کے ہوجائیں تو ماں باپ اور اولیاء امور پر یہ ضروری ہے کہ وہ ان کے بستر الگ کردیں اور انہیں آپس میں (بے دھڑک) ملنے نہ دیں تاکہ ان کے دلوں میں بچپن ہی سے شرم وحیاء، عفت وعصمت کی حفاظت کے بیج بوئیں کیونکہ اس طرح نہ کرنے میں شہوت بھڑکنے کا اندیشہ ہے جس کی شروعات کے اہم اسباب میں : باہمی اختلاط ہے، اور (قاعدہ) ہے کہ جو کوئی شخص چراگاہ کے اطراف چکر لگائے گا تو بہت ممکن ہے کہ وہ اس میں داخل ہوجائے! (اور چر لے!)

حضرت امام ابراہیم الحربی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ بچوں میں بگاڑ کی پہل انہیں کے ذریعہ ہوا کرتی ہے (ذم الهوىٰ برائے ابن جوزی)

۳۔ نرسری (Nursery) مدارس کے طلباء وطالبات کا اختلاط:

گھروں کے باہر بچوں کا باہمی میل جول ان ہی مدارس سے شروع ہوتا ہے۔ (آپ ذرا غور فرمایئے) کہ گھروں کے اندر ماں باپ کی نگرانی میں اولاد کا بستروں میں ایک ساتھ سونا شرعاً ممنوع ہے تو گھروں کے باہر کیا حال ہوگا جب کہ وہاں والدین کی نگرانی غائب ہے، لہٰذا والدین پر ضروری ہے کہ وہ اپنی اولاد کو ان اختلاط کے گھروں میں ڈھکیلنے سے باز آئیں اور اسکے بارے میں اللہ سے ڈرا کریں۔

۴۔ گلدستوں کا پیش کرنا: آوارگی، بے ہودگی اور عریانیت کا پیش خیمہ ہے اور بے حیائی اور غیرت کے چیتھڑے اڑانے والے ابتدائی کام ہیں جو بچی کے دل میں گھر کرتے ہیں اور پھر وہ اپنی ہم جنس لڑکیوں میں جنگل میں آگ کی طرح پھیل جاتی ہیں تو اے اللہ کے بندو! تم اپنی اولاد کی تربیت اور نگرانی کے معاملے میں اللہ سے ڈرو!

۵۔ لباس میں عریانیت اور بے پردگی کی پہل: باشعور (Sensefull) لڑکی کو وہ لباس پہنانا جو کہ ان عورتوں کیلئے ناجائز ہے جیسے چست اور جسم نظر آنے والا شفاف لباس یا وہ لباس جو اس کے سارے جسم کو چھپاتا نہ ہو، اور وہ کہ اس میں تصویریں یا صلیب (Square) ہوں یا پھر مردوں، کافر عورتوں سے مشابہت رکھنے والا یا ان جیسا کوئی اور نوعیت کا بے حیا لباس جو تجربے سے معلوم ہوگیا کہ وہ پیشہ ور عورتوں کا ہے جو اپنی عزتوں کا سودہ کرتی ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے ایسے تمام لباسوں سے پناہ مانگتے ہیں اور اسی طرح وہ اعمال طلب کرتے ہیں جن سے ہمارا انجام درست ہو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دسویں اصل

محرم اور دیگر مومن عورتوں کی حفاظت اور انکے بارے میں غیرت معنوی کا بیان

پردے کی حفاظت اور بے پردگی، آوارہ گردی، ناجائز اختلاط کی روک تھام کے معاملے میں غیرت معنوی ہتھیار ہے، اور غیرت وہ خصلت ہے جس کو اللہ نے انسان میں اس روحانی (اندرونی) قوت کی شکل میں ودیعت کی ہے جس سے عورتوں کی عزت، شرافت اور پاکدامنی کو ہر مجرم اور بے ہودے سے بچائی جائے۔ دین اسلام میں غیرت پسندیدہ عادت ہے اور جائز جستجو اور جہاد ہے، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

۱۔ ''اِن اللہَ یَغارُ، وَاِنَّ الْمُؤمِنَ یَغَارُ، وَاِنّ غیرة الله أن یأتی المؤمن ماحَرَّمَ اللہ عَلَیہ۔ (متفق علیہ)

ترجمہ: بے شک اللہ غیرت رکھتا ہے اور مومن بھی غیرت رکھتا ہے اور یقیناً اللہ کی غیرت یہ ہے کہ مؤمن شخص وہ حرکت کرے جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔

۲۔ ''مَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْد'' (ترمذی) ترجمہ: جو شخص اپنے گھر والوں کی (عزت کے بارے میں لڑائی کرتے ہوئے) مارا جائے وہ شہید ہے۔

۳۔ ''مَنْ مَاتَ دُوْنَ عِرْضِهٖ فَهُوَ شَهِيْد'' جو اپنی عزت کی حفاظت میں مارا جائے تو وہ بھی شہید ہے۔

لہٰذا پردہ حرمتوں کی بے حرمتی پر غیرت انسانی کو بڑھاوا دینے والا عظیم مددگار ہے، اور وہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس عظیم کردار کو خاندانوں اور نسلوں میں پیدا کرنے والا بڑا سبب ہے، جیسے کہ عورتوں کی غیرت ان کی شرافتوں اور آبروں پر، ان کے اولیاء اور ذمہ دار سرپرستوں کی غیرت ان کی عزتوں پر اور تمام مومنوں کی غیرت کہ دوسرے مومنوں کی آبروریزی ہو ان سب کی غیرتوں کا محافظ پردہ ہے اور وہ اسی طرح ڈھال ہے ہر اس حملے کیلئے جو کہ اس کی شرافت، پاکیزگی، عفت وعصمت کو دھکا پہنچائے اور اگرچہ کہ اجنبی نگاہ ہی ان کی طرف کیوں نہ اٹھے۔

اسی لئے غیرت کے برعکس دیاثة (بھڑواپن، رزالت) ہے اور غیرت مند کے مقابلے میں دیوث ہے جو اپنی عورتوں کی فحش اور بدکاری کو برداشت کر لیتا ہے اور اس کی غیرت اس نچلی حرکت پر جاگتی نہیں ہے۔

اور اسی لئے شریعت پاک نے بے پردگی اور رزالت پن کے سارے راستے اور اسباب ختم کر دیئے، اس سے متعلق علامہ احمد شاکر کا ایک نفیس اور عمدہ بیان عرض خدمت ہے جو کہ درج ذیل حضرت ابو ہریرہ کی حدیث پر آپ نے شرح وتعلیق کے طور پر قلم بند کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا ہے: ''مامن امرأة تطيبت للمسجد فيقبل الله لها صلاة حتى تغتسل منه اغتسالها من الجنابة''۔ (مسند احمد، ۲۹۷)

ترجمہ: جو کوئی عورت مسجد جاتے ہوئے خوشبو لگائے تو اللہ اس کی نماز قبول کر لے گا بعد اس کے کہ وہ غسل جنابت کی طرح غسل کرے گی، چنانچہ علامہ مذکور رحمہ اللہ نے مسند احمد کی تحقیق (۱۵/ ۱۰۸۔۱۰۹) میں یوں لکھا ہے:

اے مسلمان مرد اور عورت!

تم خوب غور کرو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے معاملے میں کتنی سخت ناراضگی کا اظہار کیا جو کہ اپنے رب کی عبادت کیلئے خوشبو لگا کر مسجد جاتی ہے، اس کی نماز قبول نہیں کی جائے گی جب تک کہ وہ غسل جنابت کی طرح غسل نہ کرے اور خوشبو کا اثر پوری طرح زائل نہ ہو جائے۔ غور فرمایئے اس روایت پر اور پھر دیکھئے اس زمانے کی ان فاجر اور بدکار عورتوں کی روش پر جو عزت وشرافت کی دھجیاں اڑاتی ہیں اور پھر بھی اسلام کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتی ہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یعنی اسلام سے اپنا ناطہ جوڑتی ہیں جو کہ سراسر بہتان اور جھوٹ ہے اور ان کی مدد کرتے ہیں وہ فاجر اور بدکار مرد جو اللہ اور اس کے رسول کے خلاف جرأت مندانہ اقدام کرتے ہیں اور اسلام کے بدیہی امور پر بھی ان کی خلاف ورزی ہے۔

ان سب کا دعویٰ ہے کہ عورت کی بے پردگی میں کوئی حرج (بات) نہیں ہے، اور اس طرح وہ ننگی اور بدکار بن کر نکلتی ہے اور بازاروں اور کلبوں، لہو ولعب کی جگہوں میں اجنبی مردوں سے میل جول رکھتی ہیں، بات اسی پر ختم نہیں ہوتی بلکہ وہ دعویٰ کرتی ہیں کہ اسلام نے انہیں علمی سفروں سے منع نہیں کیا، اور وہ انہیں اجازت دیتے ہیں کہ عورتیں سیاسی مناصب پر بھی فائز ہو جائیں۔

بلکہ دیکھو تم ان فاجر اور بدچلن عورتوں کے عجیب منظر جب وہ بازاروں اور عام راہوں پر نکلتی ہیں تو اپنے چہرے کیسے کھلے رکھے ہوئے ہوتی ہیں اور ان تمام اعضاء کو عیاں رکھ کر وہ چلتی ہیں جن کو اللہ اور اس کے رسول نے چھپانے کا حکم دیا ہے[1]۔

تم آج کی عورت کو دیکھو گے اس حال میں کہ اس نے خوب سنوار سنگار کے اپنا چہرہ کھلا رکھا ہے اتنا ہی نہیں بلکہ اس کے پستان، سینہ، پیٹھ، بغل، زیر بغل، سارے اعضا اس کے ننگے ہیں اور لباس وہ پہنتی ہے ایسا جو کہ سارا جسم اس کا نکھر کے سامنے آتا ہے بلکہ اس کو اور خوش نما بنا کر وہ دکھلاتی ہیں، یہی حال ہمیشہ رہتا ہے بلکہ رمضان کے دنوں میں ان کے (روزہ کی حالت) میں بھی ان عورتوں کا یہی حال ہے جو نہ خود شرم کرتی ہیں اور نہ ان کے سرپرست ان حرکتوں پر شرم محسوس کرتے ہیں۔ ارے وہ کیسے دیوث (بے شرم و بے حیا، رذیل) لوگ ہیں اب اگر تم چاہو تو کہو کہ کیا یہ مسلمان مرد اور عورت ہیں۔ ختم شد۔

اب مصنف کتاب نے کہا: میں رقمطراز ہوں کہ اگر تم پردے کی خوبی جاننا چاہتے ہو اور اسی طرح اجنبی مردوں سے عورتیں اپنے چہرے چھپانے میں کیا بھلائی ہے تو ذرا باپردہ (باحیا) عورتوں کے حال ملاحظہ ہوں، کہ شرم وحیاء ان پر کس قدر غالب ہے، بازاروں میں لوگوں کی بھیڑ سے وہ کس طرح گریز کرتی ہیں، نچلی حرکتوں سے وہ کس قدر اپنی حفاظت کرتی ہیں اور بدکار مردوں کی نگاہوں سے وہ اپنے آپ کو کیسے بچاتی ہیں؟

---

[1] مسند احمد (۲/۲۹۷) وزاد: "فاذهبی فاغتسلی" تم جاؤ اور غسل کرو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اب ذرا اِن کے والدین اور سر پرستوں کا حال بھی ملاحظہ ہو کہ ان کے ہاں شرافت نفس کس قدر محبوب ہے، اور اپنی محترم خواتین کے اعلیٰ اوصاف کی وہ کس قدر حفاظت کرتے ہیں۔ ان خوبیوں کو اور پھر ان محترم لوگوں کے حال کا موازنہ کیجئے اس بے شرم اور بے پردہ عورت کے حال سے جو اپنا چہرہ کھلا رکھتی ہے اور مردوں سے بلا (جھجک) منہ ملا کر بات کرتی ہے چہرے سے چہرہ ملاتی ہے جس قدر وہ بے حیا اور بے شرم ہے اس قدر نسوانی خوبیاں اس میں گھٹ گئی ہیں (اور آپ کو تعجب ہوگا کہ) آوارہ اور بے شرم عورت بدکار اجنبی مرد سے اس طرح گھل مل کر بات کرتی ہے کہ دیکھنے والا یہ اندازہ لگائے گا کہ وہ دونوں میاں بیوی ہیں جن کے عقد کے گواہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں اور اس حال میں اس عورت کا حقیقی شوہر (دیوث) دیکھ لے گا تو اس کو کچھ محسوس نہیں ہوگا کیونکہ اس کی غیرت مر چکی ہے، اللہ ہمیں غیرت کے ختم ہو جانے اور برے انجام کو دیکھنے سے اپنی پناہ میں رکھے۔

(ارے میاں) ایسے شوہروں کا کیا ناطہ اس بدو سے جس نے کسی کو اپنی بیوی کی طرف نظر ڈالتے ہوئے دیکھ لیا تو اس نے غیرت کے مارے اس عورت کو طلاق دیدی۔ اور جب اس کی اس حرکت پر عتاب کیا گیا تو اس نے اپنا مشہور قصیدہ ہائیہ (جس کی طرح حرف ہ پر مشتمل ہے) سنایا جس کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

۱. واترک حبّها من غیر بَغْض   وذاک لکثرة الشّرکاء

اس کی محبت سے ہاتھ دھولو بغیر ناراضی کے

کیونکہ اس کے بہت سارے حصہ دار ہیں

۲. إذا وقع الذُّبابُ علی طَعَامٍ   رَفعتُ یَدِی و نَفْسِی تَشْتَهِیها

کسی غذا پر جب بھی کوئی مکھی منہ ڈالے

تو میں اس سے چاہت کے باوجود اپنا ہاتھ کھینچ لوں گا

۳. تَجْتَنِبُ الاسُوْدُ وُرُوْدَ مَاءٍ   إذا رأت الْكِلابُ وَلَغْنَ فیه

اور کالا سانپ پنگھٹ سے دور جائے گا

اگر اس نے کتوں کو اس میں منہ ڈالتے ہوئے دیکھ لیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور یہ شوہراس ایک عربی خاتون (کی غیرت میں) کب برابری کریں گے کہ اس کا آنچل (اوڑھنی) اس کے چہرے سے گر گیا تو اس نے اس کو ایک ہاتھ سے اٹھایا اور دوسرے ہاتھ سے اپنے چہرے کو ڈھانک لیا، اس سلسلہ میں کسی نے کیا خوب کہا:

سقط النصيف ولم تُرِد إسقاطَهٗ　　فتناولتْه واتَّقَتْنا بِاليد

گر گئی اوڑھنی اس عورت سے جب کہ اس نے چاہا نہیں

تو اس نے فوراً اس کو اٹھالیا اپنے ہاتھ سے اور اپنا چہرہ ہم سے بچالیا

ان تمام خوبیوں سے اعلیٰ اور برتر شیخ مدین (حضرت شعیب علیہ السلام) کے دو بیٹوں کا قصہ ہے کہ اللہ نے فرمایا ہے

(فجاءته إحداهما تمشي على استحياء)(القصص/۲۵) ترجمہ: ان دونوں (لڑکیوں) میں سے ایک مارے شرم کے (لرزہ براندام ہوکر) چلی آتی ہے۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت - جس کی سند صحیح ہے - کہ آپ نے فرمایا: جاءت تمشي على استحياء قائلةً بثوبها على وجهها، ليست بسلفع من النساء ولا جة، خرّاجة[1] ترجمہ: وہ (عورت) شرم کے مارے اپنے کپڑے کو چہرے پر ڈالتے ہوئے چلی آ رہی تھی وہ ان بے شرم اور آوارہ (بلاضرورت) گھومنے پھرنے والی عورتوں میں سے نہیں تھی۔

اسی آیت میں اُدب (احترام) عفت و پاکیزگی، شرم و حیاء کی اونچائیاں ہیں جنہیں شیخ کی بیٹی نے اپنے تحفظ اور بچاؤ سے حاصل کرلیا ہے۔ (غور کیجئے) ان کے اس قول پر کہ انہوں نے کہا:

(ان أبي يدعوك لِيَجْزِيَك أجر ما سقيت لنا)(القصص:۲۵) ترجمہ: بے شک میرے باپ آپ کو بلا رہے ہیں تا کہ وہ آپ کو ہماری بکریوں کے پانی پلانے کی جزاء (بدلہ) دیں۔

تو انہوں نے اپنے باپ کی طرف سے دعوت پیش کی تا کہ شک اور شبہ کی آلودگی سے آپ کا دامن محفوظ رہے۔

---

[1] ...... تفسیر ابن کثیر ۳/ ۳۸۴

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسری فصل

ابومحمد عبدالحق الاشبیلی رحمہ اللہ نے (کیا خوب) فرمایا ہے:

۱. لا یخد عنک عن دین الهدی نَفَرٌ لـم یرزقوا فی التماس الحق تأییدا

تمہیں دین ہدایت سے ایسا کوئی دھوکا نہ دے سکے

جو کہ حق کی تلاش میں کسی بھی مدد و تائید سے محروم کیے گئے ہیں

۲. عُمْيُ القلوب عروا عن کل قائدة لأنهم کفروا بالله تَقْلیدا

وہ دلوں کے اندھے ہیں، ہر طرح کی رہنمائی سے خالی ہیں

کیونکہ انہوں نے تقلید کی آڑ میں اللہ کا انکار کیا

(حدیقۃ محب الدین الخطیب)

دوسری فصل کی تفصیل

عورت کو رذالت (حیاء سوز حرکات) کی دعوت دینے والوں کا بیان

اللہ کی تعریف، اور اس کے رسول پر درود و دعائے انزال رحمت کے بعد پیش خدمت ہے کہ ہم نے اب تک مومن عورتوں کی عزت و احترام، آبرو سے متعلق بہت ساری باتوں کا بیان کیا اور وہ اصول و ضوابط بیان کیے جن پر نسوانیت قائم ہے، اس پر کسی زیادتی اور بے راہ روی سے اجتناب پر وہ اصول محفوظ رہیں گے۔ لیکن بعض وہ لوگ جن کے دلوں میں کھوٹ ہے، وہ اپنے نعروں کے ذریعہ عورتوں پر زیادتی اور ان کی بگاڑ پر تلے ہوئے ہیں۔ اللہ ہمیں پناہ دے اس بات سے کہ ہمارے سامنے برائی کا کوئی اعلان ہو اور اس کی نداء ہمارے کانوں پر پڑے نیکی سے لوگوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کورو کا جائے بلکہ اس کو ختم ہی کیا جائے اور اس ظلم و بربریت کے خلاف ہم مصلحین کا کوئی نعرہ خیر بلند ہو جو ہر شہری اور دیہاتی کے کان میں پڑے۔ تا کہ بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا فریضہ انجام دیا جائے، اور دین پر کوئی آنچ آنے نہ دیا جائے۔ بے ہودہ لوگوں کی چیخ و پکار کے غار میں مسلمانوں کو گرنے سے آگاہ کیا جائے۔ اور یہی وہ ذرائع ہیں جن سے عزت و شرافتوں کی حفاظت کی جاسکتی ہے۔ اور گندے کاموں کی روک تھام کی جاسکتی ہے۔ اور نادانوں (بے وقوفوں) پر پابندی لگائی جاسکتی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ (معاشرے میں) برائیاں صغیرہ اور کبیرہ گناہوں پر خاموشی برتنے سے پھیلتی ہیں، اور صغیرہ گناہوں پر تاویل سے بھی وہ پھیلتی ہیں۔ بالخصوص ان دنوں میں جب کہ ہم ایسے لوگوں کو بکثرت دیکھ رہے ہیں جو بڑے نادان اور عقل سے کورے، فتنہ ور، یورپی تہذیب کے گرویدہ، اور اپنی قلمی صلاحیتوں کے ذریعہ اللہ کے دین اور اس کی شریعت سے کھیل رہے ہیں۔ صحافت (انشاء پردازی) اور اعلام (Media) کے نام پر وہ اترا رہے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے سینے برائی کے لئے کھول رکھے ہیں، بری باتوں سے ان کے زبان ہمیشہ تر رہتے ہیں۔ اور گندی باتوں کی ترویج میں ان کے قلم چل پڑے ہیں اور بے لگام ہو گئے ہیں۔ اور ان کی یہ ساری حرکتیں ایک ہی حقیقت پر مبنی ہیں: وہ ہے شریعت سے بے پرواہی اور فطرت سے مخالفت میں حد سے گزر جانا، اور اسی طرح مسلمان عورتوں پر نچلی حرکتوں کی چھاپ لگانا، اور انہیں شرافت اور اچھی عادتوں سے دور کرنا۔

ہر کام (دشمنان اسلام) کے آزادئ عورت، اور تمام کاموں میں عورت و مردوں کے باہمی حقوق کی یکسانیت جیسی جھوٹی دعوتوں سے کئے جارہے ہیں تا کہ عورتوں کو پردے سے الگ کرنے اور پھر بے پردگی، اجنبیوں سے میل ملاپ والے جرائم سے انہیں ہمکنار کیا جائے اور رہا سہا پردہ بھی اپنے ناکام نعروں سے ان تمام مسلم خواتین سے دور کیا جائے جن عورتوں نے اپنی مرضی کو اللہ کے حوالے کر دیا اور محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع تسلیم کر لی۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور انہیں ثابت قدم رکھے، اور ہم گمراہی سے اپنی برأت ظاہر کرتے ہیں، اور برے انجام سے اس پاک پروردگار کے ذریعہ پناہ میں آنے کے متمنی ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور یہ امت کے دھوکے باز، ہلاکت میں جھونکنے والے، اپنے گھر اور خاندان ساری انسانیت بلکہ اپنے آپ کی نظر میں ناپسند (ہونے کے باوجود) ان کی (بے جا) جرأت دوبالا ہوگئی ہے اور ان کا مکروفریب دورنگی ہوگیا ہے۔ ان کی موشگافیوں اور قلمی کاوشوں سے کہ (دینی) ذرائع و وسائل کو ڈھانے لگ گئے نچلی اور گندی عادتوں کے بند توڑنے لگے ہیں اور دوسری طرف شرافتوں کے قلعے ڈھانے لگے اور پھر شرافت اور شریفوں سے کھیلنے لگے ہیں۔

اور ہاں ان یورپ کے گرویدہ لوگوں نے عورت کے نجی معاملات میں خوب لکھا اور اس کے تمام عملی میدان ٹٹول ڈالے۔ صرف اس کی مادری شفقت، فطرت، اور آبرو کی حفاظت والے پہلوان کے شر سے محفوظ رہے۔

(ان کی) عورت سے متعلق کبھی نہ ختم ہونے والی یہ مصیبت اور کھلا بے ہودہ پن، فحش گوئی سے تمام ذرائع اعلام عورت کے نام پر جھوٹے آنسو ان کے حقوق کے لئے لڑائی وغیرہ کے ڈھونگ رچانے سے بھرے پڑے ہیں۔ بلکہ وہ عورت کی آزادی، اور اس کو تمام احکام اور امور میں مرد کے دوش بدوش کھڑا کرنے کی وہ لڑائی لڑ رہے ہیں۔ تاکہ وہ (ان کوششوں کے ذریعہ) یورپی تہذیب کے یہ فدائی ان کے ناپاک ارادوں کے تہہ تک پہنچ سکیں کہ وہ (باعزت اور محترم) خاتون کو زندگی کے تمام میدانوں کی طرف گھسیٹیں، (ناجائز) میل جول، بے پردگی کو ان میں عام کریں بلکہ (ان کی پوری کوشش ہے کہ) عورت خود اپنی مرضی سے اپنا ہاتھ چہرے کی طرف بڑھائے اور اس کو بے نقاب کرلے، اور عزت و آبرو کی تمام بنیادیں ڈھادے۔

ہاں! جب پردہ چاک ہوگیا اور چہرہ کھل گیا تو اب مت پوچھئے کہ غیرت مندوں کی آنکھوں کا جھکنا، نچلی عادتوں کا پھیلنا، سایۂ شرافت کا ڈھلنا، دین سے ہاتھ دھولینا، آوارگی اور بے پردگی کا عام ہونا وغیرہ وغیرہ۔ اتنا ہی نہیں بلکہ شرم وحیاء کی دھجیاں اڑنے کی توقع اور زنا کرنے والی عورتیں اور مردوں کا آپس میں ایک دوسرے کا کھلے عام فائدہ اُٹھانا اور پھر عورت کسی ایک کی ہوکر نہ رہے گی بلکہ وہ جس پر چاہے اپنے آپ کو لٹادے گی۔

علامہ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے درج ذیل آیت کی تفسیر میں زیر نظر تفسیر کی ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(وَاللهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا) (النساء:۲۷)

ترجمہ: اور اللہ تعالے چاہتا ہے کہ وہ تمہاری توبہ قبول کر لے، مگر وہ لوگ جو اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم اس سے بہت دور ہٹ جاؤ۔

حضرت مجاہد بن جبر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ (وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ) سے مراد: زنا کرنے والے لوگ ہیں، اور (أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا) سے مراد ہے کہ: مسلمان اس طرح زنا کرتے ہیں جس طرح وہ لوگ (یعنی اغیار) اسی طرح کہ زنا کرتے ہیں بالکل اللہ کے اس قول میں اس حالت کی تصویر کشی ہوئی ہے:

(وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ) (القلم/۹) ترجمہ: انہوں نے چاہا کہ ذرا نرمی اختیار کریں تو وہ بھی نرم پڑ جائیں۔

عورت کی بگاڑ کا یہ معاملہ آگے بڑھ کر عالم اسلامی کی فساد کا سبب بن جاتا ہے اور یہ غلط (ناکام) منصوبہ (پلان) آج ہی کی ایجاد نہیں ہے بلکہ یہ ڈگر (روش) آشنا ہے، بہت سارے اسلامی ممالک میں بدروش لوگوں نے ایسا کیا ہے۔ بلکہ ہائے افسوس کہ انجام زنا کی ترویج تک پہنچ گیا ہے۔ اور حکومتوں کی اجازت سے بدکاری اور زنا کے اڈے قائم ہو گئے ہیں۔ بلکہ برسر عام گانے بجانے، رقص و سرور، (عریاں) اداکاری کے اسٹیج پروگرام عام ہو گئے۔ ان سے پیدا ہونے والے جرائم کی سزا نہ دیئے جانے کے قوانین بنائے گئے، اور ان پر عدم گرفت پر سب کی رضامندی ہے۔ اور اس طرح عزت و آبرو، اخلاق و آداب کی بنیادیں ڈھا دیئے جانے کے آثار مرتب ہونے لگے ہیں۔ اور اس گھناؤنے اور بے روک ٹوک حالات پر بھلا کون چپ رہے گا، سوائے اس کے جس کے دل سے اللہ نے بصیرت (حق کی روشنی) چھین لی ہو!

تو کیا آج کے زرخرید لوگ یہ چاہتے ہیں کہ حالات دوسرے ان ملکوں کی طرح ہو جائیں جو کہ اخلاق کی حد درجہ گراوٹ ناقابل برداشت اور گھناؤنے ہیں!

مبینہ آبروریزی، گندی عادتوں کا غلبہ، حدود الٰہی سے آگے بڑھ جانا، شریعت مطہرہ کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پابندیوں کو پامال کرنا وغیرہ وغیرہ جیسے گناہوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، اور دشمنان اسلام کی اندرونی شرارتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہم لوگوں کو پیام بیداری کے طور پر بیان کررہے ہیں کہ ہمارے بیچ مغربی تہذیب کے مروجین کام کررہے ہیں، اور بہت سارے سادہ مزاج بدکار چیلے ان کے لئے کام کررہے ہیں جو مسلمان عورتوں کے چہروں سے شرافت کا نقاب اتارنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ انہیں گندی عادتوں کی طرف گھسیٹنے میں کوئی کمی وہ نہیں کررہے ہیں۔ ان کے سارے کرتوتوں کا کچا چٹھا اس آیت کریمہ نے کھول دیا ہے:

﴿وَاللّٰهُ يُرِيْدُ أَنْ يَتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَ يُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلاً عَظِيْمًا﴾ (النساء:۲۷)

ترجمہ: اور اللہ تمہارے گناہوں کو معاف کرنا چاہتا ہے مگر خواہشات نفسانی کے پیروکار چاہتے ہیں کہ تم (اللہ کے راستے) سے پوری طرح ہٹ جاؤ۔

حضرت ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر (۸/ ۲۱۴۔ ۲۱۵) میں اس آیت کا معنی یوں بتلایا ہے:

(اے لوگو!) شہوت پرست، باطل کے گرویدہ، زنا کو عام کرنے والے، باپوں سے بہنوں کے نکاح کے متمنی تمہیں جادۂ حق سے دور کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ نے تمہیں جن کی اجازت دی ہے ان سے تمہیں ہٹانا چاہتے ہیں۔ اس کی اطاعت کے حدود سے گزر کر نافرمانی کی طرف تمہیں لے جانا چاہتے ہیں اور پھر نفسانی خواہشات کی اتباع میں وہ تمہیں اپنے برابر دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور ہماری یہ بات سچائی سے قریب تر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں (وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوَاتِ) کہا ہے یعنی اور وہ خواہشات نفسانی کے پیروکار چاہتے ہیں، تو اس نے انہیں برے نفسانی خواہشات کی اتباع کرنے والوں سے تعبیر کیا، اور اگر بات بھی ایسی ہی ہے تو درج بالا آیت کے معانی وہ ہوں گے جو اس کے ظاہر پر دال ہیں اور باطنی معنے مراد نہیں، جس پر اصل یا قیاس کا کوئی شاہد نہیں ہے۔ بات جب ایسی ہے تو وہ نفسانی شہوات کے پیروکار: یہود ونصاریٰ اور زناکار لوگوں کی صف میں شامل ہوں گے جو سب مقصد پرستی میں ایک تھیلے کے چٹے بٹے ہوں گے۔ اور جو شخص منجانب اللہ منع کردہ چیز کی پیروی کرے گا وہ شہوت پرست ہے۔ پہلی آیت کی تاویل سے مراد یہ ہے تو اس کی تاویل میں ہماری مختار رائے کا صحیح ہونا ضروری ہو گیا۔ (ختم شد)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان مجرموں نے اپنے مقاصد برلانے کے لئے غضب ناک، گمراہ کن نقوش راہ بنائی ہیں جو زندگی کے سارے پہلوؤں کے لئے شامل حال ہیں۔اور وہ درجِ ذیل ہیں:

ا۔حیات عامہ(Common Life)میں ان کی کج رویاں

ا۔ بے پردہ ہونے اور چہرے کو بے نقاب کرنے کی طرف دعوت، اور زبان حال سے سارے جسم کو پردے سے بالکل آزاد کرنے کی طرف دعوت ہے۔ ہر طرح کی عریاں لباس کی طرف دعوت ہے: جو کہ شکل سے پرفتن ہو، کوتاہ لباس سے ننگا پن چھلکے۔اور تنگ اتنا کہ تمام اعضاء جسمانی نکھر کر سامنے آئیں۔اور وہ لباس اتنا پتلا کہ عورت کا سارا جسم کھلا نظر آئے۔اور لباس کے معاملے میں مردوں کی اور کافر عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے کی دعوت دیتی ہے۔

۲۔ گھروں کے اندر تمام قسم کے پردوں کو ختم کر کے اجنبیوں سے میل جول کی طرف دعوت دینی ہے۔

۳۔ ترقی زندگی کے میدان میں عورت اور مرد کو ایک کرنے کی دعوت تا کہ عورت عام راستوں اور جگہوں میں بے پردہ اور بے حیاء ہو کر نکلے۔

۴۔ عام اجتماعات، مختلف کمیٹیاں، کانفرنس، سمینار، محفلیں، اور کلبوں جلسے جلوس میں عورت کو شریک ہونے کی دعوت تا کہ وہ بات میں لچک اور گفتگو میں نرمی اختیار کر لے۔ اجنبی مردوں سے مصافحہ وغیرہ کو بُرا نہ سمجھے، اور پھر اپنے منگیتر سے عقد سے قبل مصافحہ اور بات چیت کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہ کرے۔

عورت کو اس بات کی طرف بلانا کہ وہ جذبات برانگیختہ کرنے والے لباس پہن کر اجنبی مردوں کے سامنے نکلے، ان کے سامنے چلے پھرے، کریم اور پاؤڈر (Cream and Powder) وغیرہ اسباب زینت خوب، مہکدار خوشبو لگا کر، نوجوان اور کنواریوں کا لباس اور اونچی ایڑی والے جوتے اور دیگر فریفتہ کرنے والے، جذبات برانگیختہ اور فتنہ پرور وسائل سے مزین ہو کر گھومتی رہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۵۔ عورتوں کیلئے خاص کلب کھولے جائیں، شعر و شاعری کے شبینہ پروگرام، زنانہ محفل قوالیاں منعقد کئے جائیں اور تمام لوگوں کو شرکت کی دعوت دی جائے۔

۶۔ زنانہ انٹرنٹ سنٹر کھولے جائیں، اور ان میں باہمی اختلاط کے مواقع فراہم ہوں۔

۷۔ عورت کو گاڑی و دیگر وسائل حمل و نقل خود چلانے کے مواقع فراہم کرنے کی طرف دعوت عام دی جائے۔

۸۔ عورت کے ساتھ وجود محرم کے معاملے میں نرمی برتی جائے اس کی کچھ صورتیں درج ذیل ہیں: ● عورت کو بلا محرم کے سفر کرنے کی طرف دعوت دی جائے۔ ● علم حاصل کرنے کیلئے دنیا کے مشرقی و مغربی علاقوں کی طرف بغیر محرم کے سفر کرے۔ ● بڑے تاجروں (Businessmen) کے تجارتی اجتماعات (Commercial Meetings) میں بلا جھجک تنہا شرکت کیلئے جائے۔

۹۔ اجنبی (مرد) اور عورتوں کے ساتھ خلوت والی نشستوں کی سہولت عورت کے لئے فراہم کی جائے۔ عقد نکاح سے پہلے ہی ہونے والے شوہر سے تنہا ملاقاتیں بھی ہوتی رہیں۔

۱۰۔ ہر قسم کے کرتب و فنون (Arts & Crafts) میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی طرف عورت کو ابھارا جائے۔

۱۱۔ گانے بجانے اور اداکاری کے معاملے میں اپنا کردار ادا کرنے کی طرف عورت کو دعوت دی جائے۔ حسن کے مقابلوں میں شرکت کی بھی اس کو دعوت دی جائے۔

۱۲۔ یورپی لباس بنانے والے افراد میں شرکت کی اس کو اجازت دی جائے۔

۱۳۔ کھیل کود کے میدانوں میں بھی عورت کو حصہ لینے کی طرف دعوت دی جائے۔ چنانچہ زنانہ فٹ بال ٹیم تشکیل دینے کا مطالبہ کیا جائے۔ عورت کو گھوڑ سوار کرنے اور گھوڑوں کے مقابلے میں حصہ لینے کا موقع فراہم کیا جائے۔ سائیکل یا سائیکل موٹر کی سواری کرنے کا عورت کو موقع دیا جائے۔

۱۴۔ عام مرکزوں اور کلبوں میں عورتوں کیلئے (حوض پیراکی) Swimming Pools بنائے جائیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔ عورت کے بالوں کو لے کر بہت سارے نامناسب اشتہارات شائع کئے جائیں۔ پلک کے بال نوچنا، مردوں کی مشابہت میں سر کے بال کاٹ لینا یا پھر بال کٹوا کر کافر عورتوں سے یگانگت اختیار کرنا وغیرہ۔

میڈیا کی دنیا میں

۱۶۔ اخبار و میگزین وغیرہ میں عورت کی تصویریں شائع کرنا۔

۱۷۔ پردہ (Screen) ٹیلی ویژن پر گویا، اداکار، ماڈلسٹ (فیشن شو میں حصہ لینے والی)، اناؤنسر وغیرہ بن کر سامنے آنا۔

۱۸۔ ریڈیو یا ٹیلی ویژن کے اسٹیج پروگراموں میں حصہ لینے میں پیش پیش رہنا، غیر مرد و عورت کے درمیان ہونے والے گندے مکالموں میں شرکت کرنا۔

۱۹۔ گندے اخبار و میگزین کے سرورق پر اپنی گندی تصویریں شائع کر کے ان کو بڑھاوا دینا۔

۲۰۔ تجارتی اشتہارات و اعلانات میں عورت کو استعمال کرنا۔

۲۱۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبار وغیرہ کے ذریعہ اجنبی مردوں اور عورتوں کے درمیان دوستی قائم کرنے والے عمل کی طرف دعوت دینا اور وہ آپس میں گانوں کو بطور تحفہ پیش کرنا۔

۲۲۔ سماج کے ناموں اور مقبول قائدین، سربراہوں کے آغوش میں ہم کنار ہونا، اور بوسہ بازی کے مناظر، مختلف وسائل اعلام کے ذریعہ برسر عام لانا۔

تعلیمی میدان میں عورت پر زیادتیاں

۲۳۔ مخلوط تعلیم کی طرف ابھارنا۔

۲۴۔ اجنبی مرد عورتوں کو، اور عورتیں مردوں کو (کھلے طور پر) تعلیم دینا۔

۲۵۔ مدارس نسوان میں کھیل کود (Sports) کے مختلف پروگراموں میں عورت کو حصہ لینے پر ابھارنا۔ یہ اس بات کا پیش خیمہ ہے کہ عورتوں کیلئے عمدہ فنون کا مستقل مدرسہ قائم کیا جائے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کام کاج کے میدان میں عورت کو حربہ بنانا

۲۶۔ مردوں کے برابر حیاتِ عامہ کے ہر میدان میں صنفِ نازک کو کام کرنے کے مواقع فراہم کرنے کی طرف دعوت دینا۔

۲۷۔ عام تجارت گاہوں، ہوٹلوں، ہوائی جہازوں، وزارتوں، تجارتی ادارے (Chamber of Commerce)، کمپنیاں، عوامی املاک و جائداد وغیرہ میں عورت کو کام کرنے کی طرف دعوت دینا۔

۲۸۔ انجینئرنگ اور تعمیراتی میدان (Engineering and Architection) میں عورت کو کام کا موقع دینا۔ سفر و سیاحت (Travelling and Tourism) کے شعبے میں نسے زنانہ دفاتر (آفس) کھولنا۔

ان سے تمام جسمانی پیشے (Plumbing & Electrition) وغیرہ کاموں میں عورت کو حصہ لینے کی دعوت دینے کی راہیں کھلتی ہیں۔

۲۹۔ عورت کو Sales Girl بنانے کی دعوت دی جائے۔ اور پھر فوجداری اور تھانیداری نظام (Police and Military Department) میں حصہ لینے کی دعوت دی جائے۔ سیاسی میدان (Parliament, Assembly & Elections) میں شرکت کی بھی دعوت دی جائے۔ زنانہ کارخانے اور فیکٹریاں قائم کرنے کی دعوت دی جائے۔

۳۰۔ عورت کو تحقیق اسنادات (Documents Verification) اداروں میں کام کے مواقع فراہم کئے جائیں۔ عدالتوں میں ان کے لئے مستقل شعبے قائم کئے جائیں۔

ان کے علاوہ بہت سارے ایسے مطالبے ان عورتوں کیلئے کئے جائیں جن کی فہرست ختم نہیں ہوتی اور یہ وہ چیزیں ہیں جو عورت سے متعلق نہیں ہیں۔

اب ہم اللہ سے دعا کریں گے کہ وہ ان دشمنان (اسلام) کے مکر و فریب کو ناکام کرے، اور ان کے شر (تکلیف) سے سارے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ وہی معبود برحق ہے۔ اس کے علاوہ کوئی ذات معبودِ حقیقی آقا ہو نہیں سکتی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

توجیہ النقد : تنقیدی نشان

بگڑے لوگوں کے نعروں، واویلوں کی یہ چند جھلکیاں "عورت کے بارے میں"، تھیں جن پر صحافت (Journalism) نے ۱۴۱۹ء میں بڑی قباحت سے زور دیا تھا، جنہیں آٹھ گٹھڑیوں (بنڈلوں) سے چھانٹا گیا ہے۔ ان کے ہر حصے پر اخبار کا نام، اس کی تعداد، کتابوں کے نام وغیرہ کی تفصیل ہے۔ اور یہ وہ گندے ذہن والوں کی کاوشیں ہیں جو یورپی تہذیب کے پٹو ہیں۔ اور چند لوگ ان میں سے ایسے ہیں جنھوں نے برائی کے ساتھ ایک اور برائی کا اضافہ کیا ہے وہ ہے: پردہ اور پردے والیوں کے ساتھ دل لگی اور مذاق کرنا اور محفوظ شریعت اسلامیہ اور اس کے پیروکاروں کے خلاف ناروا باتیں کرنا وغیرہ جیسے دوسرے کرتوتوں سے یہ اندازہ لگتا ہے کہ ایسے مجرم اور بدکردار بڑے خطرے کے موڑ ہیں، جو کفر ونفاق گناہ اور نافرمانی کے اردگرد گھومتا ہے۔

اگلے زمانے میں بھی وقتاً فوقتاً یکے بعد دیگرے ایسی تکلیفیں مسلمانوں کو دی جاتی تھیں، تو فوراً علمائے کرام ان پر (الحمدللہ) قابو پا لیتے تھے اور زمین کے تمام حصوں میں پیام بیداری بلند کرتے تھے۔ اور نصیحت آمیز باتیں پھیلایا کرتے تھے۔

مگر آج کل کے مجرموں نے بڑی طاقت وجرأت، جذبات کے ذریعہ چند ہی مہینوں میں[1] سماج میں بے پناہ گندگیاں پھیلا دیں۔ ان کی گندی چالوں پر گرفت کا وقت قریب آ گیا ہے۔

ہمارے سماج میں آنے اور لائی جانے والی یہ (باطل) دعوات و افکار میں خود شکل و صورت، معنے اور مفہوم میں بڑے آپسی اختلافات ہیں۔ ان کے مروجین اور انشاء پردازوں کو ملاحظہ فرمائیں گے تو ان کے اسلامی نام آپ پائیں گے جب کہ ان کے افکار و مضامین اسلام کو ختم کرنے پر شامل ہوں گے۔ اور یہ بخوبی پتہ چلے گا کہ یہ افکار ایسے یورپی تہذیب کے گرویدہ لوگوں کے ہیں جن کا دل خواہشات نفسانی کے خون اور فرنگی شراب سے بدمست ہوں گے۔ اور یہ امر بدیہی ہے کہ دل کے ایمان اور نفاق کی عکاسی گفتار و کردار (قول وفعل) کرتے ہیں!

(ان کے یہ افکار غلط ہونا آپ کو محسوس ہوگا) جب آپ ان عبارتوں اور انداز بیان پر

---

[1] ..... مشکلات کی کثرت، تنگی اور ناپسندیدہ حالات کے باوجود۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غور فرمائیں گے تو آپ ان کے سارے الفاظ بناوٹی پائیں گے، ترکیبیں بے ڈھنگی ہوں گی، اسلوب گندہ ہوگا، ساری عبارتیں ادھر ادھر کے اخباروں سے نقل کی ہوئی ہوں گی۔ ایسا محسوس ہوگا کہ کسی کے دھڑ پر کسی کا سر چپکایا ہوا ہو، ان بے بس لوگوں کا طریقہ جو محرر اور انشا پرداز بننے سے رہے، البتہ ان سب لوگوں کے کباب میں ہڈی بنے جن کو زبان عربی اور اس کے اعلیٰ ذوق سے تھوڑی سی وابستگی رہی۔ بالکل یہی حال اس کا ہے جو عربی زبان، قرآن اور حدیث سے ناواقف ہے۔ ایسی اجنبی باتیں بنائیں!

اس پر طرہ یہ ہے کہ ان کو اپنی قابلیت پر بڑا ناز اور گھمنڈ ہے اور تمام ایک تھیلے کے چٹے بٹے ہیں۔

اب یہ سوال ہے کہ کیا ایسے نامراد لوگوں کے لئے صحافت (Journalism) کے منبر بنائے جائیں گے؟ اور یہ امت کے بہی خواہ، مدبر و مفکر ہوں گے؟ تو بڑے درد اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس امت کا اللہ بھلا کرے جس کے ایسے محرر اور ان کی ایسی تحریریں ہوں گی!

اللہ کی قسم! بڑے عیب اور نہایت شرمناک بات ہے کہ امت کی اصلاح و تربیت، اخلاق و کردار کی سدھار ایسی بے راہ رو، گمراہ ٹولی کے قلموں کی مرہون منت ہو جس نے سب مسلمانوں کے (عظیم اصولوں کی) مخالفت کی۔ ان کی راہوں کو چھوڑا اور پھر حق کو مٹانے اور شہوت نفسانی کو بڑھاوا دینے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ ان کی اس جیسی کرنی پر بھرنی بھی ویسی ہی عند اللہ ہوگی وہ ان کا برابر حساب لے گا۔

البتہ ہم اللہ کی پکڑ، اس کے غصے اور انتقام سے انہیں ڈرا رہے ہیں، اور یہ کہ اللہ پر کسی کا بس نہیں چلتا ہے، اس پر کوئی غالب آنے والا نہیں ہے۔ ہم ان کی جانب درج ذیل آیات کریمہ پیام بیداری کے طور پر روانہ کر رہے ہیں۔

۱۔ (وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْ أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ)(البقرہ:۲۳۵) ترجمہ: اور خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کی باتوں (نیتوں) کو جانتا ہے، اس سے بچ کر رہو۔

۲۔ (وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلَالٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عَلَى اللهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللهِ الْكَذِبَ لَايُفْلِحُوْنَ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ) (النحل:۱۱۶، ۱۱۷) ترجمہ: تمہاری زبانی کاوشوں کی بنیاد پر (کسی بات کو) جھوٹ مت کہا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے تاکہ تم اللہ پر جھوٹا بہتان باندھو۔ بے شک جولوگ اللہ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔ تھوڑا سا فائدہ (مہلت) انہیں میسر ہے اور پھر ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا۔

اخباری کالموں کے ذریعہ یہ شور مچانے والے جن سے عوام کے کان بھاری ہیں اللہ تعالی ان پر سخت ناراض ہوتا ہے۔ اس کا ثبوت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''إِنَّ اللهَ يُبْغِضُ كُلَّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ. أي: مُخْتَالٍ مُتَعَاظِمٍ. سَخَّاب بِالْأَسْوَاقِ، جِيْفَةٍ بِاللَّيْلِ، حمارٍ بالنهار، عالمٍ بِأَمْرِ الدُّنْيَا، جَاهِلٍ بِأَمْرِ الْآخِرَةِ'' (صحیح ابن حبان)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ہر اترانے والے (گھمنڈی) اور متکبر کو ناپسند کرتا ہے جو بازاروں میں شور (واویلا) مچانے والا ہے۔ رات میں (خاموش) مردہ ہے، دن میں گدھا ہے، دنیا کے معاملے میں (نہایت تیز) اور جانکاری رکھتا ہے۔ اور آخرت کے معاملے میں جاہل (اور بدھو) ہے۔

اس حدیث پر تعلیق باندھتے ہوئے حضرت علامہ احمد بن محمد شاکر (وفات شدہ ۱۳۷۷ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

ایسے (نااہل) استغفر اللہ بلکہ حیوانی وصف کے حامل لوگوں کا کیا نرالا وصف نبوی درج بالا ہے جو کہ ان کی صحیح عکاسی ہے: حسین تصویر کشی کی اور چوٹی کی بلیغ تعبیر کی ہے۔ ایسی کیفیت اپنے ملنے جلنے والے بہت سارے لوگوں میں آپ پائیں گے جو اپنے آپ کا رشتہ اسلام سے جوڑتے ہیں، بلکہ اسلامی جماعتوں کے سربراہوں میں آپ انہیں پائیں گے، ان کے ہاں دین کی نہیں دنیا کی قدر و منزلت ہے۔ بلکہ آپ انہیں پائیں گے کہ وہ بڑے علماء ہونے کا دعوی کریں گے بلکہ وہ علم کو قرآن وحدیث سے ثابت کر کے اسلامی اور حقیقی معنے سے گرا کر دنیوی علوم، حرفت وصنعت، زرطلبی کے علوم کی سطح پر لا کھڑا کریں گے پھر وہ فخر وغرور (گھمنڈ اور مستی) میں بھرے ہوئے ہوں گے۔ اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وہ ان کے اس علم کی بنیاد پر حکومت کرنا چاہیں گے۔ اس دین پر جس سے وہ بالکل ناواقف ہیں اس پر ان کا یہ دعوی کہ وہ اہل اسلام سے زیادہ اسلام کو جانتے ہیں جب کہ معروف اسلام کا انکار کرتے ہیں اور منکر اسلام کا اعتراف (اور تشہیر) کرتے ہیں۔ اور ان کے یا امت مسلمہ کے بہی خواہوں کو سخت جھڑکتے ہیں کہ وہ دین سے ناواقف ہیں۔ اور ان کا یہ رویہ ہر متکبر اور بدکار کا ہے۔ مذکور حدیث پر غور فرمایئے اور اس کو سمجھئے تو ایسے لوگوں کو آپ ہر جگہ پائیں گے۔ ختم شد۔

ان بدکردار، مجرموں کے لئے ہم کوئی مناسب جگہ نہیں عطا کریں گے، سوائے اس کے کہ انہیں اسلامی آداب سکھلانے والے (بڑے) تعلیمی اداروں میں داخل کیا جائے جہاں معلمین کے کوڑوں (اور ڈنڈوں) اور شریروں کو ادب سکھلانے والوں کی نگرانی اور سرپرستی ہو۔

اللہ تعالیٰ علامہ شیخ احمد بن محمد شاکر پر رحمت بھیجے کہ آپ نے ان بدبخت اور بدطینت لوگوں کا کردار ظاہر کیا بلکہ اس کا اعادہ اپنی تحقیق ترمذی (۱/۱۷۔۷۲) میں یوں کیا ہے:

''جو شخص جاننا چاہتا ہے وہ جان لے کہ یہ حرکت اس شخص سے صادر ہوسکتی ہے جس کے دل و دماغ پر مبشرین (نصرانیت کو پھیلانے والے) چھا گئے ہیں۔ تو وہ دنیا کو ان ہی کی آنکھوں سے دیکھتا ہے، اور ان ہی کے کانوں سے سنتا ہے، ان ہی کے طریقے پر وہ اپنا راستہ معلوم کرتا ہے اور وہ ان ہی کی طرح آگ دیکھ کر اس کو نور سمجھ بیٹھتا ہے۔ جب کہ اس کے ماں باپ نے اس کا اسلامی نام رکھا ہے، تاریخ میلاد کے دفتروں اور مردم شماری کی فہرستوں میں وہ مسلمان گردانا گیا ہے، تو وہ شخص اپنے اس اسلام کی طرف سے دفاع کرتا ہے جو اس کو وراثت میں مل گیا اور اس نے اس کو سمجھا نہیں تو آپ اس کو پائیں گے کہ وہ قرآن شریف کے آیتوں کی تاویل کرے گا تاکہ وہ اپنے استاذ کی سکھلائی شریعت کے مطابق ہوجائے۔ اور نہ وہ احادیث نبویہ کی کسی ایسی حدیث سے خوش ہوگا جو کہ اس کے ہم خیال اور ہم مشرب لوگوں کی رُایوں کی مخالفت کرے گا۔ اور وہ اس بات سے بھی ڈرتا ہوگا کہ ان کی حجت اسلام پر برقرار (نہ) ہو! حالانکہ وہ اسلام کے کسی پہلو سے واقف نہیں ہے اپنے ساتھیوں کے مانند، اس نے اس کو دین اور عقیدہ سمجھا جو اس کے ہم خیالوں نے اس کی گھٹی میں ڈال دی ہے۔ پھر وہ اسلام کو دین ماننے اور اپنانے سے مکرتا ہے۔ البتہ اسلام کے وہ امور جن سے اس کا مطلب نکلتا ہے اس کو اپناتا ہے۔ مسلمانوں کی طرح نام رکھنا، نکاح (شادی بیاہ)، ترکہ (میراث)، مردے دفن کرنے کے احکام میں وہ اسلام کا آشنا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یا وہ پھر اس آدمی کی طرح ہے جو ایسے مدرسوں میں پڑھایا گیا ہے جو مسلمانوں کے نام سے جڑے ہوئے ہیں اور اس نے بہت سارے علوم تو سیکھ لئے مگر دین اسلام سے سوائے پوست اور خول کے کچھ سیکھا نہیں ہے۔ اور پھر فرنگی تہذیب کے چکر میں پڑ گیا اور ان کے علوم کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ اور ان کے بارے میں یہ گمان کر بیٹھا کہ وہ تہذیب و تمدن کے کمال اور اونچے مقام کو پہنچ گئے، اور نظریاتی علوم میں انہوں نے یقین کے درجے کو پالیا ہے۔ اور وہ خوش فہمی کے دھوکے میں رہ گیا اور یہ سمجھ بیٹھا کہ مخلص لوگوں اور بڑے علماء اور حفاظ سے بڑھ کر اس دین کو جاننے اور سمجھنے والا بن گیا ہے۔ اور پھر دین کے میدان میں دائیں اور بائیں دوڑنے لگا اور اس بات کی امید دین داروں سے رکھتا ہے کہ وہ انہیں جمود اور تعطل سے بچالیں گے۔ اور وہ اس کے اوہام کو واضح کردیں گے۔

یا اس کا تعلق اس آدمی سے ہے جس نے اپنی حالت ظاہر کی۔ اس دین سے اس نے اپنی کج روی اور عداوت کا اعلان کیا ایسے ہی لوگوں کے بارے میں کسی نے یوں کہا ہے: ''کَفَرُوْا بِاللّٰهِ تَقْلِیْدًا'' کسی کی تقلید (اتباع) میں اللہ تعالیٰ کا انہوں نے انکار کردیا!

یا اس کا تعلق (اور علم کا ناطہ) اس آدمی سے ہے جس کے شر سے اس زمانے میں امت مصر مبتلا ہے ان کو ہمارے ایک باصلاحیت اور بڑے ادیب بھائی کامل کیلانی نے ''المجد دینات[1]'' کا نام دیا ہے۔

یا اس کا تعلق فلاں آدمی سے ہے اور فلاں آدمی سے ہے۔ امام احمد شاکر کا کلام ختم ہوگیا۔

تو ایسی بے بنیاد اور ٹیڑھی باتیں آزادی عورت کے نام سے پھیلائی جارہی ہیں، جس کے دو پہلو ہیں (۱) عورت کی آزادی (۲) عورت اور مرد دونوں میں برابری کرنا۔

یہ دونوں یورپی نظریے ہیں جو عقل و شریعت کے رو سے باطل ہیں جن سے مسلمانوں کا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ وہ دونوں نظریے ناکام عمل لوگوں کی روش ہیں، جنہوں نے عالم اسلامی کے دوسرے علاقوں میں اس سے پہلے ظلم زیادتی کی تھی۔ ان دونوں نظریوں کے آڑ میں ان لوگوں نے

---

(۱) المجد د عربی زبان میں دین کی معلومات از سر نو پہنچانے والوں کو کہا جاتا ہے۔ ''المجد دینات'' کے بارے میں علامہ احمد شاکر نے کہا ہے کہ وہ جمع مخنث سالم ہے!

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مومن عورتوں کے دین میں بگاڑ پیدا کرنے کی کوشش کی اور ان میں بدکاری کو بڑھاوا دینا چاہا ہے۔

چنانچہ انہوں نے ان غلط مقاصد کی ندا مسلمانوں کے ذریعہ عام کی۔ اور اس کا آغاز اس نعرے سے کیا: ''چہرے کھلے رکھنا، اور ان سے پردہ ختم کرنا اور پھر اس نقاب کو ہٹانے، اس کو قدموں تلے روندنے، اور جلانے کی کارروائی کی۔ اور پھر ان (ناپاک) اقدامات کے بعد دنیا کے چند جمہوری ممالک جیسے ترکستان، تیونس (Tunisia)، ایران، افغانستان، البانیا، صومالیا، جزائر وغیرہ میں یہ قانون بنا کہ عورت چہرے سے نقاب ہٹالے۔ اور چہرہ چھپانا جرم ہے۔ بلکہ بعض ممالک میں چہرہ در پردہ رکھنے والی عورت کی سزائے قید اور مالی ہرجانہ (جرمانہ Penalty) طئے ہوا!

اس طرح لوگ بدکرداری (نچلی حرکتوں) اور یورپی تہذیب اپنانے پر قانونی ڈنڈے کا استعمال کرنے لگے۔ یہاں تک کہ اسلامی دنیا کی بہت ساری ایمان والی خواتین یورپ کے نافرمان افراد کی طرح بے پردگی اور آوارگی میں آپسی مقابلہ کرنے لگیں، ہر حرکت بالکل حلال اور جائز ہونے لگی، (جابجا) زنا کے اڈے قانون کے سائے میں کھلنے لگے، زناکاری اتنی عام ہوگئی کہ زناکار مرد اور عورتوں کیلئے بیمہ (Insurance) کا باقاعدہ نظام (System) بنایا گیا۔ نتیجتاً زنا کے حدود (Punishments) کالعدم ہوگئے۔ بے حیائی اور زنا عام ہوگئے۔ دوشیزائیں اپنی نت نئی جوانی میں پردۂ بکارت سے ہاتھ دھونے لگیں، بلکہ نوبت یہاں تک پہنچی کہ رشتہ دار عورتیں مرد کی شہوانیت اور زنا کا شکار ہونے لگیں، ایک عورت دوسری عورت سے شادی رچانے لگی اور ان کے رِحَم کرائے پر دیئے جانے لگے!

اس بدکاری کے نتیجے میں مانع حمل کے وسائل اور طریقے عام ہوگئے۔ ایک طرف اخباروں میں اس فعل بد کے اشتہارات پر زور دیا جانے لگا، تو دوسری طرف تحفظ کے وسائل کا فقدان ہوگیا جب کہ مانع حمل دوائیں طبی معائنے کے بعد ڈاکٹر کی رائے کے مطابق شوہر کی اجازت سے دیئے جانے چاہئیں۔ چنانچہ عورتوں میں جرم کی شرح (percentage) بڑھ گئی اور ان میں خودکشی (Suicide) کے حالات بڑھ گئے۔

اور پھر تحدید نسل (Birth Control) کا وجود عمل میں آیا۔ تعدد زوجات کی ضرورت ختم ہوگئی (کم سن لڑکیوں سے استفادہ ہونے لگا) اولاد حرام کی پرورش ہوئی۔ گرل فرینڈز (Girl

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

Friends) کا رواج ہوا۔ اور اس ملعون عادت کا یہ حال ہوا کہ کسی مرد کے آغوش میں پائی جانے والی عورت کے بارے میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ وہ اس کی دوست (Girl Friend) ہے تو فوراً اس کی آغوش سے وہ آزاد کر لی جائے گی اور اگر پہلے مرد نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ اس کی دوسری بیوی ہے تو اس کے حق میں قانونی کارروائی کی جائے گی۔

شادی اور اس سے طلب اولاد (نسل کشی) کے دستور الٰہی پر قانونا پابندی لگا دی گئی اور دوستی کے آڑ میں عورت اور کم سن لڑکیوں سے استفادے کا ناجائز عمل جس کو اللہ نے حرام کر دیا ان کے قانون کی نگاہ میں وہ مطلق حلال (Absolutely Perfect) مان لیا گیا!

ان (بدکار، سیاہ رو) لوگوں کا اللہ کے درج ذیل قول سے کیا واسطہ ہے۔ چنانچہ اللہ نے زنا کار مرد اور عورتوں کی سزا لاگو کرتے ہوئے کہا کہ ان کے ساتھ نرمی کا کوئی برتاؤ نہیں ہوگا۔ چنانچہ فرمان الٰہی ہے:

(وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِيْنِ اللهِ)(النور:۲) ترجمہ: ان (بدکاروں کی سزا) کے وقت حکم الٰہی پر پابندی کرتے ہوئے کوئی نرمی تمہیں روا نہ رکھنی چاہیئے۔

اس کھلی چھوٹ اور آزادی کی وجہ کنوارے بیٹھے رہنے والوں کی تعداد بڑھ گئی، اور معمولی اسباب کی وجہ سے طلاق شدہ عورتوں کی تعداد بڑھ گئی۔ شرعی اور جائز (اولاد حلال) کی تعداد گھٹ گئی۔ کیونکہ ان کا دعویٰ ہے کہ ماں اپنی گھریلو ذمہ داریوں سے بڑھ کر بیرونی وظائف میں مصروف کار ہے (بچہ جننے اور پھر اس کی پرورش کی اسے فرصت نہیں ہے!) اور ناجائز اولاد کی تعداد بڑھ گئی اور لوگ دائمی (مزمن) امراض کے شکار ہونے لگے جن کے علاج سے ڈاکٹروں نے جواب دے دیا۔

(اب بدکردار لوگوں نے) مسلمانوں کو مغرب زدہ بنا دیا، ان کے عزت و آبرو، دین و شریعت کو لہولہان کر دیا۔ انہیں نافرمانوں کے جشن کا سامان بنا دیا اور گناہوں سے ان کے دامن داغ دیئے۔ ان کے دین سے انہیں بیگانہ کر دیا اور حق کے راستے سے انہیں پھیر دیا۔ بلکہ (دین سے بیزار) یہود و نصاریٰ اور کمیونسٹوں وغیرہ کی (دل کھول کر) مدد کی۔ اس ساقط الاعتبار دوراہے پر دار کفر کے ساتھ دار اسلام مل گیا۔ حتی کہ اس معاملے میں مسلمان کی تمیز و شناخت کی طاقت ہی ختم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہو گئی۔ اِنا للہ وانا اِلیہ راجعون۔

اب باری ان بگڑی باتوں پر تنقید کی ہے جو درج ذیل دو نکتوں پر منحصر ہوگا:

(۱) پہلا نکتہ

آزادی اور مساوات کی تاریخ اور عالم اسلام پر ان کے مہلک آثار پر مبنی ہے۔ یہ بات ذہن نشین کرنی چاہئے کہ آزادی عورت اور مرد کے ساتھ اس کو برابر حقوق دیئے جانے کی آواز پہلی مرتبہ یورپی نصرانیت کی سرزمین فرانس میں بلند کی گئی جس کا خیال تھا کہ عورت برائیوں کا جڑ (سرچشمہ) ہے۔ اور وہ بدکاریوں اور گندگیوں کا اڈہ (پناہ گزین) ہے۔ اور وہ ناپاک نجس ہے جس سے دور بھاگنا چاہئے۔ اس سے سارے اعمال بے کار ہو جائیں گے چاہے وہ ماں ہو یا بہن ہو!

عورت کے بارے میں یورپ کے نصرانی پوپوں نے اس طرح کے غلط افکار و خیالات پھیلائے۔ حالانکہ وہ خود ناپاک جسم اور روح والے ہیں۔ اخلاقی جرائم کے مجموعے ہیں۔ چھوٹے بچوں کو چُراتے ہیں تا کہ انہیں کلیساؤں میں تربیت دیں اور پھر وہ بد دل راہب بن کر نکلیں اور ان کی تعداد بڑھے اور حکومتوں اور عوام کے روبرو کسی کام کے وہ نہ رہیں۔

ان کھنوتی اور خشک اقدامات کی وجہ سے لوگ سخت بے چینی اور پریشانی کا شکار ہو گئے۔ اور ردِ فعل (پاداش) کے طور پر ان کے ہاں دو نظریوں نے جنم لیا: (۱) عورت کی آزادی کے نام سے صدا بلند کرنا۔ (۲) عورت اور مرد کے درمیان مساوات کا مطالبہ۔

ان دونوں نظریوں کا شعار تھا: ہر اس چیز کا انکار جس کا تعلق کلیسا (Church) یا اس کے پادریوں سے تھا۔ اور پھر لوگوں میں ضد کرنا اور اڑ جانا جیسے ردود فعل بڑھ گئے، تو ان کی صدائیں اس طرح بلند ہونے لگیں: کہ علم (سائنس وغیرہ) اور دین دونوں کا اتفاق اور میل نہیں ہوگا۔ عقل اور دین دو متضاد چیزیں ہیں۔ اور پھر وہ آزادی کے نعرے لگانے میں بڑا زور دینے لگے جو کہ ہر قید و بند، پکڑ اور پابندی، فطری اور دینی قواعد و ضوابط سے بالکل آزاد ہو، ان کی آزادی ٹس سے مس نہ ہو۔

یہی مطالبے آگے چل کر عورت کی آزادی ہو، مردوں اور عورتوں میں جو فوارق (Differences) ہیں بالکل ختم کر دیئے جائیں۔ چاہے وہ دینی ہوں یا اجتماعی (Social)۔ ہر مرد اور عورت بالکل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آزاد ہو جو چاہیں وہ کرلیں۔ان پر نہ دین کا غلبہ اور دسترس ہوگا، اور نہ ادب واخلاق کا، نہ اور کسی کا کنٹرول ہوگا۔

(یہ کیفیت ساری دنیا میں پھیلتی گئی) یہاں تک کہ یہ آزادی یورپ امریکہ وغیرہ نافرمان ملکوں میں عام ہوگئی۔ ہتک عزت کے واقعات رونما ہونے لگے۔شرافت زندگی خطرے میں پڑگئی۔بداخلاقی کی وباء چاردانگ عالم میں پھیل گئی۔

یہ ساری بے دین حرکتیں، عورت کی آزادی کے جراثیم مغرب زدہ لوگوں نے عالم اسلامی میں پھیلائے۔اس ناپاک حرکت کی ابتداء کی اس کے علاوہ کیا تاریخ ہوگی جس میں سارے عالم اسلامی کی کایاپلٹ دی۔ جو مسلمان اپنی عورتوں کو پردے کی پابندی کرواتے تھے، ان کی حفاظت کیا کرتے تھے، وہ ان عورتوں کے حقوق وذمہ داریاں ادا کرکے اور اسی طرح عورتیں اپنے مردوں کے حقوق وواجبات کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہیں برتتے تھے، اچانک ان میں بے پردگی، اخلاقی زوال آیا اور آزادی مطلق کی دیمک لگ گئی!

اس سے قبل یہ کیفیت لکھی جاچکی کہ مسلمان عورتیں زمن رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے چودھویں صدی کے نصف تک پردے کی پابند تھیں، چہرے کھلے نہیں رکھتی تھیں، ان کے جسموں پر سے کپڑے ہٹتے نہیں تھے، اپنی زیب وزینت، حسن وجمال کا جلوہ کسی کو پیش نہیں کرتی تھیں۔

اب وقت یہ آیا ہے کہ چودھویں صدی کے نصف دوم میں سلطنت (حکومت) اسلامیہ پر زوال آیا ہے، اور وہ مختلف ٹکڑوں میں بٹ گئی۔تمام مسلم ممالک پر نافرمان یورپی استعمار کا پنجہ پڑگیا اور پھر عوام کا ذہن اسلامی رنگ سے کفر وفساد، بداخلاقی کی طرف تبدیل ہوگیا۔

امت اسلامیہ کی تباہی کی پہلی چنگاری ان کی عورتوں کے چہروں سے نقاب کو ہٹانا تھا، اور یہ (حرکت اولین) کنانہ کی سرزمین ملک مصر پر رونما ہوا۔اس وقت جب کہ حاکم مصر محمد علی باشا نے اپنی کچھ جماعتوں کو تعلیم کے لئے فرانس بھیجا اور ان علمی قافلوں کے ہمراہ ایک واعظ: رفاعۃ رافع الطہطاوی تھے جن کی وفات ۱۲۹۰ء میں ہوئی۔اس کے مصر واپس ہونے کے بعد آزادی عورت کی دعوت کا پہلا بیج سرزمین مصر میں بویا اور یہ کام بہت سارے تہذیب یورپ کے گرویدہ، بگڑی ہوئی عقل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

والوں نے کیا۔ یہود و نصاریٰ نے بھی یہ کام خوب کیا۔ ان میں سرفہرست درج ذیل حضرات ہیں:

۱۔ صلیبی نصرانی مرقس فہمی (وفات شدہ ۱۳۷۴ھ) ہے جس نے مشرقی خاتون کے نام سے کتاب لکھی جس کا مقصد پردے کو ختم کردینا، اجنبیوں سے اختلاط اور میل جول عام کرنا تھا۔

۲۔ احمد لطفی السید (وفات شدہ ۱۳۸۲ھ) یہ پہلا شخص ہے جس نے مصر کے جواں سال لڑکیوں کو طالب علم لڑکوں کے ساتھ مخلوط تعلیم کی داغ بیل ڈالی۔ تاریخ مصر کا یہ پہلا واقعہ تھا۔ اس میں فروغ یورپیت کا سرغنہ طٰہٰ حسین (وفات شدہ ۱۳۹۳ھ) نے اس کا بڑھ چڑھ کر ہاتھ بٹایا اور بھرپور ساتھ دیا۔

اس فتنے کی باگ ڈور بے پردگی کے داعیہ قاسم امین (وفات شدہ ۱۳۲۶ھ) نے سنبھالی جس نے اس سلسلے میں ''تحریر المرأۃ'' (آزادی عورت) کے نام سے ایک کتاب لکھی: جس کے خلاف اس وقت کے علمائے کرام کے اعتراضات کی بوچھاڑ ہوگئی۔ بلکہ مصر، شام، عراق کے چند علماء نے اس کے مرتد ہونے کا فتویٰ بھی دے دیا۔ پھر حالات کی تبدیلی کے بعد سے انہوں نے ایک اور کتاب لکھی جس کا عنوان تھا: (المرأۃ الجدیدۃ: نئی عورت) یعنی مسلمان عورت کا یورپی عورت بن جانا۔

اس معاملے میں بلاط کی ملکہ نازلی عبدالرحیم صبری نے ان کا ساتھ دیا اور اس نے نصرانی مذہب قبول کی اور اسلام سے مرتد ہوگئی۔

اس کے بعد اس فکر کو لاگو کرنے والا قاسم امین اور بے پردگی کا داعیہ سعد زغلول (۱۳۴۶ھ) اور اس کا سگا بھائی فتحی زغلول (۱۳۳۲ھ) ہیں۔ پھر عورت کی آزادی کے نام سے ۱۹۱۹ء میں ہدیٰ شعراوی (۱۳۶۷ھ) کی سربراہی میں عورتوں کی تحریک اور مظاہرے نے سر اٹھایا۔ اور اس سلسلے میں ان کا پہلا اجتماع ۱۹۲۰ء میں مصر کے ایک مقام مرقصیہ کے کلیسے میں منعقد ہوا۔ اور ایک عورت مسماۃ ہدیٰ شعراوی مصر کی پہلی خاتون تھیں جس نے اپنا پردہ بالکل ختم کردیا۔ ایسی بدبختی سے اللہ ہمیں محفوظ رکھے۔

یہاں ایک قصہ قابل ذکر ہے جس سے دل غمگین اور حسرت زدہ ہوجاتا ہے کہ سعد زغلول

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جب برطانیہ سے اسلام کو ختم کرنے اور سماج میں بگاڑ کے تمام کرتب سیکھ کر آیا تو اس کے شاندار استقبال کے لئے دو خیمے نصب کئے گئے۔ ایک خیمہ مردوں کے لئے اور دوسرا عورتوں کے لئے تھا۔ جب وہ ہوائی جہاز سے اترا تو سیدھے عورتوں کے خیمے کی طرف گیا جس میں باپردہ عورتیں تھی۔ تو ہدی شعراوی نے پردے کے اندر سے اس کا استقبال کیا تاکہ وہ اس کا برقعہ نکال دے۔ بربادی ہو ان دونوں پر۔ کہ اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اس کے چہرے سے نقاب اٹھا دیا تو سب عورتوں نے داد بھری تالیاں بجائیں اور اپنا اپنا برقعہ نکال ڈالا!

اور دوسرے دن کا افسوس ناک واقعہ یہ ہے کہ سعد زغلول کی بیوی صفیہ بن مصطفےٰ فہمی جس کا نام سعد سے شادی کے بعد صفیہ ھانم سعد زغلول پڑ گیا یعنی **Safiyya w/o Saad Zaghlool** بالکل اہل یورپ کے رسم کی طرح کہ ان کی بیویاں اپنے شوہروں کی طرف منسوب ہوتی ہیں، تو وہ خاتون (قاہرہ میں قصر نیل (**Neel Palace**) کے سامنے عورتوں کے احتجاج و مظاہرے کے موقعہ پر جم غفیر کے روبرو (پردے سے بیزار) پردہ اتارنے والیوں کے ساتھ مل کر اس نے اپنا پردہ اتار دیا۔ اور ان سب نے اپنے قدموں تلے اپنے برقعے روند ڈالے اور پھر انہیں جلا ڈالا اور اس میدان کا نام اس دن سے میدان التحریر (آزادی کا میدان) پڑ گیا۔

اس طرح اس کام کو آگے بڑھایا کنانہ کے درج ذیل بدنصیب حضرات: احسان عبدالقدوس، مصطفیٰ امین، نجیب محفوظ، طٰہٰ حسین وغیرہ اور نصرانیوں میں: شبلی شمیل، فرح انطون وغیرہ۔

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اس مکر و فریب میں صحافت نے بڑا ساتھ دیا اور اس فتنے کی نشر و اشاعت کا یہی پہلا ذریعہ تھا۔ ۱۹۰۰ء میں مجلۃ السفور (بے پردگی) نام سے میگزین (**Magazine**) کا اجراء ہوا۔ اس کے ذریعہ گندے ذہن کے مقابلہ نگاروں نے بے پردگی اور بدکاری (کی اجازت) کے مطالبہ پر مشتمل مضامین شائع کئے۔ اور اخلاق و شرافت پر درج ذیل وسائل افساد کے ذریعہ بڑے حملے کئے گئے۔

عورتوں کی گندی (اور عریاں) تصویروں کی اشاعت، بات چیت اور فکر و نظر والے پروگراموں میں عورت و مرد کو ایک ساتھ رکھنا، عورت مرد کی شریک کار ہے، دونوں کے درمیان برابری کا معاملہ ہو، عورت پر مرد کی برتری کو حماقت کا درجہ دینا، نت نئے لباس، نئے ماڈل کپڑوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے اشتہاروں سے اسے فریب دینا، نسوانی پیراکی کے مراکز (Swimming Pools) کا قیام، بلکہ مرد وعورت کے ملے جلے حمام بنانا، کلب اور قہوہ خانے کا قیام، حیاء سوز واقعات کی نشر و اشاعت، اداکار عورتیں، گانے والیوں، فنون جمیلہ کے ماہر عورتوں کو بڑا مرتبہ دینا وغیرہ وغیرہ۔

ان منظم (Planned) حملوں کی تائید دو چیزوں سے ہوتی ہے:

ان کی اندرونی تائید، ان کے خلاف زبان وقلم سے اصلاح کرنے والوں کی کمزوری، ان کی گندگیوں پر خاموشی، گندے مقالوں کی نشر و اشاعت، نیکوکاروں کو چپ کرانا، اور ان کے اصلاحی مضامین کو شائع نہ ہونے دینا، ان کے کاموں میں روڑے اٹکانا، انتہا پسندوں وغیرہ کے تہمت ان پر کسنا، امانت دار، باصلاحیت، طاقتور مسلمانوں کو نظر انداز کر کے نااہل لوگوں کو عہدے اور منصب عطا کرنا۔

اس امت میں بے پردگی کی نامناسب شروعات اسی طرح چہرے پر سے نقاب ختم کرنے سے ہوئی۔ جس کی مزید تفصیل استاذ احمد فرج کی کتاب: المؤامرة علی المرأة المسلمة (مسلمان عورت کے خلاف سازش) میں درج ہے۔

اور دوسری کتاب ''عودة الحجاب'' (پردے کی واپسی) میں درج ہے جس کے مصنف شیخ محمد ابن احمد اسماعیل ہیں۔

یہاں سے یہ حرکت شروع ہو کر چند ہی سالوں میں سارے عالم اسلامی میں دہکتی آگ کی طرح پھیل گئی، حتی کہ بے پردگی کی پابندی پر بہت سارے قوانین صادر ہوئے۔ چنانچہ ترکستان میں بددین اتاترک نے ۱۹۲۰ء میں پردہ ختم کرنے کا قانون لاگو کیا۔

اور ایران میں ۱۹۲۶ء میں ایک رافضی رضا پہلوی نے برقعے کو خیرباد کرنے کا حکم جاری کیا۔ اور پھر افغانستان میں محمد امان نامی شخص نے پردے کو ختم کرنے کی قرارداد منظور کی۔ اور اسی طرح البانیا میں بھی احمد زوغو نے کیا اور ملک تیونس میں ابورقیبہ (وفات شدہ ۱۴۲۱ء) نے پردہ نہ کرنے اور تعدد زوجات کے جرم ہونے کا ملا جلا قانون بنایا۔ اور ایسا کرنے والوں کو مالی جرمانہ اور ایک سال کی قید بطور سزا کے مقرر کی گئی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس حرکت کی سربراہی اس نے اور طاہر حداد وغیرہ نے کی (جو ۱۳۱۷ھ کو پیدا ہوا اور ۱۳۵۳ھ کو وفات پایا) اور جس نے ۱۹۲۰ء اور ۱۹۳۰ء کے مابین (إِمْـرَأَتُـنَـا فِـي الشَّـرِيْعَةِ وَالْـمُـجْـتَـمَعِ: ہماری عورت شریعت اسلامی اور سوسائٹی کے آئینے میں) کے نام سے ایک کتاب لکھی، جس میں عورت کو اس کی آزادی کی طرف دعوت دی گئی ہے۔ مذکور کتاب کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ اصل میں ایک نصرانی پوپ مسمی اسلام کی تصنیف ہے۔ جس کو طاہر حداد نے اپنا لیا ہے۔ اس کتاب کے آخر میں ۱۲ سوال درج ہیں جن کے جواب چند مفتیوں نے دیئے ہیں۔ دو مالکی مفتیوں نے اس کتاب کی وجہ سے اس کو دین سے خارج ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ اور اسی وجہ سے كلية الحقوق (Law College) کے امتحان میں حصہ لینے سے سرکار نے منع کر دیا۔ اور پھر اس نے کنارہ کشی اختیار کر لی اور لوگوں نے اس سے اپنا تعلق ختم کر لیا اور وہ ۱۳۵۳ھ میں انتقال کر گیا۔ اس کے جنازے میں بھی سوائے اس کے گھر والوں اور چند دوستوں کے کسی نے شرکت نہیں کی۔ اس کو گانے (بجانے) کا جنون تھا۔ ہوٹلوں اور قہوہ خانوں میں بڑا آیا جاتا کرتا تھا۔ اور کمیونزم کی طرف اپنی نسبت (باعث فخر) سمجھتا تھا۔

اس کے کتاب کی ہولناکیاں اخباروں میں چھپنے لگیں، یہی کام ہونے لگا یہاں تک کہ تونس بے پردگی اور عریانیت کے معاملے میں ایک بے حس جان بن کر رہ گیا، پاکبازی اور پردے کے خلاف اس بے دینانہ جنگ کی تفاصیل ۴۰۰ صفحوں پر مشتمل اس کتاب میں آپ کو ملیں گی جن سے دل متنفر ہو جاتا ہے، إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

اب عراق کی باری ہے کہ اس نے وہاں پردہ ختم کرنے کا مطالبہ اپنایا اور اس کی سربراہی الزہاوی اور الرصافی نے نبھائی، ان کے شر سے اللہ ہمیں محفوظ رکھے۔

الجزائر میں پردہ ختم ہونے کا افسوس ناک واقعہ: (اَلتَّـغْـرِيْـبُ فِـى الْـفِـكْـرِ وَالسِّيَاسَةِ وَالْاِقْتِـصَـــادِ: مغربیت فکر و سیاست اور اقتصاد میں) نامی کتاب میں درج ہے، جو کہ ۱۳ رمئی ۱۹۵۸ء کو رونما ہوا۔ اس اندوہناک واقعہ سے دل کے ٹکڑے ہو جائیں گے۔

ایک خطبہ جمعہ کے موقع پر خطیب سے پردے کے ختم کر دینے کا اعلان کروایا گیا، تو فوراً

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایک نوجوان عورت نے مائیکروفون کے ذریعہ برقعہ نکال دینے کا اعلان کیا اور عملاً اس نے پہلے اپنا برقعہ اتارا اور اس کو پھینک دیا اور پھر سب لڑکیوں نے اس حرکت میں اس کی پیروی کی اور بے ہودہ لوگوں نے اس پر تالیاں بجائیں اور ایسا ہی واقعہ دُہران اور جزائر کی راجدھانی شہروں میں بھی رونما ہوا اور اس واقعہ کو صحافت نے خوب اچھالا اور بڑی شہرت دی۔

اسی طرح مراقش اور شام کے چاروں حصے: لبنان، سیریا (Syria) اردن، فلسطین میں فرقۂ بعث اور قومیت پسند جماعت کے ذریعہ (باری باری) بے پردگی، آوارگی، بے حیائی اور ہر طرح کی آزادی کے گھناؤنے کام عام ہو گئے، مگر اس خبر کی اشاعت سے میری نظر سے گذری ہوئی کتابیں خاموش ہیں، یہ بات کچھ عجیب سی لگتی ہے کہ اس زمانے کے انشاء پرداز اور واقعات کے گھات میں رہنے والوں نے شامی علاقوں میں آئی ہوئی نئی تباہی کے واقعات منظر عام پر لانے سے کیوں روگردانی کی؟ جبکہ وہاں عریانیت، بے حیائی، جنسی ہوس، کھلی آزادی کے آتش فشاں پہاڑ پھٹنے کا حال کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے![1]

البتہ ہندو پاک کی حالت کچھ مختلف تھی، یہاں کی مسلمان عورتیں پردے کے معاملے میں دوسروں سے بہتر تھیں، مگر ۱۹۵۰ میں یہاں بھی عورت کی آزادی، اور ان کی مساوات کی حرکت نے سر اٹھایا، قاسم امین کی کتاب نے اس سلسلہ کی باتیں بیان کی ہیں جس کا نام ''تحریر المراۃ: عورت کی آزادی'' ہے، پھر صحافت نے مخلوط تعلیم اور ختم پردہ کو خوب اچھالا، شہرت دی، اس کے نتیجہ میں اس برصغیر کا بڑا برا حال ہوا جس کی شکایت اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہی کی جا سکتی ہے۔ اس کی تفصیل خادم حسین کی کتاب "اثر الفکر الغربی فی انحراف المجتمع المسلم فی شبه القارہ الهندیه" برصغیر ہند میں مسلم تہذیب کی بگاڑ میں یوروپ کا نمایاں کردار ص ۱۸۲، ۱۹۵ میں درج ہے۔

اسی طرح فتنہ پرور، شر انگیز عناصر کے مطالبہ آزادی خاتون اور مردانہ مساوات کے نتیجہ میں مغربی عورت کا اختتام ہوا اور یہاں سے اس علاقہ کے مسلمان عورت کا آغاز ہوا۔

---

[1] ...... کافی تلاش کے بعد یہ تفصیل مجھے شیخ علی طنطاوی کی کتاب (الذکریات یادگارین ۵/۱۰۱، ۱۲/۷، ۲۲۳ - ۲۴۴، ۶/۱۰ - ۲۵) میں دستیاب ہوئی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آزادی اور مساوات کے نام سے

- عورت اس کی چاردیواری سے نکال دی گئی تاکہ دنیوی زندگی کے تمام گوشوں میں مردوں کو دھکا دیتی ہوئی نکل جائے۔
- برقعہ (پردہ) اور اس سے مرتب ہونے والی خوبیاں، شرم وحیاء تن من کی پاکی، دلوں کی صفائی ختم کردی گئی۔
- گندگی، بے ہودگی، کو نچلے مقاموں میں دبادی گئی تاکہ اس کے جسم سے اپنی ہوس، شہوانیت کی بھوک و پیاس خوب مٹائی جائے!
- مردوں کی بالادستی ختم کردی گئی تاکہ بغیر کسی کی سرپرستی اور آڑ کے اس کی آبرو کا سودا کیا جاسکے۔
- خلوت اور اختلاط کی پابندیاں لوگوں نے عورت سے اٹھادیں تاکہ اس کی لاج، شرم، شرافت وغیرہ آزادی کے چٹان پر پھوڑ دیئے جائیں، آزادی اور مساوات کی آڑ میں آبروریزی ہو۔
- عورت ماں، بیوی، مربیہ نسل، شوہروں کی راحت وسکون کا سبب جیسی اس کی دنیوی ذمہ داریوں سے آزاد کر کے اس کو سستی اور حقیر پونجی بنا کر ہر فاجر، بدکار، خیانت کرنے والے لوگوں کے چنگل میں پھنسادی جائے۔ یہ اور ان جیسی نہ ختم ہونے والی سماجی اور اخلاقی برائیوں میں گرفتار عورت کی مزید تفصیلات غیرت مند، ہمدردان اسلام کی بے شمار کتابوں میں آپ پائیں گے، ان میں سرفہرست محمد بن عبداللہ عرفہ کی کتاب "**حقوق المرأة في الاسلام**: اسلام میں عورت کے حقوق" کے نام سے مشہور ہے۔

یہ وہ باتیں تھیں جو مسلمانوں کی روش سے ہٹی ہوئی ہیں، جن کی وجہ سے عالم اسلامی میں تباہ کن آثار آپ نے ملاحظہ فرمائے۔

(اب کریلا اور نیم چڑھا کی طرح سے) دوسرا (ناروا) معاملہ: بے دین مقاصد کا اعادہ ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تاکہ اسلام کے آخری مرکز سے عزت وآبرو ختم کردی جائے، اور پھر انہی کے ذریعہ بداخلاقیوں کا واضح راستہ ہموار ہوجائے۔ (یاد رہے کہ) آغاز انجام کا راستہ ہے اور بے شک عورت کو گندگی کی دعوت دینے والوں کی پہلی رکاوٹ: اسلامی شرافت کی بنیاد ''مومن عورتوں کا پردہ'' ہے۔ اگر ان خواتین نے اس کو اپنے چہروں سے اٹھادیا تو اپنے جسم اور اس کی زیب وزینت کو اجنبی مردوں کے سامنے ننگا کردیا، اور پھر مسلمان عورتوں کا انجام بھی آسمان شرافت سے رذالت کی تہ کو چھو لینا ہے، اخلاقی گراوٹ، بے حیائی، بدکاریوں کی چھوٹ کا شکار ہونا ہے، جو تمام عالم اسلامی میں آج رائج ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کا بگڑا حال بنادے۔

اسلام کے آخری مرکز میں آج یوروپ کے ایجنٹ مسلمان عورتوں کی آبروریزی، ختم شرافت میں بڑی محنتیں صرف کررہے ہیں وہ چاہیں یا نہ چاہیں ان کے ناپاک عزائم یہ ہیں کہ یہ بے دینی مقاصد اسلام کے اولین وآخرین گھر کے بیچ، مسلمانوں کے پائے تخت، مومنوں کا گرویدہ روئے زمین، جزیرہ عرب (Arab, Peninsula) میں انتہاء کو پہنچ جائے، جس کے دل اور قبلے کو بعثت خاتم الانبیاء والمرسلین کے پہلے سے آج تک استعمار (دوسروں کے قبضے اور ناروا حکومت، بدیسی حکومت) سے اللہ نے محفوظ رکھا ہے۔ الحمدللہ وہاں اسلام غالب ہے، مضبوط ہے۔ شریعت کے احکام نافذ ہیں، وہاں مسلم معاشرہ ہے، کافر اور نافرمان جنس کا کوئی شائبہ وہاں نہیں ہے۔

اس کے برعکس یہ فتنے کی رو میں بہنے والے، اخباروں کے کالموں میں چلانے والے ان کے پیشوا گمراہ لوگوں کی روش اختیار کی ہے۔ ان کے طریقوں کو اپنایا ہے، پردے سے متعلق ان کے منصوبوں کو ہمارے وطن اور صحافت کی طرف منتقل کیا ہے، ان کی بھی وہی شروعات ہیں جو ان کے اسلاف کی شروعات اور مطالبے رہے، ہمارے ہاں کے رسم ورواج میں تبدیلی لارہے ہیں جو کہ بالکل اسلامی ہے، یہیں پردہ ہے اور یہیں پاکی اور صفائی ہے اور یہیں عفت وعصمت، پاکبازی، پاکیزگی ہے۔ مرد اور عورت شریعت اسلامیہ کے مقرر کردہ اپنی حد پر قائم ہیں تو ان سے وہ لوگ کس کرتوت کا انتقام لے رہے ہیں۔

مسلمانوں کو ان کے راستوں سے دور کرنے والے یہ ناجائز مطالبے درحقیقت مطالبہ منکر (برائی کی مانگ) بھلائی کے ترک، فطرت اور شریعت کے خلاف بغاوت، شرافتوں اور تمام اخلاقی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

معیارات کو منہدم کردینے کا اعلان ہے اور شریعت مطہرہ کے کنٹرول، اور قیادت اسلامیہ سے کنارہ کشی ہے اور اسی قطعہ ارض کو آوارگی، بے پردگی، اختلاط اور عریانیت کا اڈہ بنانا ہے اور یہ زبانی فتنہ اور سرکشی ہے چونکہ قلم بھی زبان کی ایک قسم ہے اور زبانی جنگ، دستی جنگ سے پر اثر ہے اور فساد فی الارض کا حربہ ہے، چنانچہ حضرت شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور تصنیف **الصارم المسلول علیٰ شاتم الرسول ﷺ** -پیغمبر آخرالزماں کو گالی دینے والے پر ننگی تلوار) ۲/۵۳۷ میں لکھا ہے:

''ادیان کے بگاڑ میں زبان کا کردار ہاتھ کے زور سے کئی گناہ زیادہ ہے جس طرح کہ دینی اصلاح میں زبان یدوی اصلاح سے خوب بڑھ چڑھ کر کام کرتا ہے''۔ ختم شد۔

لہٰذا سماج کی اصلاح، فساد فی الدین کو مٹانے درج ذیل اقدامات ضروری ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے جنہیں قوت وصلاحیت سے نوازا ہے، وہ بے پردگی، آوارگی اور اختلاط کو ختم کرنے اور لاج، آبرو کی حفاظت کیلئے کارگر احکام جاری کریں، ان برائیوں کی ترویج میں لکھنے والے، بے پردگی کی دعوت دینے والے قلموں پر پابندی عائد کی جائے، اسی میں برے کام اور باتوں سے امت کی حفاظت ہے اور پھر پردے کا مذاق اڑانے والے عناصر کو شرعی عدالت کے حوالے کر دینا ہے تاکہ حکم شریعت اسلامیہ کے بموجب ان کو سزا دی جائے۔

بے پردہ عورتوں کو بھی سزا دی جائے کیونکہ فتنے اور فساد میں وہ برابر کی حصہ دار ہیں بلکہ ان کے درپے ہونے والے نوجوانوں سے زیادہ سزا کی مستحق ہیں، کیونکہ وہی مردوں کی آنکھوں میں چمک پیدا کرنے والی اور انہیں برائیوں کی طرف گھسیٹنے والی ہیں۔

۲۔ اہل علم اور طلبہ امت کو خوب نصیحت کریں اور لوگوں کو برے عناصر سے بچانے میں خوب حصہ لیں، مسلمان عورتوں کو ان کی عزت وآبرو اور شرم وحیاء کی حفاظت پر ثابت قدم رہنے کی تلقین کریں اور ان پر زیادتی کرنے والوں سے بچا کر رکھیں، خواہشات نفسانی کے غلام، بدکاری کی طرف خواتین کو بلانے والے دعاۃ سے آگاہ کریں اور ان عورتوں کے ساتھ نرمی اور شفقت کا برتاؤ قائم رکھیں۔

۳۔ ہر وہ شخص جس کی ولایت اور نگرانی میں کوئی عورت ہو چاہے وہ باپ ہوں یا بیٹے اور پھر شوہر وغیرہ ان عورتوں کے بارے میں اپنی ذمہ داری نبھانے میں اللہ کا خوب خوف

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کریں، انہیں بے پردگی، آوارگی، اختلاط (باہمی میل جول) سے بچانے والے سارے اسباب اختیار کریں اور دعاۃ سوء ان کی بگاڑ میں جو چال اختیار کرتے ہیں ان سے بھی عورتوں کو وہ محفوظ رکھیں اور وہ مرد یہ خوب جان لیں کہ عورتوں کی بگاڑ کا پہلا سبب مردوں کی نرمی ہے!

۴۔ خود مومن عورتوں کو چاہئے کہ وہ اپنے بارے میں اللہ کا خوف وتقویٰ اختیار کرتے رہیں اور اپنے ماتحت اولاد کے بارے میں بھی وہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے رہیں، شرافت کا گھونگھٹ اوڑھی رہیں، پردہ ہی میں رہیں، شرعی لباس اور ستر پوشاک زیب تن کریں، برقعہ اور اوڑھنی کی پابندی کریں، رذیل عاشقوں اور فتنہ انگیز داعیوں کے پیچھے نہ چلا کریں۔

۵۔ اپنے قلموں سے شر پھیلانے والے (سورماؤں کو) خالص توبہ کرنے کی نصیحت کریں گے اور ان کو ہم تاکید کرتے رہیں گے کہ وہ اپنے گھر کی عورتوں اور امت کی بیٹیوں کے سامنے برائی کا دروازہ نہ کھولیں، اللہ کی ناراضگی، اس کے سخت غصے اور دردناک عذاب سے ڈرتے رہیں۔

۶۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ برائی (گندگی) کی نشرواشاعت اور اس کی تائید سے بچتے رہیں، اس برائی کی چاہت ومحبت سے وہ محفوظ رہیں جس طرح کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شاہکار تصنیف (الفتاویٰ ۱۵/ ۳۴۲۔ ۳۴۴) میں بیان کیا ہے کہ اس کی محبت قول وفعل، دل میں اس کو بسانے، زبان سے اس کی ادائیگی، اس کی طرف مائل ہونے اور اس سے سکوت اختیار کرنے سے حاصل ہوتی ہے، لہٰذا برائی کے پھیلنے کے ہر سبب سے اس کو نفرت ہونی چاہئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: (اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ) (النور:۱۹)

ترجمہ: ایمان والوں میں برائی پھیلنے کی جو چاہت کرتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ (اس بات کو) جانتا ہے اور تم لوگ نہیں جانتے ہو۔

اہل علم اور ایمان کا منصب عظیم تبلیغ دین اور بیان مبین ہے، اسی لئے دنیا میں رونما ہونے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

والی برائیوں، سماج کی گندگیوں سے میں نے آپ حضرات کو مطلع کیا ہے تا کہ ہم بری الذمہ ہو جائیں اور امید ہے کہ ان سے اللہ اپنے محبوب بندوں کو نفع بخشے، اور نصیحت حاصل کرنے کی توفیق دے، کیونکہ اللہ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ''! قَالُوْا: لِمَنْ یَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: لِلّٰهِ وَلِکِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ، وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِهِمْ'' (صحیح مسلم)

دین دراصل نصیحت ہے، صحابہ کرام نے پوچھا، کس کو ہم نصیحت کریں؟ تو آپ نے پھر ارشاد فرمایا: اللہ، اس کی کتاب، اس کا رسول، اور مسلمان عوام اور ان کے امام (قائد، حاکم وغیرہ) کو نصیحت کرنی چاہیے۔

علامہ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ نے اپنی کتاب: (الحکم الجدیرة بالاذاعة قابل نشر حکمتیں ص ۴۳) میں لکھا ہے کہ:

امام احمد رحمتہ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ آپ سے کہا گیا ہے کہ بے شک عبدالوہاب الوراق فلاں فلاں چیز سے انکار کرتے ہیں، تو آپ نے فرمایا: ہم اس وقت تک عافیت میں رہیں گے جب تک کہ اس امت میں انکار کرنے والے لوگ ہوں گے!

اسی قسم کی ایک اور روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے وارد ہے کہ آپ سے کسی نے کہا: ''اتق اللہ یا امیر المومنین'' اے امیر المومنین آپ اللہ سے ڈرتے ہیں، تو آپ نے برجستہ کہا، تم نے اگر یہ بات ہم سے نہ کہی ہوتی تو تم میں کوئی خیر کا پہلو نہیں ہے۔ اور اسی طرح ہم میں بھی کوئی خیر کا پہلو نہیں کہ ہم تمہاری بات (یا نصیحت) کو قبول نہیں کریں گے!

ان زرین اقوال ونصائح مفیدہ سے صرف عقل مند ہی نصیحت حاصل کریں گے اور حساب و کتاب، جزا وسزا کا ذمہ دار اللہ تبارک وتعالیٰ ہے اور وہ ہمارے نبی محمد اور ان کے آل و اصحاب پر درود وسلامتی نازل فرمائے: آمین۔

فراغت از ترجمۂ کتاب

۲۶/۱/۱۴۲۳ھ

۲۳/۴/۲۰۰۱ء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

١۔ ترجمہ کنندہ کی منشورہ علمی خدمات

نشان سلسلہ	نام کتاب	نوعیت خدمت	ناشر اور تاریخ نشر
١	الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدي	تحقیق	كلية أصول الدين جامعة امام رياض ١٤٠٨ھ-١٩٨٨م
٢	اتحاف الخلان بمعارف معجم البلدان	تألیف	دار الصميعي ۔ الرياض ١٤١٥ھ-١٩٩٥م
٣	الجامع المنتخب من رسائل الحافظ ابن رجب	تحقیق	دار المؤيد ۔ الرياض ١٤١٨ھ-١٩٩٨م
٤	کتاب الفتن (أحاديث الدجال) لحنبل الشيباني	تحقیق وتذییل	دار المعارف ۔ الرياض
٥	کتاب صلاة العيدين للمحاملي	تحقیق	دار المعارف ۔ الرياض
٦	نماز جنازہ کے مختصر احکام	ترجمة	مرکز الامام ابن حجر' حیدر آباد ١٤٢٢ھ-٢٠٠١م
٧	آبرو کی حفاظت (حراسة الفضيلة)	ترجمة	مرکز الامام ابن حجر حیدر آباد ١٤٢٣ھ-٢٠٠٢م
٨	آپ کے بچے کا نام کیا ہوگا؟	ترجمة	مرکز الامام ابن حجر حیدر آباد ١٤٢٣ھ-٢٠٠٢م
٩	ఇస్లాం మూల సూత్రములు	تلگو ترجمہ	مكتب الجاليات بطحاء الرياض
١٠	హజ్రత్ ప్రవక్త నమాజు విధానము	تلگو ترجمہ	مكتب الجاليات بطحاء الرياض
١١	ఇస్లాం నుంచి బహిష్కరించు విషయములు	تلگو ترجمہ	مكتب الجاليات بطحاء الرياض
١٢	ఖురాను హదీసుల ఆధారంగా హజ్, ఉమ్రా, జియారహ్ విధానము	تلگو ترجمہ	مرکز الامام ابن حجر حیدر آباد ١٤٢٣ھ-٢٠٠٢م

٢۔ زیر خدمت کتابیں

١۔ فضائل الصحابة ومناقبهم للدارقطني — تحقیق

٢۔ الفيروزآبادي دراسة تحليلية ونقدية في معجمه القاموس المحيط — تألیف

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

حراسة الفضيلة

قال الله تعالى: ﴿ وَاللَّهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَن تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ﴾

تأليف

بكر بن عبد الله أبو زيد

ترجمة

محمد العمري أبي عبد الله

مراجعة و تقديم

عبد الرشيد بن عبد السلام البستوى

الناشر

مركز الإمام ابن حجر للعلم و الثقافة - حيدر آباد الدكن